

الانصار

مجلس انصار الله جرماني كا علمي و تربيتي مجله



هر اڪ نسيڪي كي جڙيه اقتسا هه
اگر يه بڙرهي سب ڪجهه رها هه



حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ وَ عَلَى عَبْدِهِ الْمَسِيحِ الْمَوْعُودِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
هوالتناصر



اسلام آباد یو کے

MA 26-10-2021

پیارے ممبران مجلس انصار اللہ جرمنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ مجلس انصار اللہ جرمنی کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے اور اسے نیک نتائج سے نوازے۔ آمین

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میرا پیغام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر یہ احسان ہے کہ اُس نے اس زمانے میں جس شخص کو دنیا کی اعتقادی اور عملی اصلاح کے لئے بھیجا، ہم اُس کے ماننے والے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد تو طبیعتوں میں ایک انقلاب پیدا کر کے چودہ سو سال کے عرصے میں جن اندھیروں نے دلوں پر قبضہ کر لیا تھا، انہیں روشنیوں میں بدلنا تھا۔ پس ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم اُن معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ جو ہمارے بڑوں نے کئے، چاہے وہ صحابہ تھے یا اُن کے بعد ہونے والے احمدی تھے۔ یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہمارے عمل اور اعتقاد میں کوئی تضاد تو نہیں؟ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد اور نعرے صرف وقتی جذبات تو نہیں؟ جن شرائط پر ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی ہے اُن کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے کے لئے ہم عملی کوشش بھی کر رہے ہیں کہ نہیں؟ قرآن کریم میں نماز کی بار بار تاکید کی گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی اہمیت کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے۔ شرائط بیعت کی تیسری شرط میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ہم سے یہ عہد لیا ہے کہ ”بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول ادا کرتا رہے گا۔“ (ازالہ ادہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

یہاں صرف یہی نہیں فرمایا کہ عہد کرو کہ نمازیں ادا کرو گے، بلکہ پنجوقتہ نماز اور ان کی ادائیگی موافق حکم خدا اور رسول ہے۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ صرف ہمارا اعتقاد ہمیں نہیں بچائے گا، نہ ہمارا اعتقاد انقلابی تبدیلیاں لائے گا بلکہ ہمارے عمل ہیں جو انقلاب لائیں گے انشاء اللہ۔ پس خلافت کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے ہر احمدی کا فرض بنتا ہے کہ اپنی نمازوں کی طرف توجہ دے تاکہ وہ انقلاب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ وابستہ ہے، جس کے نتیجے میں دنیا کی اکثریت نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہونا ہے، وہ جو دعاؤں کے ذریعے سے عمل میں آتا ہے، وہ عمل میں آئے۔



ایک احمدی نے اپنے عہد میں، عہد بیعت میں اس بات کا اقرار کیا ہوا ہے کہ اس نے تقویٰ میں ترقی کرنی ہے، تمام اعلیٰ اخلاق اپنانے ہیں، اس لئے آپ سب کو خاص طور پر یہ سوچ اپنے اندر بہت زیادہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ انصار اللہ ہیں۔ ایک ایسی عمر ہے جو تَحْنُ انْصَارُ اللہ کا اعلان کرتے ہیں۔

عہد بیعت کا خلاصہ کیا ہے؟ شرک سے اجتناب کرنا، جھوٹ سے بچنا، لڑائی جھگڑوں اور ظلم سے بچنا، خیانت سے بچنا، فساد اور بغاوت سے بچنا، نفسانی جوش کو دبانا، پانچ وقت نمازوں کی ادائیگی کرنا، تہجد کی ادائیگی کی طرف توجہ دینا، استغفار دعاؤں اور درود کی طرف توجہ دینا، تسبیح و تحمید کرنا، تنگی اور آسائش ہر حالت میں خدا تعالیٰ سے وفا کرنا، قرآن شریف کے احکامات پر عمل کرنا، تکبر نخوت سے پرہیز کرنا، عاجزی اور خوش خلقی کا اظہار کرنا، ہمدردی خلق کا جذبہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنے اندر پیدا کرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کامل اطاعت کا جو اپنی گردن پر ڈالنا۔ یہ ہے خلاصہ شرائط بیعت کا۔ اور یہ کم از کم معیار ہے جس کی ایک احمدی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توقع فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم آپ کی توقعات اور تعلیمات پر عمل کرنے والے ہوں۔ اور ہماری ایک کے بعد دوسری نسل توحید کے قیام اور عبادتوں کے معیار قائم کرنے کی بھرپور کوشش کرتی چلی جائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

ذوالحجہ ۱۴۲۸ھ

خلیفۃ المسیح الخامس



متقی کیلئے معیت الہی

پیارے امام امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت مسیح موعودؑ کے ایک ارشاد کے حوالہ سے فرماتے ہیں:

”خدا تعالیٰ متقی کی زندگی کی پروا کرتا ہے اور جو اس کی مرضی کے خلاف زندگی بسر کرے اس کی پروا نہیں کرتا۔ ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ اپنے مقصدِ پیدائش کو سمجھیں، اپنی عبادتوں کو سنواریں۔ یورپ کی آسائشیں ہمیں ہمارے مقصدِ پیدائش سے غافل نہ کر دیں۔ اگر خدا نخواستہ ایسا ہے تو پھر ہم نے اپنی بیعت کا حق ادا نہیں کیا۔“

پس پہلی اور بنیادی چیز تو یہ ہے کہ ہم اپنے پیدا کرنے والے خدا کا حق ادا کریں اور اس کا حق ادا کرتے ہوئے اپنی دنیا اور آخرت سنوارنے والے بنیں۔ پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے باقی احکامات ہیں۔ ان پر بھی چلنے کی کوشش کریں۔ اصل میں تو انسان اگر عبادت کی حقیقت کو سمجھ لے تو وہ خود ہی باقی فرائض ادا کرنے والا بن جائے گا۔ تقویٰ کے حصول کے لیے بعض اُور باتیں بھی ہیں جن کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذکر فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ متقیوں کے واسطے بڑے بڑے وعدے ہیں۔ اس سے بڑھ کر کیا ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا

(سورۃ النحل آیت 129)

اللہ تعالیٰ کی معیت کا حصول نصرت سے ملتا ہے۔ خدا کی اعانت متقی کے لیے ہی ہے۔ انسان جو مشکلات اور مصائب میں مبتلا ہوتا ہے ان کے حل کے لیے تقویٰ ہی ہے۔ دوسری تنگیوں سے راہِ نجات تقویٰ ہے۔“

(ایوانِ مسرور اسلام آباد ٹلفورڈ، یو کے سے براہِ راست جلسہ سالانہ جرمنی 2021ء کے اختتامی اجلاس سے خطاب مورخہ 09 اکتوبر 2021ء)

الناصر

انصار اللہ جرمنی کا علمی و تربیتی مجلہ

صدر مجلس انصار اللہ جرمنی

مبارک احمد شاہد

نگران

ظفر احمد ناگی، نائب صدر صف دوم مجلس انصار اللہ جرمنی

ایڈیٹر

ڈاکٹر راشد نواز، قائد اشاعت مجلس انصار اللہ جرمنی

انچارج شعبہ تصنیف جماعت احمدیہ جرمنی

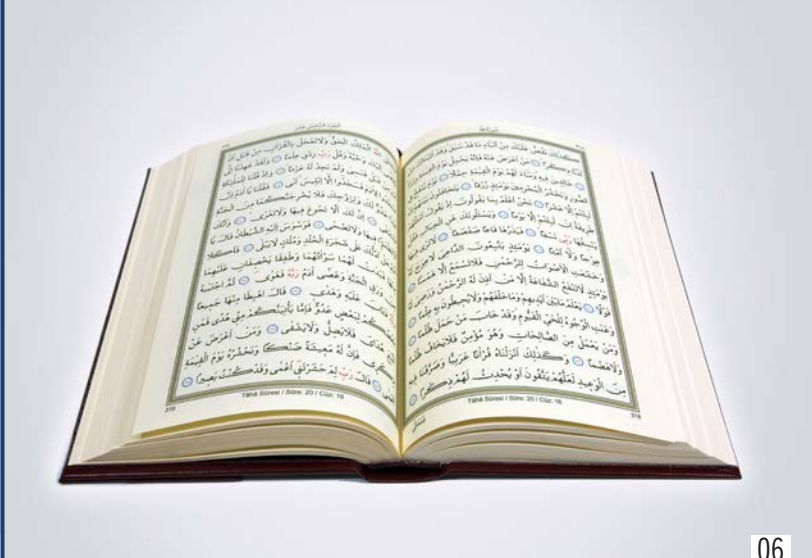
مبارک احمد تنویر مر بی سلسلہ عالیہ احمدیہ

معاونین

محمد اطہر ندیم، رفیع احمد خاں، تنویر احمد ناصر، منور علی شاہد، عبدالاحد، طارق لون، ولید ناصر



07



06



09



08

پہلا روز - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی 2021ء

20

افتتاحی تقریر - خطاب صدر مجلس انصار اللہ جرمنی

دوسرا روز - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی 2021ء

23

باہمی اخوت و محبت - طاہر احمد صاحب مر بی سلسلہ

خلافت سے وابستگی - شمشاد احمد قمر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی

29

خطاب محترم نیشنل امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی

34

رپورٹ سالانہ اجتماع - منور علی شاہد صاحب منتظم رپورٹنگ

39

القرآن

06

الحديث

07

کلام الامام

08

خلاصہ خطبہ جمعہ

09

خطاب حضور انور سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ UK

11

Majlis Ansarullah Deutschland

Genfer Straße 11, 60437 Frankfurt am Main

Telefon: 069-259270, 069-24271946

Fax: 069-24271317

www.ansarullah.de; www.salanaijtema.de

ishaat@ansarullah.de

میگزین ڈیزائن
ڈاکٹر عزیز نور، مرزا الطاف القدوس

ڈیزائن ٹائٹل
فرحان احمد نیجاد

فوٹو گرافی
ملک عبدالرؤف، عباس انور، خرم حمید، محمد عمران رانا، طارق محمود، شیخ وحید

مینینجر
ظفر اسلام خان



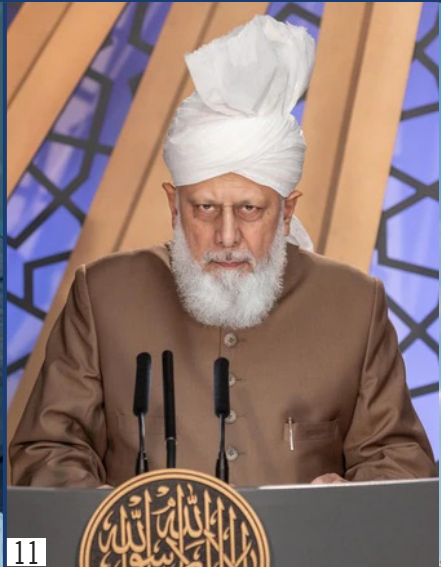
20



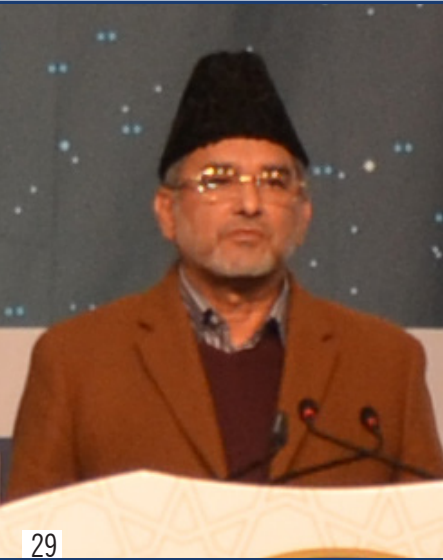
23



34



11



29



تصویری جھلکیاں - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی 2021ء

تقسیم انعامات	64
اجتماع کی تصویری جھلکیاں	68
وائسٹاپ	71
نتائج علمی مقابلہ جات	72
مصنفین علمی مقابلہ جات	77
نتائج ورزشی مقابلہ جات	79
مقابلہ حسن کارکردگی	84

تیاری سالانہ اجتماع	44
معائنہ	46
پرچم کشائی	52
افتتاحی تقریب	53
علمی مقابلہ جات	54
شعبہ جات	57
ورزشی مقابلہ جات	60



اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر جان یہ نظر رکھے کہ وہ کل کے لئے کیا آگے بھیج رہی ہے۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے انہیں خود اپنے آپ سے غافل کر دیا۔ یہی بدکردار لوگ ہیں۔

آگ والے اور جنت والے کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔ جتنی ہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

اگر ہم نے اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارا ہوتا تو تُو ضرور دیکھتا کہ وہ اللہ کے خوف سے عجز اختیار کرتے ہوئے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔ اور یہ تمثیلات ہیں جو ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ تفکر کریں۔

وہی اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ غیب کا جاننے والا ہے اور حاضر کا بھی۔ وہی ہے جو بن مانگے دینے والا، بے انتہار رحم کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وہی اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہ بادشاہ ہے، پاک ہے، سلام ہے، امن دینے والا ہے، نگہبان ہے، کامل غلبہ والا ہے، ٹوٹے کام بنانے والا ہے (اور) کبریائی والا ہے۔ پاک ہے اللہ اُس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

وہی اللہ ہے جو پیدا کرنے والا۔ پیدائش کا آغاز کرنے والا اور مصور ہے۔ تمام خوبصورت نام اسی کے ہیں۔ اُسی کی بیج کر رہا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحب حکمت ہے۔

(سورۃ النحل، آیات 19 تا 25)

اردو ترجمہ القرآن، حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٠﴾

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنْسَاهُمْ أَنْفُسُهُمْ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿١١﴾

لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿١٢﴾

لَوْ أَنزَلْنَا هَٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ لَضَرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿١٣﴾

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ﴿١٤﴾

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَمْلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَنَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿١٥﴾

هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١٦﴾



حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ تعالیٰ اس انسان سے محبت کرتا ہے جو (متقی) پرہیزگار ہو، بے نیاز ہو، گمنامی اور گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرنے والا ہو۔“

(مسلم۔ کتاب الزہد والرتقاء) (حدیث الصالحین، حدیث نمبر 107)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ: ”لوگوں میں سے زیادہ عزت والا کون ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سے جو زیادہ متقی ہے۔“

(بخاری۔ کتاب الانبیاء) (حدیث الصالحین، حدیث نمبر 108)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک بار اُن کو مخاطب کر کے فرمایا:

”اے ابوہریرہ تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کر ٹوسب سے بڑا عبادت گزار بن جائے گا۔ قناعت اختیار کر ٹوسب سے بڑا شکر گزار شمار ہو گا۔ جو اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لیے پسند کرو تو صحیح مومن سمجھے جاؤ گے۔ جو تیرے پڑوس میں بستا ہے، اس سے اچھے پڑوسیوں والا سلوک کرو تو سچے اور حقیقی مسلم کہلا سکو گے۔ کم ہنسا کرو کیونکہ بہت زیادہ قہقہے لگا کر ہنسا دل کو مُردہ بنا دیتا ہے۔“

(ابن ماجہ۔ کتاب الزہد باب الورع والتقویٰ) (حدیث الصالحین، حدیث نمبر 110)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ:

”اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ تمہاری شکلوں اور تمہارے مالوں کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں اور تمہارے عملوں کی طرف دیکھتا ہے۔“

(صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلۃ) (چالیس جواہر پارے، صفحہ 34)



ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کرتا مگر اس حالت میں کہ وہ مومن نہیں ہوتا اور کوئی زانی زنا نہیں کرتا مگر اس حالت میں کہ وہ مومن نہیں ہوتا۔ جیسے بکری کے سر پر شیر کھڑا ہو تو وہ گھاس بھی نہیں کھا سکتی تو بکری جتنا ایمان بھی لوگوں کا نہیں ہے۔ اصل جڑ اور مقصود تقویٰ ہے جسے وہ عطا ہو تو سب کچھ پاسکتا ہے۔ بغیر اس کے ممکن نہیں ہے کہ انسان صغائر اور کبار سے بچ سکے۔ انسانی حکومتوں کے احکام گناہوں سے نہیں بچا سکتے۔ حکام ساتھ ساتھ تو نہیں پھرتے کہ اُن کو خوف رہے۔ انسان اپنے آپ کو اکیلا خیال کر کے گناہ کرتا ہے ورنہ وہ کبھی نہ کرے اور جب وہ اپنے آپ کو اکیلا سمجھتا ہے اس وقت وہ دہریہ ہوتا ہے اور یہ خیال نہیں کرتا کہ میرا خدا میرے ساتھ ہے وہ مجھے دیکھتا ہے ورنہ اگر وہ یہ سمجھتا تو کبھی گناہ نہ کرتا۔ تقویٰ سے سب شے ہے۔ قرآن نے ابتداء اسی سے کی ہے۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (الفاتحہ: 5) سے مراد بھی تقویٰ ہے۔ کہ انسان اگرچہ عمل کرتا ہے مگر خوف سے جرات نہیں کرتا کہ اُسے اپنی طرف منسوب کرے اور اُسے خدا کی استعانت سے خیال کرتا ہے اور پھر اُسی سے آئندہ کے لئے استعانت طلب کرتا ہے۔ پھر دوسری صورت بھی ہدیٰ للبتقین (البقرہ: 3) سے شروع ہوتی ہے۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ سب اسی وقت قبول ہوتا ہے جب انسان متقی ہو۔“

پھر فرمایا: ”ایک اور آیت قرآن شریف میں ہے اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخٰفُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا (طہ السجدہ: 31)۔ اس سے بھی مراد متقی ہیں۔ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا یعنی ان پر زلزلے آئے، ابتلا آئے، آندھیاں چلیں مگر ایک عہد جو اس سے کر چکے اس سے نہ پھرے۔ پھر آگے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ جب انہوں نے ایسا کیا اور صدق اور وفاد کھلائی تو اس کا اجر یہ ملا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ یعنی اُن پر فرشتے اُترے اور کہا کہ خوف اور حزن مت کرو۔ تمہارا خدا متولی ہے۔“

(ملفوظات جلد چہارم، از صفحات 251, 252, 253)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ ”کل بہت دفعہ خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ تم لوگ متقی بن جاؤ اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہو گا۔ اس سے میرے دل میں بڑا درد پیدا ہوتا ہے کہ میں کیا کروں کہ ہماری جماعت سچا تقویٰ و طہارت اختیار کر لے۔ میں اتنی دُعا کرتا ہوں کہ دُعا کرتے کرتے ضعف کا غلبہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات غشی اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ جب تک کوئی جماعت خدا تعالیٰ کی نگاہ میں متقی نہ بن جائے خدا تعالیٰ کی نصرت اس کے شامل حال نہیں ہو سکتی۔ تقویٰ خلاصہ ہے تمام صحف مقدسہ اور توریت و انجیل کی تعلیمات کا۔ قرآن کریم نے ایک ہی لفظ میں خدا تعالیٰ کی عظیم الشان مرضی اور پوری رضا کا اظہار کر دیا ہے۔ میں اس فکر میں بھی ہوں کہ اپنی جماعت میں سے سچے متقیوں، دین کو دُنیا پر مقدم کرنے والوں اور منقطعین اِلٰی اللہ کو الگ کروں اور بعض دینی کام انہیں سپرد کروں اور پھر میں دُنیا کے ہم و غم میں مبتلا رہنے والوں اور رات دن مُردار دُنیا ہی کی طلب میں جان کھپانے والوں کی کچھ پروا نہ کروں گا۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 200۔ ایڈیشن 1988ء)

ایک اور موقع پر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ ”اصل تقویٰ جس سے انسان دھویا جاتا ہے اور صاف ہوتا ہے اور جس کے لئے انبیاء آتے ہیں وہ دُنیا سے اُٹھ گیا ہے۔ کوئی ہو گا جو قَدْ اَفْلَحَ مَنْ كُنَّهَا (الشمس: 10) کا مصداق ہو گا۔ پاکیزگی اور طہارت عمدہ شے ہے۔ انسان پاک اور مطہر ہو تو فرشتے اس سے مصافحہ کرتے ہیں۔ لوگوں میں اس کی قدر نہیں ہے ورنہ ان کی لذات کی ہر ایک شے حلال ذرائع سے ان کو ملے۔ چور چوری کرتا ہے کہ مال ملے لیکن اگر وہ صبر کرے تو خدا تعالیٰ اُسے اور راہ سے مالدار کر دے۔ اسی طرح زانی زنا کرتا ہے، اگر صبر کرے تو خدا تعالیٰ اس کی خواہش کو اُور راہ سے پوری کر دے جس میں اس کی رضا حاصل ہو۔ حدیث میں ہے کہ کوئی چور چوری نہیں



خلاصہ خطبہ جمعہ

سیدنا امیر المؤمنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ مورخہ 17 اگست، 2007ء بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن لندن، یو کے

تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خدوخال ہیں
ایمان کی مضبوطی اور اللہ کے نور سے حصہ لینے کیلئے اپنی استعدادوں کے انتہائی نقطے تک پہنچنے کی کوشش کرنی چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایمان کی مضبوطی، حقیقی مومن کی تعریف اور اس کے بارے میں قرآنی احکامات بیان فرمائے۔ یہ خطبہ حسب معمول مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے فرمایا کہ مومن وہ ہوتے ہیں جن کے اعمال ان کے ایمان پر گواہی دیتے ہیں۔ جو اپنے خدا اور اس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتے ہیں اور تقویٰ کی باریک راہوں کو خدا کے لئے اختیار کرتے ہیں اور اس کی محبت میں محو ہو جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے افراد کو اس معیار پر دیکھنے کی بار بار تلقین فرمائی ہے جس سے ایمان کے اعلیٰ معیار حاصل ہوں اور ہم میں سے ہر ایک پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے اس سلوک سے حصہ لینے والا بنے جو اللہ تعالیٰ ایک مومن سے فرماتا ہے۔ پس اس سلوک کا حامل بننے کیلئے تقویٰ کی باریک راہوں کی تلاش کرنی ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنا ہے اور تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خدوخال ہیں۔ ایمان کے لئے خشوع کی حالت مثل بیچ کے ہے لیکن اس بات پر راضی نہیں ہونا چاہیے کہ میرے اندر بہت خشوع پیدا ہو گیا ہے بلکہ اس نرم پودے کی حفاظت کے لئے بہت سے مراحل ابھی باقی ہیں۔ ایمان کی مضبوطی کے لئے اپنے محبوب مال میں سے قربانیاں کرنی پڑتی ہیں جس سے ایمانی درخت کہ ٹہنیاں اور شاخیں پھوٹ پڑتی ہیں جو اس میں کسی قدر مضبوطی پیدا کرتی ہیں پھر اس کو مضبوط تنے پر کھڑا کرنے کے لئے اپنے عہدوں کو جو خدا سے اور خدا کی خاطر کئے ہیں ان کی حفاظت کرو، اپنی تمام امانتوں کی حفاظت کرو۔ یہ امانتیں ایمان کی شاخیں ہیں یہ تمام چیزیں ایمان کے درخت کو مضبوط تنے پر کھڑا کر دیتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا کی توحید کا قیام، شریعت کی مکمل پیروی، حضرت

منظوم کلام

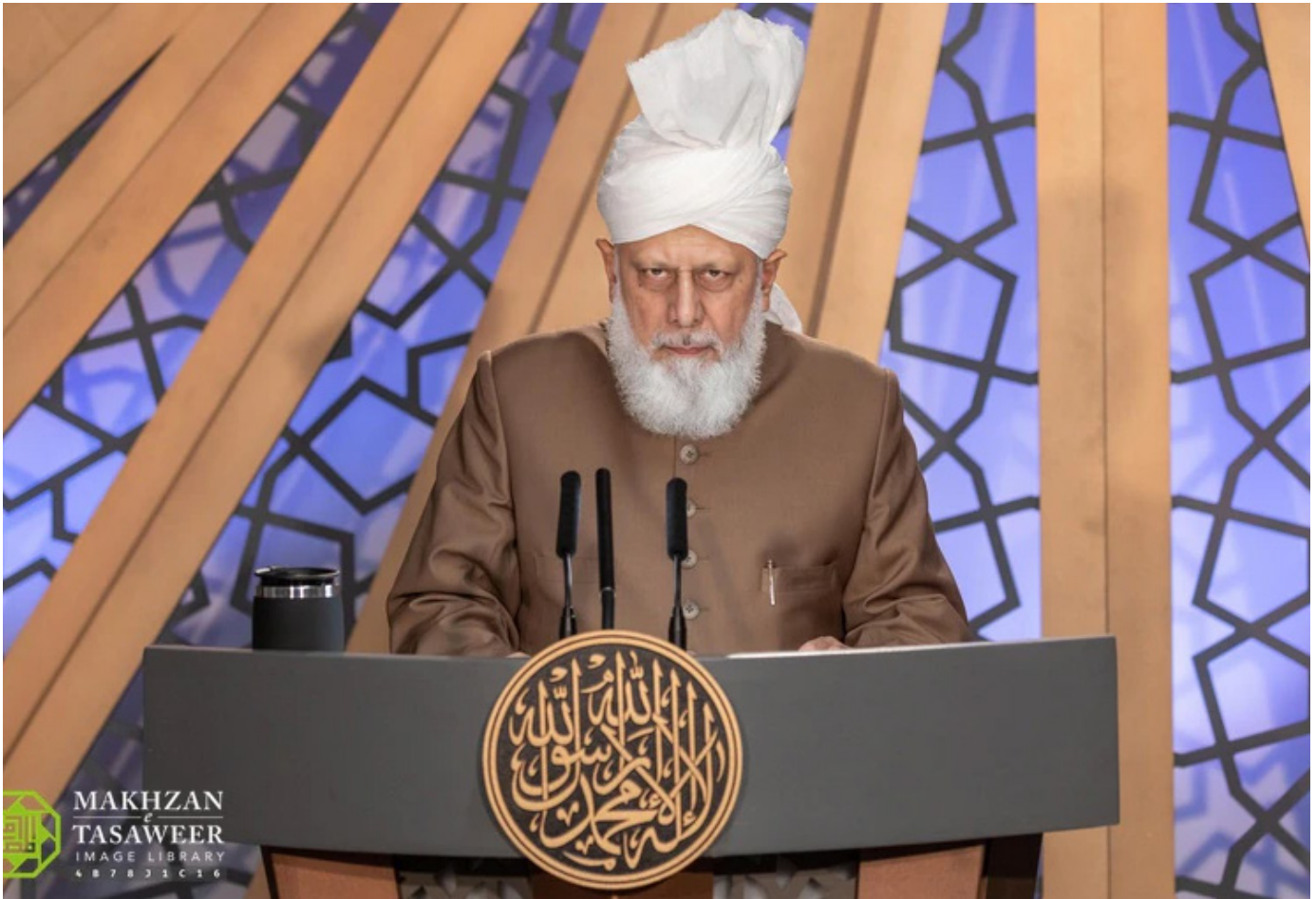
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمیں اُس یار سے تقویٰ عطا ہے
نہ یہ ہم سے کہ احسانِ خدا ہے
کرو کوشش اگر صدق و صفا ہے
کہ یہ حاصل ہو جو شرطِ بقا ہے
یہی آئینہ خالقِ نما ہے
یہی اک جو ہر سیفِ دُعا ہے
ہر اک نیکی کی جڑ یہ اِثقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے
یہی اک فخرِ شانِ اولیاء ہے
بجز تقویٰ زیادتِ ان میں کیا ہے
ڈرو یارو کہ وہ پینا خدا ہے
اگر سوچو، یہی دائرِ الجزاء ہے
مجھے تقویٰ سے اُس نے یہ جزا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِي آخَرَى الْآعَادِي
عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ
مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ
سنو! ہے حاصلِ اسلام تقویٰ
خدا کا عِشقِ مے اور جامِ تقویٰ
مُسلما نو! بناؤ تامِ تقویٰ
کہاں ایماں اگر ہے خامِ تقویٰ
یہ دولت تو نے مجھ کو اے خدا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِي آخَرَى الْآعَادِي

(مجموعہ آئین۔ مطبوعہ 27/ نومبر 1901ء، درہمیں صفحہ 56)

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم اور عدل ماننا، مخلوق کے حقوق ادا کرنا اور خلافتِ احمدیہ کی اطاعت کرنا یہ وہ اعمال ہیں جن سے ایمان کا درخت مضبوط تنے پر قائم ہو جائے گا اور جب یہ صورت پیدا ہوگی تو پھر ایک مومن کا ہر فعل خدا کی رضا کے حصول کیلئے ہو گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ شیطان سے بچانے اور اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالنے کے سامان پیدا فرماتا رہے گا۔ حضور انور نے فرمایا کہ خدا کی خاطر خالص ہو کر اپنے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرنے والوں کو خدا بھی ملتا ہے اور دنیا بھی ان کے در کی لونڈی ہو جاتی ہے مگر یہ ضروری ہے کہ جہاں تک بس چل سکے وہ اپنی طرف سے کوتاہی نہ کرے پھر جب اس کی کوشش اپنے انتہائی نقطے تک پہنچے گی تو وہ خدا تعالیٰ کے نور کو دیکھ لے گا۔ پس ایمان کی مضبوطی اور اللہ کے نور سے حصہ لینے کے لئے اپنی استعدادوں کے انتہائی نقطے تک پہنچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ تب قرآن شریف کے وعدے اس کے ساتھ پورے ہو کر رہیں گے پھر اللہ تعالیٰ دوستی کا حق ادا کرتا ہے۔ اس دنیا کو بھی جنت بناتا ہے اور مرنے کے بعد بھی ہمیشہ رہنے والی جنت میں مومن کو رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ کے وعدے آج بھی ہم پورا ہوتے ہوئے ان کو مختلف شکلوں میں دیکھتے ہیں۔ ہزاروں احمدی اس وعدے کے مطابق اپنی دعاؤں کی قبولیت کے نشان دیکھتے ہیں۔ پس کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اپنے اس خدا سے تعلق جوڑتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ اور رسول کی کامل اطاعت کرنے والے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے حصہ دار بنیں گے اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور حفاظت کے وعدے ان سب کے حق میں پورے ہوں گے جو حقیقی مومن ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اور اپنے نفسوں کا محاسبہ کرتے ہوئے تقویٰ اور ایمان کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے، اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(روزنامہ الفضل ربوہ، 21/ اگست 2007ء)



اختتامی خطاب امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ یو کے فرمودہ 08/ ستمبر 2021ء

ہمیں اپنے عہد بیعت کو نبھانے کے لیے، اپنے انصار اللہ کے عہد کو نبھانے کے لیے، اس عظیم کام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مددگار بننے کے لیے، اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اس عظیم کام کو سرانجام دینے کے لیے میدان میں اترنا ہوگا، تبھی ہم حقیقی انصار اللہ کہلا سکتے ہیں۔

”سچی خوشحالی اور راحت تقویٰ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی اور تقویٰ پر قائم ہونا گویا زہر کا پیالہ پینا ہے“ (حضرت اقدس مسیح موعودؑ)

چلانے کے لیے مددگاروں کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ قانون قدرت ہے کہ جو کام بہت سے لوگوں کے کرنے کا ہو اسے احسن رنگ میں کرنے کے لیے بہت سے لوگ چاہئیں اور ایک آدمی نہیں کر سکتا اور باوجود اس کے کہ انبیاء توکل کے اعلیٰ معیار پر ہوتے ہیں، تحمل اور مجاہدات کے اعلیٰ معیار پر ہوتے ہیں وہ اسی قانون قدرت کے مطابق مددگاروں کو بلا تے ہیں۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ ﴿الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ ﴿مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ ﴿اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ﴾ ﴿صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾

(ماخوذ از براہین احمدیہ حصہ دوم روحانی خزائن جلد 1، صفحہ 59-60)

پس آپ جو اپنے آپ کو انصار اللہ کہتے ہیں، اس بات کو ہر وقت سامنے رکھیں، کہ انصار اللہ تبھی کہلا سکتے ہیں جب اس زمانے کے امام، اللہ تعالیٰ کے فرستادے، مسیح

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ انبیاء کو بھی جب مَنَ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ (آل عمران: 53) یعنی کون ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانے میں میرے مددگار ہوں، کہنا پڑا تو اس لیے کہ عظیم اور بڑے کاموں کو



ہے۔ دین کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پھیلانا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اس کے لیے ہمیں تعلق باللہ میں بھی ترقی کرنی ہوگی، تقویٰ میں بھی ترقی کرنی ہوگی، اپنے علم کو بڑھانے کی کوشش بھی کرنی ہوگی، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر پوری طرح کاربند رہنے کے لیے بھی کوشش کرنی ہوگی۔ پس ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم نے اپنی حالتوں میں وہ تبدیلی پیدا کر لی ہے یا اس تبدیلی کے پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو آگے بڑھانے کے لیے ضروری ہے، جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مددگار بننے کے لیے ضروری ہے۔ اگر نہیں تو ہمارا نَصْرُ اللہ کا نعرہ بے مقصد اور بے بنیاد ہے۔ ہم میں سے بعض کا تو یہ حال ہے کہ خدام الاحمدیہ کی ابتدائی عمر کے خدام مجھ سے یہ پوچھتے ہیں کہ اگر ہمارے بڑے قابل اصلاح ہیں تو ہمیں اس کے لیے کیا کرنا چاہیے۔ جہاں یہ بات خوش کن ہے کہ ہمارے نوجوانوں میں یہ سوچ پیدا ہو رہی ہے کہ ہمارے بڑوں کے تقویٰ کے معیار وہ نہیں جو ہونے چاہئیں اور ہم اس کی اصلاح کس طرح کر سکتے ہیں وہاں قابل فکر اور قابل شرم ہے ان لوگوں کے لیے جو بجائے نوجوانوں کے لیے

موعود اور مہدی معبودؑ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے صرف نام کے انصار اللہ نہ ہوں بلکہ اس روح کو سمجھتے ہوئے نَحْنُ اَنْصَارُ اللہ (آل عمران: 53) کا نعرہ لگائیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں تکمیل اشاعت دین کا کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد کیا ہے یعنی تبلیغ اسلام کا عظیم کام آپ کے سپرد کیا گیا ہے اور یہی کام کرنے کی ضرورت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے افراد سے توقع کی ہے اور انصار اللہ کو سب سے بڑھ کر اس کا مخاطب اپنے آپ کو سمجھنا چاہیے۔ پس ہمیں اپنے عہد بیعت کو نبھانے کے لیے، اپنے انصار اللہ کے عہد کو نبھانے کے لیے، اس عظیم کام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مددگار بننے کے لیے، اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اس عظیم کام کو سرانجام دینے کے لیے میدان میں اتارنا ہوگا، تبھی ہم حقیقی انصار اللہ کہلا سکتے ہیں۔ صرف منہ سے دعویٰ کر دینا کہ ہم انصار اللہ ہیں کافی نہیں ہے۔ اس کے لیے ہمیں اپنے جائزے بھی لینے ہوں گے کہ کس طرح ہم اس عظیم کام کو سرانجام دے سکتے ہیں۔ ہمیں اپنی حالتوں کو دیکھنا ہوگا کہ کیا وہ اس معیار کی ہیں جو بڑے بڑے کام سرانجام دینے کے لیے ہونی چاہئیں اور جس کی اس وقت دین کو ضرورت



نمونہ بننے کے ان کو فکرمند کر رہے ہیں۔ پھر کس منہ سے ہم نعرہ لگا سکتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے لیے مددگار ہیں۔ پس ایسے لوگوں کے لیے بہت سوچنے کا مقام ہے۔ ہمیں بہت گہرائی میں جا کر اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مددگار کس طرح بن سکتے ہیں۔

پس ہر ایک اپنے اندر کا جائزہ لے اور تلاش کرے کہ ہمیں کس چیز کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے کیا چاہتے ہیں۔ ہمیں اس معیار کو حاصل کرنے کے لیے اپنے اندرون کو کھگانا ہوگا، اپنے اندر جھانکنا ہوگا تبھی ہمیں پتہ چلے گا کہ کس قسم کے احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں۔

اس وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات سامنے رکھنا چاہتا ہوں جن سے ہمیں ان معیاروں کا پتہ چلے جو ہم نے حاصل کرنے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک موقع پر فرماتے ہیں۔ ”اس سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے اور اس پر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے لوگ آتے ہیں اور وہ صاحب اغراض ہوتے ہیں۔“ یعنی

ان کی کوئی ذاتی غرضیں ہوتی ہیں۔ ”اگر اغراض پورے ہو گئے تو خیر ورنہ کدھر کا دین اور کدھر کا ایمان۔ لیکن اگر اس کے مقابلہ میں صحابہؓ کی زندگی میں نظر کی جاوے تو ان میں ایک بھی ایسا واقعہ نظر نہیں آتا۔ انہوں نے کبھی ایسا نہیں کیا۔“ فرمایا کہ ”ہماری بیعت تو بیعتِ توبہ ہی ہے لیکن ان لوگوں کی بیعت تو سرکٹانے کی بیعت تھی۔“ میری بیعت کی ہے تم نے تو یہ اس لیے کہ ہم اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہیں۔ ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ نیکیوں کو قائم کریں گے، ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ اسلام کی تبلیغ کو دنیا میں پھیلائیں گے اور اپنی حالتوں کو بدلیں گے لیکن جو پرانے لوگ تھے، صحابہ تھے، انہوں نے جو بیعت کی تھی وہ زمانہ تو ایسا تھا جب ظلموں کی انتہا تھی اور جنگیں بھی ہو رہی تھیں، جنگیں ٹھوٹی جاتی تھیں اور سرکٹوائے جاتے تھے۔ فرمایا کہ ”ایک طرف بیعت کرتے تھے اور دوسری طرف اپنے سارے مال و متاع، عزت و آبرو اور جان و مال سے دستکش ہو جاتے تھے گویا کسی چیز کے بھی مالک نہیں ہیں اور اس طرح پر ان کی کل امیدیں دنیا سے منقطع ہو جاتی تھیں۔ ہر قسم کی عزت و عظمت اور جاہ و حشمت کے حصول کے ارادے ختم ہو جاتے تھے۔ کس کو یہ خیال تھا کہ ہم بادشاہ بنیں

کرتے۔ دس بیس کی نوکری کر لیتے یا کوئی اور حرفہ یا پیشہ اختیار کر لیتے۔ اس سے زیادہ کچھ نہ ہوتا۔ مگر آج جو عروج ان کو ملا اور جس قدر شہرت اور عزت انہوں نے پائی یہ سب تقویٰ ہی کی بدولت تھی۔ انہوں نے ایک موت اختیار کی اور زندگی اس کے بدلہ میں پائی۔“

(ملفوظات جلد 5، صفحہ 106-107)

انصار اللہ کی عمر تو ایسی عمر ہے کہ جس میں اگلی زندگی کا سفر زیادہ واضح نظر آتا ہے اور آنا چاہیے۔ جتنی عمر بڑھتی ہے موت اتنی ہی قریب ہوتی جاتی ہے۔ اس میں ہماری ترجیحات کیا ہونی چاہئیں پھر میں کہوں گا اس کا اندازہ ہم خود ہی سوچ کر لگا سکتے ہیں۔ پھر انسانی پیدائش کے مقصد کے بارے میں بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ”ایسے بنو کہ تا تم پر خدا تعالیٰ کی برکات اور اس کی رحمت کے آثار نازل ہوں۔ وہ عمروں کو بڑھا بھی سکتا ہے مگر ایک وہ شخص جس کا عمر پانے سے مقصد صرف ورلی دنیا ہی کے لذائذ اور حظوظ ہیں اس کی عمر کیا فائدہ بخش ہو سکتی ہے؟ اس میں تو خدا کا حصہ کچھ بھی نہیں۔ وہ اپنی عمر کا مقصد صرف عمدہ کھانے کھانے اور نیند بھر کے سونے اور بیوی بچوں اور عمدہ مکان کے یا گھوڑے وغیرہ رکھنے یا عمدہ باغات یا فصل پر ہی ختم کرتا ہے۔ وہ تو صرف اپنے پیٹ کا بندہ اور شکم کا عابد ہے۔“ وہ انہی کی عبادت کرتا ہے، اللہ کی عبادت تو نہیں کرتا۔ ”اس نے تو اپنا مقصود و مطلوب اور معبود صرف خواہشات نفسانی اور لذائذ حیوانی ہی کو بنایا ہوا ہے مگر خدا تعالیٰ نے انسان کے سلسلہ پیدائش کی علت غائی صرف اپنی عبادت رکھی ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ

(الذاریات: 57)

پس حصر کر دیا ہے کہ صرف عبادت الہی مقصد ہونا چاہیے۔“ محدود کر دیا ہے، انسان کو پابند کر دیا ہے کہ عبادت الہی تمہارا مقصد ہونا چاہیے ”اور صرف اسی غرض کے لیے یہ سارا کارخانہ بنایا گیا ہے۔ برخلاف اس کے اور ہی اور ارادے اور اور ہی اور خواہشات ہیں۔“ لیکن عموماً کیا ہوتا ہے اس کے بالکل برخلاف ہو رہا ہے اور مختلف ارادے ہیں اور مختلف خواہشات ہیں۔ فرمایا ”بھلا سوچو تو سہی کہ ایک شخص ایک شخص کو بھیجتا ہے کہ میرے باغ کی حفاظت کر۔ اس کی آپاشی اور شاخ تراشی سے اسے عمدہ طور کا بنا اور عمدہ عمدہ پھول، بیل بوٹے لگا کہ وہ ہرا بھرا ہو جاوے۔ شاداب اور سرسبز ہو جاوے مگر بجائے اس کے وہ شخص آتے ہی جتنے عمدہ عمدہ پھل پھول اس میں لگے ہوئے تھے ان کو کاٹ کر ضائع

گے یا کسی ملک کے فاتح ہوں گے۔ یہ باتیں ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھیں بلکہ وہ تو ہر قسم کی امیدوں سے الگ ہو جاتے تھے اور ہر وقت خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر دکھ اور مصیبت کو لذت کے ساتھ برداشت کرنے کو تیار ہو جاتے تھے یہاں تک کہ جان تک دینے کو آمادہ رہتے تھے۔ ان کی اپنی تو یہی حالت تھی کہ وہ اس دنیا سے بالکل الگ اور منقطع تھے لیکن یہ الگ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنی عنایت کی اور ان کو نوازا اور ان کو جنہوں نے اس راہ میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا تھا ہزار چند کر دیا۔“

(ملفوظات جلد 5، صفحہ 397-398)

یہ تو ایک احمدی کا معیار ہے جو بیعت کر کے سلسلہ میں شامل ہوتا ہے جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سے توقع رکھ رہے ہیں لیکن جو لوگ اپنے آپ کو انصار اللہ کہتے ہیں ان کا کیا معیار ہونا چاہیے! خود ہی ہمیں اپنے جائزے لینے ہوں گے۔ ایک موقع پر آپؑ نے فرمایا کہ ”لوگ حقیقت اسلام سے بالکل دور جا پڑے ہیں۔“ پتہ ہی نہیں کہ اسلام کی حقیقت کیا ہے۔ ”اسلام میں حقیقی زندگی ایک موت چاہتی ہے جو تلخ ہے لیکن جو اس کو قبول کرتا ہے آخر وہی زندہ ہوتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ انسان دنیا کی خواہشوں اور لذتوں کو ہی جنت سمجھتا ہے حالانکہ وہ دوزخ ہے اور سعید آدمی خدا کی راہ میں تکالیف کو قبول کرتا ہے اور وہی جنت ہوتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا فانی ہے اور سب مرنے کے لیے پیدا ہوئے ہیں آخر ایک وقت آ جاتا ہے کہ سب دوست، آشنا، عزیز و اقارب جدا ہو جاتے ہیں۔ اس وقت جس قدر ناجائز خوشیوں اور لذتوں کو راحت سمجھتا ہے وہ تلخیوں کی صورت میں نمودار ہو جاتی ہیں۔ سچی خوشحالی اور راحت تقویٰ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی اور تقویٰ پر قائم ہونا گویا زہر کا پیالہ پینا ہے“ بہت مشکل کام ہے۔ بہت محنت کرنی پڑتی ہے اس کے لیے۔ فرمایا کہ ”متقی کے لیے خدا تعالیٰ ساری راحتوں کے سامان مہیا کر دیتا ہے۔

مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

(الطلاق: 3-4)

پس خوشحالی کا اصول تقویٰ ہے لیکن حصول تقویٰ کے لئے نہیں چاہیے کہ ہم شرطیں باندھتے پھریں۔ تقویٰ اختیار کرنے سے جو مانگو گے ملے گا۔ خدا تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ تقویٰ اختیار کرو جو چاہو گے وہ دے گا۔ جس قدر اولیاء اللہ اور اقارب گذرے ہیں انہوں نے جو کچھ حاصل کیا تقویٰ ہی سے حاصل کیا۔ اگر وہ تقویٰ اختیار نہ کرتے تو وہ بھی دنیا میں معمولی انسانوں کی حیثیت سے زندگی بسر



اللہ تعالیٰ نے بھاڑے مقرر کئے ہیں کہ تا وہ تھک کر اور در ماندہ ہو کر بھوک سے پیاس سے مرنہ جاوے اور اس کے قویٰ کے تحلیل ہونے کی تلافی مافات ہوتی جاوے۔ پس یہ چیزیں اس حد تک جائز ہیں کہ انسان کو اس کی عبادت اور حق اللہ اور حق العباد کے پورا کرنے میں مدد دیں۔ ”دنیاوی چیزیں اس لیے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حق ادا کیے جائیں، بندوں کے حق ادا کیے جائیں، اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کیا جائے، اپنے مقصد پیدائش کو پہچانا جائے ”ورنہ اس حد سے آگے نکل کر وہ حیوانوں کی طرح صرف پیٹ کا بندہ اور شکم کا عابد بنا کر مشرک بناتی ہیں اور وہ اسلام کے خلاف ہیں۔ سچ کہا ہے کسی نے

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است

تُو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است“

کہ کھانا تو جینے اور یاد خداوندی کے لیے ہے۔ تُو صرف یہی سمجھتا ہے کہ زندگی محض کھانے کے لیے ہے؟ نہیں! فرمایا کہ ”مگر اب کروڑوں مسلمان ہیں کہ انہوں نے عمدہ عمدہ کھانے کھانا عمدہ مکانات بنانا اعلیٰ درجہ کے عہدوں پر ہونا ہی اسلام سمجھ رکھا ہے۔ مومن شخص کا کام ہے کہ پہلے اپنی زندگی کا مقصد اصلی معلوم کرے اور پھر اس کے مطابق کام کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

کر دے یا اپنے ذاتی مفاد کے لیے فروخت کر لے اور ناجائز دست اندازی سے باغ کو ویران کر دے تو بتاؤ کہ وہ مالک جب آوے گا تو اس سے کیسا سلوک کریگا؟“ پس انصار اللہ کا کام تو باغ کی نگہداشت کرنا ہے۔ باغوں کے پھل پھول کی حفاظت کرنا ہے۔ باغوں کی نوجوان کلیوں کو سنبھالنا ہے نہ کہ ان میں یہ احساس پیدا کرنا کہ ہمارے بڑے غلطی کر رہے ہیں۔ پس بہت سوچنے کا مقام ہے۔ ”خدا نے تو بھیجا تھا کہ عبادت کرے اور حق اللہ اور حق العباد کو بجالاوے مگر یہ آتے ہی بیویوں میں مشغول، بچوں میں محو اور اپنے لذائذ کا بندہ بن گیا اور اس اصل مقصد کو بالکل بھول ہی گیا۔ بتاؤ اس کا خدا کے سامنے کیا جواب ہو گا؟“ فرمایا ”دنیا کے یہ سامان اور یہ بیوی بچے اور کھانے پینے تو اللہ تعالیٰ نے صرف بطور بھاڑہ کے بنائے تھے جس طرح ایک بیکہ بان چند کوس تک ٹٹو سے کام لے کر جب سمجھتا ہے کہ وہ تھک گیا ہے“ اس کے ٹانگے کا گھوڑا تھک گیا ہے۔ ”اسے کچھ نہاری اور پانی وغیرہ دیتا ہے اور کچھ مالش کرتا ہے تا اس کی تھکان کا کچھ علاج ہو جاوے اور آگے چلنے کے قابل ہو اور در ماندہ ہو کر کہیں آدھ میں ہی نہ رہ جائے اس سہارے کے لئے اسے نہاری دیتا ہے۔ سو یہ دنیوی آرام اور عیش اور بیوی بچے اور کھانے کی خوراکیں بھی اسی طرح



قُلْ مَا يَعْبُؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ

(الفرقان: 78)

حقیقی مومن کے کیا ہونے چاہئیں، عبادت کس طرح کی جائے، آپ علیہ السلام نے ہمیں سمجھایا کہ عبادت اللہ تعالیٰ کی محبت ذاتی سے رنگین ہو کر کرو، خلاصہ یہ ہے۔ اس کی تفصیل بیان فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ”میں دوزخ اور بہشت پر ایمان لاتا ہوں کہ وہ حق ہے اور ان کے عذاب اور اکرام اور لذائذ سب حق ہیں لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ انسان خدا کی عبادت دوزخ یا بہشت کے سہارے سے نہ کرے بلکہ محبت ذاتی کے طور پر کرے۔ دوزخ بہشت کا انکار میں کفر سمجھتا ہوں اور اس سے یہ نتیجہ نکالنا حماقت ہے بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ عبادت اللہ تعالیٰ کی محبت ذاتی سے رنگین ہو کر کرے جیسے ماں اپنے بچہ کی پرورش کرتی ہے کیا اس امید پر کہ وہ اسے کھلائے گا۔ نہیں بلکہ وہ جانتی ہی نہیں کہ کیوں اس کی پرورش کر رہی ہے یہاں تک کہ اگر بادشاہ اس کو حکم دیدے کہ ”تو اگر بچے کی پرورش نہ کرے گی اور اس سے یہ بچہ مر بھی جاوے تو تجھ کو کوئی سزا نہ دی جاوے گی بلکہ انعام ملے گا۔ تو وہ اس حکم سے خوش ہوگی یا بادشاہ کو گالیاں دے گی؟ یہ محبت ذاتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہیے نہ کہ کسی جزا سزا کے سہارے پر۔ محبت ذاتی میں اغراض فوت ہو جاتے ہیں۔“ اگر محبت ذاتی ہو تو پھر کوئی غرض نہیں رہتی ”اور خدا تو وہ خدا ہے جو ایسا رحیم و کریم ہے کہ جو اس کا انکار کرتے ہیں ان کو بھی رزق دیتا ہے۔ کیا سچ کہا ہے۔ دوستاں را کجا کنی محروم تو کہ بادشمنان نظر داری“

خدا کو تمہاری پروا ہی کیا ہے اگر تم اس کی عبادت نہ کرو اور اس سے دعائیں نہ مانگو۔ یہ آیت بھی اصل میں پہلی آیت وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ

(الذاریات: 57)

ہی کی شرح ہے۔ جب خدا تعالیٰ کا ارادہ انسانی خلقت سے صرف عبادت ہے تو مومن کی شان نہیں کہ کسی دوسری چیز کو عین مقصود بنالے۔ حقوق نفس تو جائز ہیں مگر نفس کی بے اعتدالیاں جائز نہیں۔ ”نفس کے حق جائز ہیں، ادا کرو، کرنے چاہئیں لیکن حد سے بڑھ کے نہیں۔“ ”حقوق نفس بھی اس لئے جائز ہیں کہ تا وہ در ماندہ ہو کر رہ نہ جائے۔ تم بھی ان چیزوں کو اسی واسطے کام میں لاؤ۔ ان سے کام اس واسطے لو کہ یہ تمہیں عبادت کے لائق بنائے رکھیں نہ اس لئے کہ وہی تمہارا مقصود اصلی ہوں۔“

(ملفوظات جلد 5، صفحہ 247-249)

پس یہ ہے معیار جو ہم نے حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے اور کوشش کرنی چاہیے۔ اگر زندگی کے اس مقصد کو ہم سمجھ گئے تو ہم حقیقی انصار میں شامل ہو جائیں گے کیونکہ یہی معیار حاصل کرنے والے وہ لوگ ہیں جو نبی کے حقیقی مددگار بن سکتے ہیں۔ پھر یہ بات بیان فرماتے ہوئے کہ عبادت کے معیار ایک

دوستوں کو ٹوکب محروم کرے جبکہ تو دشمنوں کی بھی دیکھ بھال کرتا رہتا ہے۔

”جب وہ دشمنوں کو محروم نہیں کرتا تو دوستوں کو کب ضائع کر سکتا ہے۔“ فرمایا

کہ ”حضرت داؤدؑ کا قول ہے کہ میں جوان تھا اب بوڑھا ہو گیا ہوں مگر میں نے مفتی کو کبھی ذلیل و خوار نہیں دیکھا۔“

پھر فرماتے ہیں کہ ”..... اصل غرض انسان کی محبت ذاتی ہونی چاہیے اس سے جو کچھ اطاعت اور عبادت ہو گی وہ اعلیٰ درجہ کے نتائج اپنے ساتھ رکھے گی۔

ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے مبارک بندے ہوتے ہیں وہ جس گھر میں ہوں وہ گھر مبارک اور جس شہر میں ہوں وہ شہر مبارک۔ اس کی برکت سے بہت سی بلائیں دور ہو جاتی ہیں۔ اس کی ہر حرکت و سکون اس کے در و دیوار پر خدا کی برکت اور رحمت نازل ہوتی ہے۔ میں اسی راہ کو سکھانا چاہتا ہوں، اسی غرض کے لیے

خدا تعالیٰ نے مجھے مامور کیا ہے۔“ فرمایا ”یقیناً یاد رکھو کہ پوست کام نہیں آتا بلکہ مغز کی ضرورت ہے۔ لکھا ہے کہ ایک یہودی سے کسی مسلمان نے کہا کہ تو مسلمان ہو جا۔ کہا کہ میں تیرے قول کو تیرے فعل (کی وجہ سے) نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔“ ایک یہودی سے کسی مسلمان نے کہا کہ تو مسلمان ہو جا یہودی

نے جواب دیا کہ میں تو تیرے قول کو، تیری باتوں کو، تیرے فعل کی وجہ سے نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں، تو مجھے کہہ رہا ہے مسلمان ہو جا۔ لیکن جو تیری باتیں ہیں وہ اور ہیں، تیرا عمل بالکل اور ہے اور مجھے تو اس چیز سے نفرت ہے، کس بات پر تم مجھے بلا رہے ہو، کس بات کے لیے بلا رہے ہو کہ میں مسلمان ہو جاؤں،

کیا تبلیغ مجھے کر رہے ہو؟ کہنے لگا یہودی کہ ”میں نے اپنے بیٹے کا نام خالد رکھا تھا۔“ اب خالد کا مطلب ہے ہمیشہ رہنے والا۔ کہتا ہے ”حالانکہ شام تک میں اس کو قبر میں دفن کر آیا۔“ اس نام رکھنے کے باوجود وہ زندہ نہیں رہا، شام تک

میں نے اس کو دفن بھی دیا۔ تو ناموں سے تو کچھ بھی نہیں ہوتا۔ تم نام کے مسلمان کہلاتے ہو، نام کے انصار اللہ کہلاتے ہو تو اس سے تو کچھ نہیں بنے گا جب تک کہ قول و فعل ایک نہیں ہو جاتے۔ پھر آپؐ فرماتے ہیں کہ ”نام کچھ حقیقت اپنے اندر نہیں رکھتا جب تک کام نہ ہو۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ مغز اور حقیقت کو چاہتا

ہے، رسم اور نام کو پسند نہیں کرتا۔ جب انسان سچے دل سے سچے اسلام کی تلاش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس کو اپنی راہیں دکھا دیتا ہے جیسے فرمایا۔

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا

(العنکبوت: 70)

خدا تعالیٰ بخیل نہیں اگر انسان مجاہدہ کرے گا تو وہ یقیناً اپنی راہ کو ظاہر کر دے

گا۔“

فرمایا کہ ”..... مومن حقیقی مسیح کے وقت وہی ہو گا جو اس کے تابع ہو گا۔“

(ملفوظات جلد 5، صفحہ 107-109)

اور جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ وہی مسیح موعود ہونے کا ہے تو پھر اسی طرح ہمیں ان باتوں کی پابندی بھی کرنی ہو گی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں فرمائی ہیں اور وہ کیا ہے؟ خدا اور اس کے رسول کے احکامات پر عمل کرو۔

پھر آپؐ فرماتے ہیں ”اس سلسلہ سے خدا تعالیٰ نے یہی چاہا ہے اور اس نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ تقویٰ کم ہو گیا ہے۔ بعض تو کھلے طور پر بے حیائیوں میں گرفتار ہیں اور فسق و فجور کی زندگی بسر کرتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو ایک قسم کی ناپاکی کی ملوثی اپنے اعمال کے ساتھ رکھتے ہیں مگر انہیں نہیں معلوم کہ اگر اچھے کھانے

میں تھوڑا سا زہر پڑ جاوے تو وہ سارا زہر یلا ہو جاتا ہے اور بعض ایسے ہیں جو چھوٹے چھوٹے (گناہ) ریاکاری وغیرہ جن کی شاخیں باریک ہوتی ہیں ان میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے کہ وہ دنیا کو تقویٰ اور طہارت کی زندگی کا نمونہ دکھائے۔ اسی غرض کے لئے اس نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔ وہ

تطہیر چاہتا ہے اور ایک پاک جماعت بنانا اس کا منشاء ہے۔“

(ملفوظات جلد 5، صفحہ 96-97)

پس اس بات کے بعد ہمیں اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ ہماری حقیقت میں تطہیر ہو گئی ہے؟ کیا ہم نے اپنی زندگیوں کو اتنا پاک کر لیا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سے چاہتے ہیں یا اس کے لیے کوشش کر رہے ہیں؟ اگر نہیں تو اب ہم دوسروں کو حقیقی رنگ میں راستہ نہیں دکھا سکیں گے۔ پس ہمیں بڑے خوف سے بڑی دعاؤں اور استغفار کے ساتھ اپنے جائزے لیتے رہنے چاہئیں۔

پھر اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ قرآن کریم میں علمی اور عملی تکمیل کی ہدایت ہے، آپؐ فرماتے ہیں ”پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ قرآن کریم میں علمی اور عملی تکمیل کی ہدایت ہے چنانچہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ (الفاتحہ: 6) میں تکمیل علمی کی طرف اشارہ ہے اور تکمیل عملی کا بیان صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (الفاتحہ: 7) میں فرمایا

کہ جو نتائج اکمل اور اتم ہیں وہ حاصل ہو جائیں۔ جیسے ایک پودا جو لگایا گیا ہے جب تک پورا نشوونما حاصل نہ کرے اس کو پھل پھول نہیں لگ سکتے۔ اسی طرح

اگر کسی ہدایت کے اعلیٰ اور اکمل نتائج موجود نہیں ہیں وہ ہدایت مردہ ہدایت ہے جس کے اندر کوئی نشوونما کی قوت اور طاقت نہیں ہے۔ جیسے اگر کسی کو وید

کی ہدایت پر پورا عمل کرنے سے کبھی یہ امید نہیں ہو سکتی کہ وہ ہمیشہ کی مکتی یا

چلے جانا ہے۔ ”جلدی جھاگ منہ پر نہیں لاتے۔“

(ملفوظات جلد 1، صفحہ 191-192)

غصہ میں نہیں آ جاتے یہ لوگ اگر مخالفت ہو تو۔ پس تبلیغ کے لیے یہ دو باتیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہئیں کہ اپنے عمل اور تعلیم میں مطابقت پیدا کرنا اور دوسرے صبر سے کام لیتے ہوئے مستقل مزاجی سے اور برداشت سے تبلیغ کرتے چلے جانا ہے۔ پس ہمیں اس حوالے سے بھی اپنے جائزے لینے چاہئیں اور تبلیغ کے کام کو آگے بڑھانا چاہیے۔ یہاں تو مواقع ایسے ہیں کہ تبلیغ کے بہت سارے کام ہو سکتے ہیں۔ جہاں روکیں ہیں وہاں اگر روکیں ہمارے رستے میں حائل ہیں اور قانون اور حکومتیں اگر رستے میں حائل ہیں تو دوسری جگہ جہاں ہم فائدہ اٹھا سکتے ہیں کیوں نہ اٹھایا جائے۔ پس جو ان ملکوں میں رہ رہے ہیں، آزادانہ طور پر جن کو تبلیغ کے مواقع میسر ہیں ان کو چاہیے کہ پہلے سے بڑھ کر تبلیغ کے لیے میدان میں نکلیں اور اپنے عمل سے ثابت کر دیں کہ اسلام ہی وہ حقیقی مذہب ہے جو دنیا کو راہ راست پر لا سکتا ہے اور دنیا کو نجات دلا سکتا ہے۔

بہر حال یہ سب کام اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا کرتے ہوئے کریں گے تو برکت ہوگی۔ ذاتی اغراض نہیں ہونی چاہئیں جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ”انسان کو چاہیے کہ ساری کمندوں کو جلا دے اور صرف محبت الہی ہی کی کمند کو باقی رہنے دے۔ خدا نے بہت سے نمونے پیش کئے ہیں۔ آدمؑ سے لے کر نوحؑ و ابراہیمؑ اور موسیٰؑ و عیسیٰؑ اور حضرت محمد مصطفیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام تک کل انبیاء اسی نمونہ کی خاطر ہی تو اس نے بھیجے ہیں تا لوگ ان کے نقش قدم پر چلیں۔ جس طرح وہ خدا تعالیٰ تک پہنچے اسی طرح اور بھی کوشش کریں۔ سچ ہے کہ جو خدا کا ہو جاتا ہے خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ یاد رکھو کہ ایسا نہ ہو کہ تم اپنے اعمال سے ساری جماعت کو بدنام کرو۔“ فرمایا کہ ”شیخ سعدی صاحب فرماتے ہیں: بدنام کنندہ کونامے چند“

(ملفوظات جلد 5، صفحہ 246)

کہ ایک برا آدمی کئی نیک ناموں کی بدنامی کا باعث بن جاتا ہے۔ پس ہمیں بہت سوچنے کی ضرورت ہے۔ انصار اللہ، حقیقی انصار اللہ بننے کے لیے بہت غور کرنے کی ضرورت ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی محبت ہمیں اپنے دل میں پیدا کرنے کی بہت کوشش کرنی چاہیے کہ ہمارے عمل بھی اس وقت حقیقی عمل بنیں گے جب ہم خدا تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے نیکیاں بجالانے کی کوشش کریں گے۔ ہمارے کاموں میں برکت اس وقت پڑے گی جب اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے پر

نجات حاصل کر لے گا اور کیڑے مکوڑے بننے کی حالت سے نکل کر دائمی سرور پالے گا تو اس ہدایت سے کیا حاصل۔ مگر قرآن شریف ایک ایسی ہدایت ہے کہ اس پر عمل کرنے والا اعلیٰ درجہ کے کمالات حاصل کر لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے اس کا ایک سچا تعلق پیدا ہونے لگتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے اعمالِ صالحہ جو قرآنی ہدایتوں کے موافق کئے جاتے ہیں وہ ایک شجر طیب کی مثال جو قرآن شریف میں دی گئی ہے، بڑھتے ہیں اور پھل پھول لاتے ہیں۔“

پس یہ عمل ہونے چاہئیں ہمارے۔ قرآن کریم کے حکموں کی تلاش کریں، جو نواہی اور اوامر ہیں ان کو دیکھیں، جو نہ کرنے والی باتیں ہیں، ان سے رکیں جو کرنے والی باتیں ہیں ان کو اختیار کریں، اپنی حالتوں کو بہتر بنائیں تبھی ہم حقیقی بیعت کا حق ادا کر سکتے ہیں اور تبھی ہم حقیقی رنگ میں انصار اللہ بن کے یہ پیغام دنیا کو پہنچا سکتے ہیں اور دنیا کو سیدھے رستے پہ چلا سکتے ہیں۔ پھر آپؐ فرماتے ہیں ”ایک خاص قسم کی حلاوت اور ذائقہ ان میں پیدا ہوتا ہے۔“ (ملفوظات جلد 1، صفحہ 188-189) جو یہ سب کام کرتے ہیں وہ پھر ایسے پھل پیدا کرتے ہیں جس میں ایک خاص قسم کی حلاوت پیدا ہو جاتی ہے۔ ذائقہ پیدا ہو جاتا ہے، ایک عجیب مزہ بن جاتا ہے اس چیز کا۔

پھر عملی حالتوں کو قرآنی تعلیم کے مطابق ڈھالنے اور اپنے قول و فعل کو ایک کرنے کے بارے میں تَوَاصُّوا بِالْحَقِّ وَتَوَاصُّوا بِالصَّبْرِ (العصر: 3-4) کی تفسیر کرتے ہوئے آپؐ فرماتے ہیں۔ ”مجھے معلوم ہے کہ ایک شخص ایک مولوی کی صحبت کے باعث مسلمان ہونے لگا۔“ باتیں سن سن کے، نیکی کی باتیں سن کے مسلمان ہونے لگا۔ ”ایک روز اس نے دیکھا کہ وہی مولوی شراب پی رہا تھا تو اس کا دل سخت ہو گیا اور وہ رک گیا۔“ اس نے کہا کہ باتیں تو بڑی اچھی کر رہا ہے، نیکی کی باتیں بتا رہا ہے، شراب کے نقصان مجھے بتا رہا ہے لیکن ایک دن وہ مولوی خود بیٹھا شراب پی رہا ہے۔ اس نے کہا پھر ایسے مذہب سے بچ کے ہی رہنا چاہیے۔ فرمایا ”غرض تَوَاصُّوا بِالْحَقِّ میں یہ فرمایا کہ وہ اپنے اعمال کی روشنی سے دوسروں کو نصیحت کرتے ہیں۔“ یعنی اپنے عمل جو ہیں اس سے دوسروں کو نصیحت کرتے ہیں، صرف باتوں سے نہیں کرتے ”اور پھر ان کا شیوہ یہ ہوتا ہے۔ تَوَاصُّوا بِالصَّبْرِ یعنی صبر کے ساتھ وعظ و نصیحت کا شیوہ اختیار کرتے ہیں۔“ اور پھر صبر کے ساتھ وعظ و نصیحت کرتے جاتے ہیں۔ صرف باتوں کے ذریعہ سے تبلیغ نہیں کرنی بلکہ اپنے عمل سے تبلیغ کرنی ہے، اپنے عمل سے دوسروں کو قائل کرنا ہے اور پھر مستقل مزاجی سے اس پر قائم رہتے ہوئے ان کو نصیحت کرنا اور تبلیغ کرتے

چلیں گے۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس عظیم کام میں معاون

و مددگار تہی بن سکیں گے جب ہم اپنے ہر قول و فعل کو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حکموں کے مطابق کرتے ہوئے پھر اللہ تعالیٰ سے اس میں برکت کی دعائیں مانگیں گے اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگنے کا صحیح طریق اپنی عبادتوں کو اس کے حکم کے مطابق بجالانا ہے یعنی پانچ وقت کی نمازوں کی حفاظت اور ادائیگی، دلی سوز سے ادائیگی اور توجہ کے ساتھ ادائیگی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا ”سوتم نمازوں کو سنوارو اور خدا تعالیٰ کے احکام کو اس کے فرمودہ کے بموجب کرو۔ اس کی نواہی سے بچے رہو۔ اس کے ذکر اور یاد میں لگے رہو۔ دعا کا سلسلہ ہر وقت جاری رکھو۔ اپنی نماز میں جہاں جہاں رکوع و سجود میں دعا کا موقع ہے دعا کرو اور غفلت کی نماز کو ترک کر دو، رسمی نماز کچھ ثمرات مرتب نہیں لاتی۔“ رسمی نمازوں کو کوئی پھل نہیں لگتے صرف فرض پورا کرنے کے لیے کی جاتی ہے۔“ اور نہ وہ قبولیت کے لائق ہے۔ نماز وہی ہے کہ کھڑے ہونے سے سلام پھیرنے کے وقت تک پورے خشوع خضوع اور حضور قلب سے ادا کی جاوے اور عاجزی اور فروتنی اور انکساری اور گریہ و زاری سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح سے ادا کی جاوے کہ گویا اس کو دیکھ رہے ہو۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو کم از کم یہ تو ہو کہ وہی تم کو دیکھ رہا ہے۔ اس طرح کمال ادب اور محبت اور خوف سے

بھری ہوئی نماز ادا کرو۔“

(ملفوظات جلد 5، صفحہ 236)

یہ ہے نماز کی حقیقت۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہماری کامیابی دعاؤں سے ہی ہونی ہے۔ پس جب ہم اپنی عملی حالتوں کی تبدیلی کے ساتھ دعاؤں اور عبادات کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کریں گے تو تہی ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حقیقی انصار میں شمار ہو سکتے ہیں۔ تہی ہم اپنی اگلی نسلوں کے ذہنوں میں سوال پیدا کرنے کی بجائے ان کی اصلاح اور جماعت سے جوڑنے کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اب ہم دعا کریں گے۔ دعا سے پہلے میں یہ بھی بتا دوں کہ اس وقت میں جس جگہ سے بول رہا ہوں، خطاب کر رہا ہوں یہ ایم ٹی اے اسلام آباد کانیا سٹوڈیو ہے اور آج پہلی دفعہ یہاں سے یہ پروگرام جاری ہو رہا ہے گویا کہ انصار اللہ کے اس اجتماع کے ساتھ اس کا افتتاح بھی ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی اسلام کا پیغام، دین کا پیغام پہنچانے کا ذریعہ بنائے اور پہلے سے بڑھ کر ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیا میں اسلام کا حقیقی پیغام پہنچ سکے۔ اب دعا کر لیں۔

(الفضل انٹرنیشنل، 19 اکتوبر 2021ء)





افتتاحی خطاب محترم مبارک احمد شاہد صاحب

صدر مجلس انصار اللہ جرمنی

برموقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی، 2021ء

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ جرمنی نے فرمایا: ”یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں ہیں کہ مجلس انصار اللہ جرمنی کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے (الحمد للہ)۔ یہ جو اجتماعات اور جلسے ہوتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول اور اپنے تقویٰ کو بڑھانے کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ آپ سب جانتے ہیں کہ کورونا وائرس کی وجہ سے پچھلے سال ہم اپنا اجتماع منعقد نہ کر سکے، اس سال بھی ابھی یہ وبا ختم نہیں ہوئی لیکن اس کے باوجود جو اجتماعات کی اہمیت ہے، جو اجتماعات کے فوائد ہیں، جو اجتماعات کی اغراض ہیں ان کو مد نظر رکھتے ہوئے نیشنل عاملہ نے یہ فیصلہ کیا کہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے ہم اپنا اجتماع منعقد کریں، حضور اقدس نے ازراہ شفقت اس اجتماع کو منعقد کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ حالات کے پیش نظر ہم پھر بھی کچھ سست روی کی طرف (مائل) تھے کہ شاید اجتماع کے انعقاد میں کوئی مشکلات ہوں، لیکن آپ سب جانتے ہیں کہ جلسہ سالانہ یو کے کے بعد کا جو حضور انور کا خطبہ جمعہ تھا اس میں حضور انور نے اس امر کا اظہار فرمایا کہ جلسے کی انتظامیہ کچھ سست تھی لیکن حضور انور نے فرمایا جلسہ ضرور کرنا ہے اور پھر پورا خطبہ حضور انور نے ان

برکات کے متعلق ارشاد فرمایا جو جلسہ اور اجتماعات کے ساتھ منسلک ہیں۔ اس کے بعد ہم نے مضبوط ارادہ کیا کہ ان شاء اللہ العزیز! ہم اپنا اجتماع ہر حالت میں کریں گے اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور اقدس کی دعاؤں کے ساتھ ہم اپنے اجتماع کے اندر بیٹھے ہیں۔

یقیناً یہ ایک منفرد اجتماع ہے، جیسا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے جلسہ سالانہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ پہلے جلسوں سے منفرد ہے، اسی طرح یہ ہمارا اجتماع بھی ہے جس میں بہت ساری پابندیاں ہیں جیسا کہ آپ ابھی دیکھ رہے ہیں کہ کرسیوں پر بیٹھے ہوئے ہیں جڑ کر نہیں بیٹھ سکتے اور بھی بہت ساری چیزیں ہیں۔ لیکن ایک خاصیت اس اجتماع کی یہ بھی ہے، آپ لوگ دیکھ رہے ہونگے کہ یہ مجلس انصار اللہ جرمنی کا چالیسواں سالانہ اجتماع ہے اور یہ بھی آپ سب جانتے ہیں کہ یہ جو چالیس کا ہندسہ ہے اس کے ساتھ مجلس انصار اللہ کا گہرا تعلق ہے، مثلاً 1940ء میں حضرت مصلح الموعودؒ نے مجلس انصار اللہ کی بنیاد رکھی، پھر اسی طرح چالیس سال کی عمر کو پہنچنے والے مردوں کو آپ نے مجلس انصار اللہ میں شامل ہونے کا ارشاد فرمایا۔ تو یہ جو انصار اللہ جرمنی کا اجتماع ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بھی ناصر ہو چکا ہے۔ اس لحاظ سے ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ بانی

مجھ سے مانگا! فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب ان میں کچھ لوگ ایسے بھی شامل تھے جو وہاں سے گزر رہے تھے، وہاں لوگوں کو دیکھ کر بیٹھ گئے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے ان کو بھی بخش دیا کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم اور بد بخت نہیں رہے گا۔

پیارے انصار بھائیو! ہمارے یہ اجتماعات اور جلسے یقیناً اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ محفلیں ہیں جس کا ذکر ہم نے اس حدیث مبارکہ میں سنا ہے، یہ وہ محفلیں ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے، رسول کریم ﷺ پر درود شریف بھیجا جاتا ہے، یہ وہ محفلیں ہیں جس میں خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندے امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقاصد کی باتیں ہوتی ہیں، دین کو دنیا میں پھیلانے کی باتیں ہوتی ہیں۔ ہمارا ایمان ہے یہ وہی محفلیں ہیں جس کا ذکر اس حدیث میں ہوا ہے۔ ان اجتماعات کی جو برکات ہیں اس کے متعلق ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت میں یہ اجتماعات اور جلسے محض تربیتی مقاصد کیلئے ہوتے ہیں اور ان کے ذریعہ احباب کو نیکی کی باتیں سننے کا موقع ملتا ہے، باجماعت نمازوں اور دعاؤں کی توفیق ملتی ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے ارشادات سن کر بعض اوقات ایسی قلبی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جو انسان کی کایا پلٹ دیتی ہے اور اسے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے اور نیک اعمال بجالانے کی ترغیب دیتی ہے۔ اس لئے ان اجتماعات کو خدا کا فضل سمجھ کر ان میں پوری تیاری کے ساتھ اور پھر بھرپور رنگ میں استفادہ کرنے کی نیت سے شامل ہونا چاہیے۔ پھر حضور

مجلس انصار اللہ نے انصار کی عمر کے افراد سے کیا توقعات کی ہیں اور پھر بعد کے خلفاء احمدیت نے انصار کی عمر کے لوگوں سے کیا توقعات کی ہیں اور پھر اگر ہم مذہب کی تاریخ میں پیچھے چلے جائیں تو انصار نے کیا کیا کام کئے ہیں اور سب سے بڑھ کر پھر قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے جو انصار کے ذمہ کام لگایا ہے، پھر جنہوں نے خود انصار ہونے کا اعلان کیا، ان انصار کا ذکر قرآن کریم میں فرمایا ہے، جنہوں نے یہ کہا کہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ!

تو دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع میں (جو انصار کی عمر کو پہنچ چکا ہے) ہم سب کو، جو آج اس بابرکت محفل میں شامل ہیں، انصار اللہ کی ذمہ داریوں کے مطابق اس اجتماع کی غرض و غایت اور مقاصد کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔ ہمارے اجتماعات، جلسے، اجلاسات وہ محفلیں ہیں جن کا ذکر ہمیں مختلف احادیث مبارکہ میں ملتا ہے، رسول کریم ﷺ نے ایک جگہ فرمایا: کہ اے لوگو جنت کے باغوں میں چرنے کی کوشش کیا کرو! صحابہؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ جنت کے باغ کیا ہیں، ان سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ذکر کی مجالس جنت کے باغ ہیں۔ اسی طرح ایک اور موقع پر فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے گھومتے رہتے ہیں اور انہیں ذکر کی مجالس کی تلاش رہتی ہے، جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور اپنے پروں سے اس کو ڈھانپ لیتے ہیں، ساری فضا ان کے سایہ سے مامور ہو جاتی ہے پھر وہ خدا کی طرف جاتے ہیں اور سب کیلئے بخشش کی سفارش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں بخش دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ انہیں سب کچھ دیا جو انہوں نے





فرماتے ہیں: بالعموم آپ میں سے ہر ایک اپنے گھر کا سربراہ اور نگران ہے، اس

لحاظ سے جو کچھ آپ نے کرنا ہے اور جس طرز پر آپ نے زندگی گزارنی ہے اس کے اثرات آگے آپ کی اولاد در اولاد پر بھی پڑیں گے، میں کئی بار مختلف ممالک کے اجتماعات پر پیغام بھجو کر یا خود حاضر ہو کر اپنی تقریروں میں آپ کو آپ کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلا چکا ہوں جن میں سے سب سے بنیادی ذمہ داری نمازوں کی پابندی اور تلاوت قرآن کریم میں باقاعدگی پیدا کرنے سے تعلق رکھتی ہے، آپ سب عمر کی پختگی کے اس دور سے گزر رہے ہیں جو دوسروں کیلئے ایک مثالی اور نمونے کی زندگی کا دور ہوتا ہے۔ پس آپ اپنی ذمہ داریوں کو پہچانیں، نیک نمونے قائم کریں اور نیکی کی باتوں کا اپنے گھروں میں آئندہ نسلوں کو درس دیتے رہیں۔ ان اجتماعات کا ایک مقصد تقویٰ کا حصول بھی ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقویٰ کے متعلق فرمایا کہ تقویٰ کیا ہے؟ ہر قسم کی بدی سے اپنے آپ کو بچانا۔ پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابرار کیلئے پہلا انعام شربت کافوری ہے، اس شربت کے پینے سے دل برے کاموں سے ٹھنڈے ہو جاتے ہیں، پھر ایک اور جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: تقویٰ ہر ایک عمل کی جڑ ہے، جو اس سے خالی ہے وہ فاسق ہے، تقویٰ سے زینت اعمال پیدا ہوتی ہے اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب ملتا ہے، اسی کے ذریعے انسان اللہ تعالیٰ کا ولی بن جاتا ہے، سو یہ ایک نعمت ہے کہ ولیوں کو خدا تعالیٰ کے فرشتے نظر آتے ہیں، آئندہ کی زندگی محض ایمانی ہے لیکن ایک متقی کو آئندہ کی زندگی یہیں دکھائی جاتی ہے، انہیں اسی زندگی میں خدا ملتا

ہے، اور نظر آتا ہے۔
انصار بھائیو! جیسا کہ میں نے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے الفاظ میں ان اجتماعات کی اہمیت و برکات آپ کے سامنے رکھیں، ہماری یہ بھی خوش قسمتی ہے کہ پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہماری درخواست پر اجتماع کے موقع پر خصوصی پیغام ارسال فرمایا ہے، اب خاکسار آپ کے سامنے وہ پیغام جو حضور انور نے خاص طور پر انصار اللہ جرمنی کے نام بھیجا ہے پڑھے گا۔ اس امید، اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پیغام کے ایک ایک لفظ کو سمجھنے، اس پر نہ صرف خود عمل کرنے کی توفیق دے بلکہ اپنی نسلوں کو بھی اس پر عمل کروانے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔ اس پیغام کا بہت گہرا تعلق تقویٰ اور عہد بیعت کے ساتھ ہے، آج بھی ہم نے ایک عہد دہرایا ہے، یاد رکھیں کہ مومن کی یہ بھی ایک نشانی ہے کہ وہ اپنے عہدوں کی پاسداری کرتا ہے اور ہم وہ مومن ہیں جو سال میں کئی بار اپنے اس عہد کو دہراتے ہیں، اب خاکسار آپ کے سامنے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ پیغام جو خاص طور پر اس اجتماع کیلئے حضور نے بھجوایا ہے، وہ رکھتا ہے۔

”حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مجلس انصار اللہ جرمنی کے لئے بھجوایا گیا خصوصی پیغام اس شمارہ کے آغاز میں ملاحظہ فرمائیں۔“





باہمی اخوت و محبت

طاہر احمد صاحب مربی سلسلہ

کے وجود کو جبل اللہ قرار دیتے ہوئے فرمایا:

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ۚ وَادْكُرُوا اللَّهَ عَلَيْهِمْ إِذْ كُنْتُمْ
أَعْدَاءَ فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ
مِّنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُم مِّنْهَا ۚ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٠٣﴾

آل عمران: (104)

یعنی ”اور تم سب (کے سب) اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پرانہ مت
ہو اور اللہ کا احسان جو (اس نے) تم پر (کیا) ہے یاد کرو کہ جب تم (ایک
دوسرے کے) دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی جس کے
نتیجہ میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے ایک گڑھے
کے کنارہ پر تھے مگر اس نے تمہیں اس سے بچالیا۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے
اپنی آیات کو بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔“ پھر فرمایا:

وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ ۚ لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ ۚ
لَكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

(سورہ انفال: 64)

یعنی ”اور اس نے ان کے دلوں کو آپس میں باندھ دیا۔ اگر تو وہ سب کچھ خرچ
کر دیتا جو زمین میں ہے تب بھی تو ان کے دلوں کو آپس میں باندھ نہیں سکتا
تھا۔ لیکن یہ اللہ ہی ہے جس نے ان (کے دلوں) کو باہم باندھا۔ وہ یقیناً کامل

انبیاء علیہم السلام کی بعثت سے قبل کے معاشرے باہمی انتشار، عداوت اور جھگڑوں
کا شکار ہوتے ہیں۔ لوگ باہم دست و گریبان ہوتے ہیں۔ معمولی معمولی باتوں
پر جھگڑے اور دشمنیاں ایسی کہ ختم ہونے کا نام نہیں لیتیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی
سنت کے مطابق ان لوگوں کی ہدایت کے لئے انبیاء کو مبعوث فرماتا رہا تاکہ وہ
الہی نور کے ذریعہ بنی نوع انسان کو آگ کے گھڑے سے بچاتے ہوئے انہیں
باہمی محبت و اخوت کی لڑی میں پرو دیں۔ اس لحاظ سے جو شخص بھی اپنے آپ کو
ان انبیاء سے جوڑتا رہا اسے اللہ تعالیٰ نے جو انعامات عطا فرمائے ان میں سے
ایک عظیم الشان انعام یہ تھا کہ وہ اخوت، بھائی چارے اور ایک لازوال محبت
و مودت کے رشتہ میں بندھ گیا۔ اللہ تعالیٰ ان انبیاء کی بدولت ان کے دلوں کو
نہ صرف کینہ، بغض، نفرت اور باہمی عداوت سے پاک کرتا ہے بلکہ ان کے دل
باہمی محبت اور پیار سے بھر جاتے ہیں۔ اس نمونے کو اگر اس دنیا میں دیکھنا ہو تو
سب سے عظیم الشان نمونہ ہمیں ہمارے آقا و مولا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ
کے وجود میں نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سراج منیر قرار دیا، روشن چمکتا
ہوا سورج، کہ جس کے مقابلے پر کوئی دوسرا سورج روشن نہیں۔ ہم دیکھتے ہیں
کہ نبی کریم ﷺ کی آمد کے ساتھ اللہ تعالیٰ عرب جیسے بگڑے ہوئے معاشرے
میں محبت اور اخوت اور مودت کا ایسا عظیم الشان انقلاب پیدا کرتا ہے، ایسا عجیب
معجزہ دکھاتا ہے کہ جس کی نظیر کسی دوسری جگہ نہیں ملتی۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ

ڈالنے والے اور بے گناہ لوگوں پر تہمت لگانے والے ہیں۔ (ترغیب و ترہیب جلد مطبوعہ کتاب الادب الترغیب فی الخلق) پیارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید ارشاد فرمایا: ”مومن محبت کرنے والا ہوتا ہے اور اس سے محبت کی جاتی ہے۔ جو لوگ دوسروں سے محبت نہیں کرتے اور نہ ان سے محبت کی جاتی ہو ان میں کوئی بھلائی نہیں“

(تاریخ ابن عساکر جلد 3، ص 22، من اسمہ اسماعیل)

تمام مسلمان باہم بھائی بھائی ہیں۔ ایک بھائی دوسرے بھائی سے طبعاً محبت کرتا ہے۔ اور اخوت دراصل وہ بھائی چارہ ہے جس کی بنیاد مسلمانوں کی آپس میں محبت اور خیر خواہی پر استوار ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ اِخْوَةٌ فَاصْلِحُوا بَيْنَ اَخْوَانِكُمْ وَ اتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (سورۃ الحجرات: 11) یعنی ”مومن تو بھائی بھائی ہی ہوتے ہیں۔ پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کروایا کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔“ اگر دو مومن بھائیوں کے درمیان ناراضگی یا رنجش پیدا ہو جائے تو ضروری ہے کہ صلح کرنے میں جلدی کی جائے۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین راتوں سے زیادہ قطع تعلق رکھے اور یہ کہ وہ راستے میں ایک دوسرے سے ملیں تو منہ پھیر لیں۔ ان دونوں میں سے بہترین وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

(الادب المفرد للبخاری، باب من بدا بالسلام)

ایک دفعہ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ میں کسی بات پر تکرار ہو گئی تو حضرت ابو بکرؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھوڑی دیر بعد حضرت عمرؓ بھی چلے آئے۔ حضرت عمرؓ عرض کرتے تھے یا رسول اللہ ﷺ! زیادتی میری

غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔“ چنانچہ یہ الفت و محبت خدا کے خاص احسان اور اس کے فضل سے پیدا ہوتی ہے۔

عرب کے وحشی جو گوبر کی مانند تھے، جو بدلہ لینا اپنا فرض سمجھتے تھے، جب آنحضرت ﷺ پر ایمان لاتے ہیں تو آپ کی تربیت کے نتیجہ میں وہ گوبر سونے کی ڈلی کی مانند چمکنے لگتا ہے۔ نسل در نسل پرانی دشمنیوں کو بھول کر محبت اور اخوت کے رشتہ میں پروئے جاتے ہیں۔ ایسی شاندار ان کی تربیت ہوتی ہے کہ عرش کا خدا ان کے بارے میں گواہی دیتے ہوئے فرماتا ہے۔ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ اَشِدَّاءُ عَلٰى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ (الفتح: 30) یعنی یہ اصحاب رسول ﷺ کفار کے مقابلہ میں تو بہت سخت ہیں تاہم آپس میں الفت و محبت اور رحمت و شفقت کے پیکر ہیں۔ اوس اور خزرج کی پشتہا پشت کی دشمنیاں ختم ہو جاتی ہیں اور وہ محبت و الفت کے رشتہ میں بندھ جاتے ہیں۔ پھر آنحضرت ﷺ کی برکت سے مہاجرین مکہ اور انصار مدینہ کے درمیان مواخات دنیا کے تمام مسلمانوں کے لیے ایک اعلیٰ عملی نمونہ ہے۔ انصار صحابہؓ اپنے باغات مہاجرین کو پیش کر دیتے ہیں اور رشتوں، حتیٰ کہ وراثت تک میں انہیں حصہ دار بنانے کے ارادے کر لیتے ہیں۔

ہمارے پیارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باہمی اخوت و بھائی چارے اور الفت و محبت بڑھانے کی بارہا تاکید کی ہے، چنانچہ ایک مقام پر ارشاد فرمایا: حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”تم میں سے سب سے زیادہ میرے محبوب وہ ہیں جو بہترین اخلاق کے حامل ہوں، نرم خو ہوں، وہ لوگوں سے انس رکھتے ہوں اور لوگ ان سے مانوس ہوں اور تم میں سب سے زیادہ مبغوض میرے نزدیک چغل خور، دوستوں کے درمیان جدائی





تھی اور حضرت ابو بکرؓ کہتے کہ نہیں مجھ سے زیادتی ہوئی۔

(بخاری کتاب المناقب باب قول النبی ﷺ وکنت متغذ خلیلاً)

بھی رنگ آپ ﷺ کے عاشق صادق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہؓ نے اپنایا۔ حضرت میر ناصر نواب صاحبؒ میں سیرت صدیقی کا یہ وصف نمایاں تھا کہ ناراضگی کی صورت میں صلح میں پہل کرتے تھے اور ہمیشہ بغض و کینہ سے اپنا سینہ صاف رکھتے تھے۔ حضرت یعقوب علی عرفانی صاحبؒ بیان کرتے ہیں کہ وہ تعلیم الاسلام سکول کے ہیڈ ماسٹر اور حضرت میر صاحب ناظم تھے۔ کسی معاملہ پر اختلاف ہو گیا مگر حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؒ کے سمجھانے پر عرفانی صاحب نے میر صاحب سے معذرت کا ارادہ کر لیا۔ اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ خود حضرت میر صاحب تشریف لائے اور باوازا بلند السلام علیکم کہہ کر عرفانی صاحب سے بغل گیر ہو کر صلح میں پہل کر دکھائی۔

(حیات ناصر صفحہ 22)

اسی طرح حضرت امام حسنؒ اور امام حسینؒ میں کسی بات پر جھگڑا ہو گیا۔ دراصل امام حسینؒ کی زیادتی تھی اور امام حسنؒ حق پر تھے۔ دوسرے دن صبح ہی حضرت امام حسنؒ امام حسینؒ کی طرف دوڑے جا رہے تھے۔ کسی نے دیکھا تو دریافت کیا، کیوں جا رہے ہیں۔ حضرت امام حسنؒ نے جواب دیا حسینؒ سے معافی مانگنے۔ اس نے کہا زیادتی تو ان کی تھی تو جواب دیا کہ اسی لئے تو میں جلدی کر رہا ہوں کہ وہ مجھ سے پہلے معافی نہ مانگ لے اور اس طرح دنیا میں بھی مجھ پر زیادتی کر کے پھر آخرت میں بھی مجھ سے آگے بڑھ جاوے اور میں دنیا و آخرت میں پیچھے رہ جاؤں۔

(خطبات محمود جلد 7 صفحہ 87)

دوسروں کا بھی فرض ہے کہ وہ صلح کروانے میں مدد کریں نہ کہ ناراضگی بڑھانے میں منفی کردار ادا کریں۔ صلح کروانے والے کی بڑی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ صلح کروانے والا جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ ایک موقع پر فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں جو فرائض یعنی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ سے بھی زیادہ افضل ہے۔ اور فرمایا کہ وہ لوگوں کے درمیان صلح کروانا ہے۔ مسلمان نہ صرف یہ کہ بھائی بھائی ہیں بلکہ بحیثیت انسان سب برابر ہیں۔ بے جا تفاخر کا دروازہ اسلام نے بند کر دیا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے اس بات کو واضح کرتے ہوئے فرمایا، ”اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے۔ خبردار عربی کو تمہارے عجمی پر یا عجمی کو عربی پر اور سرخ کو سیاہ پر یا سیاہ کو سرخ پر کوئی برتری نہیں۔ بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔“

باہمی محبت و اخوت قیامت کے دن چہرے منور کرنے اور خوشحالی کا باعث ہوگی۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے بندوں میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو نہ تو پیغمبر ہیں اور نہ ہی شہید لیکن ان کی قسمت پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔“ صحابہ کرامؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ کون لوگ ہیں؟ آپؐ نے جواب دیا، ”یہ وہ لوگ ہیں جو بغیر کسی غرض کے محض اللہ کی رضا کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! ان کے چہرے چمک رہے ہوں گے اور وہ بلند مرتبہ پر ہوں گے۔ انہیں کوئی ڈر نہ ہوگا جب کہ لوگ غم زدہ ہوں گے۔“

(سنن ابی داؤد ابواب الإجارة باب فی الرحمن، حدیث: 3527)

رسول پاک ﷺ نے اخوت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا: ”مؤمنوں کو



آنحضرت ﷺ نے مختلف طریقوں سے ہمیں سمجھایا ہے کہ آپس میں اخوت اور بھائی چارے کی فضا کس طرح پیدا کرنی ہے۔ ایک روایت میں آتا ہے، حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ”جو شخص کسی کی بے چینی اور اس کے کرب کو دور کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے کرب اور اس کی بے چینی کو دور کرے گا اور جو شخص کسی تنگ دست کے لئے آسانی مہیا کرتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کے لئے آسانی اور آرام کا سامان بہم پہنچائے گا۔ اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کے لئے کوشاں رہتا ہے۔“

(ترمذی کتاب البر والصلة باب فی السرة علی المسلم)

وہ امور جو باہمی اخوت و محبت کی راہ میں حائل ہو سکتے ہیں، اسلام نے ان پر کیسی قدغین لگائی ہیں اور مسلم معاشرے سے کس طرح ان چیزوں کو ختم کرنے کی تاکید کی ہے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، حسد نہ کرو، بے رُخی اور بے تعلقی اختیار نہ کرو، باہمی تعلقات نہ توڑو بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔“

(صحیح البخاری کتاب الادب باب الحجرة، حدیث نمبر 6076)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کے لئے بڑھ چڑھ کر بھاؤ نہ بڑھاؤ۔ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو۔ ایک دوسرے سے پیٹھ نہ موڑو۔ یعنی بے تعلقی کا رویہ اختیار نہ کرو۔ ایک دوسرے کے سودے پر سودا نہ

باہم رحم کرنے، باہم محبت کرنے اور باہم شفقت کرنے میں ایک جسم کی مانند دیکھے گا کہ جب ایک عضو بیمار ہو تو تمام جسم اس کی خاطر بے خوابی اور بخار میں اس کے ساتھ شریک ہوتا ہے۔“

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے جلال اور میری عظمت کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔ آج جبکہ میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں۔ میں انہیں اپنے سایہ رحمت میں جگہ دوں۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلة والادب باب فی فضل الحب فی اللہ تعالیٰ حدیث نمبر 6548)

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مقام پر ارشاد فرمایا ”اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بخش دیتا ہے جو ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں مگر ان کی محبت ہر غرض سے پاک ہوتی ہے، ان کی محبت فقط اللہ کے لئے ہوتی ہے۔“ ایک اور موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم لوگ اس وقت تک جنت میں نہیں جا سکو گے جب تک کہ ایمان نہ لے آؤ۔ اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپس میں محبت نہ کرنے لگو۔“

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی افشاء السلام، حدیث: 5193)

اخوت و محبت کو مضبوط اور مستحکم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہ دوسروں کے لئے بھی پسند کرے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: ”تم میں سے کوئی شخص ایماندار نہ ہوگا جب تک اپنے بھائی کیلئے وہ نہ چاہے جو اپنے نفس کیلئے چاہتا ہے۔“

(صحیح البخاری کتاب ایمان باب من ایمان أن یحب لآخره ما یحب لنفسه، حدیث: 13)

لئے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی جو صحابہؓ میں پیدا ہوئی تھی کُنْتُمْ اَعْدَاءَ فَالْتَفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ۔ (آل عمران: 104) یاد رکھو! تالیف ایک اعجاز ہے۔ یاد رکھو! جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے وہ مصیبت اور بلا میں ہے اس کا انجام اچھا نہیں..... یاد رکھو بغض کا جُدا ہونا مہدی کی علامت ہے اور کیا وہ علامت پوری نہ ہوگی؟ وہ ضرور ہوگی۔ تم کیوں صبر نہیں کرتے۔ جیسے طبی مسئلہ ہے کہ جب تک بعض امراض میں قلع قمع نہ کیا جاوے، مرض دفع نہیں ہوتا۔ میرے وجود سے انشاء اللہ ایک صالح جماعت پیدا ہوگی۔ باہمی عداوت کا سبب کیا ہے؟ بخل ہے، رعونت ہے، خود پسندی ہے اور جذبات ہیں۔... ایسے تمام لوگوں کو جماعت سے الگ کر دوں گا جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پاسکتے اور باہم محبت اور اخوت سے نہیں رہ سکتے۔ جو ایسے ہیں وہ یاد رکھیں کہ وہ چند روزہ مہمان ہیں۔ جب تک کہ عمدہ نمونہ نہ دکھائیں۔ میں کسی کے سبب سے اپنے اوپر اعتراض لینا نہیں چاہتا۔ ایسا شخص جو میری جماعت میں ہو کر میرے منشاء کے موافق نہ ہو، وہ خشک ٹہنی ہے۔ اُس کو اگر باغبان کاٹے نہیں تو کیا کرے۔ خشک ٹہنی دوسری سبز شاخ کے ساتھ رہ کر پانی تو چوستی ہے، مگر وہ اُس کو سر سبز نہیں کر سکتی، بلکہ وہ شاخ دوسری کو بھی لے بیٹھتی ہے۔ پس ڈرو۔ میرے ساتھ وہ نہ رہے گا جو اپنا علاج نہ کرے گا۔“

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 336۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”دیکھو وہ جماعت جماعت نہیں ہو سکتی جو ایک دوسرے کو کھائے اور جب چار

کر و بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔ مسلمان اپنے بھائی پر ظلم نہیں کرتا۔ اُس کی تحقیر نہیں کرتا۔ اُس کو شرمندہ یا رُسوا نہیں کرتا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تقویٰ یہاں ہے۔ یہ الفاظ آپ ﷺ نے تین دفعہ دہرائے۔ پھر فرمایا۔ انسان کی بدبختی کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقارت کی نظر سے دیکھے۔ ہر مسلمان کا خون، مال اور عزت اور آبرو دوسرے مسلمان پر حرام اور اُس کے لئے واجب الاحترام ہے۔

(صحیح مسلم کتاب البر، حدیث نمبر 6541)

اب آنحضرت ﷺ کی پیٹنگویوں کے مطابق امام زمانہ کا ظہور ہو چکا۔ وہ حضرت محمد ﷺ کے روز کامل ہیں اور آنحضرت ﷺ کی تعلیم کو از سر نو زندہ کرنے کے لئے مبعوث کئے گئے ہیں۔ آپ کے آنے کے دو بڑے مقاصد ہیں ایک یہ کہ دنیا کی محبت ٹھندی پڑ جائے اور لوگوں کے دل خدا کی محبت سے بھر جائیں دوسرا یہ کہ بنی نوع انسان کے درمیان محبت و اخوت کا رشتہ قائم ہو جائے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”تم باہم اتفاق رکھو اور اجتماع کرو۔ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہی تعلیم دی تھی کہ تم وجود واحد رکھو ورنہ ہوا نکل جائے گی۔ نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑے ہونے کا حکم اسی لئے ہے کہ باہم اتحاد ہو۔ برقی طاقت کی طرح ایک کی خیر دوسرے میں سرایت کرے گی۔ اگر اختلاف ہو، اتحاد نہ ہو تو پھر بے نصیب رہو گے... میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں اول خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے



پر عمل کیا جائے۔ اپنے بھائیوں کے حقوق ادا کئے جائیں اور یوں اللہ کا پیار بھی حاصل کیا جائے اور جہاں ہم اس طرح اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کر رہے ہوں گے وہاں آپس کی محبت اور پیار اور ایک دوسرے کا خیال رکھنے کی وجہ سے آپس میں مضبوط بندھن میں بندھ رہے ہوں گے۔ اور جب ہم اس طرح بندھے ہوں گے اور اللہ کی رشتی کو تھامے ہوئے اس کے احکامات پر عمل کر رہے ہوں گے تو ہمارا ایک رعب قائم ہوگا جو مخالفین کے ہر حملے سے ہمیں محفوظ رکھے گا۔ ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارا جماعتی وقار بھی جاتا رہے گا اور تمہارے اندر بزدلی بھی پیدا ہو جائے گی۔ جیسا کہ فرمایا وَ أَطِيعُوا اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَ تَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَ اضْطُرُّوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ (الانفال: 47) اور اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور آپس میں مت جھگڑو ورنہ تم بزدل بن جاؤ گے اور تمہارا رعب جاتا رہے گا۔ اور صبر سے کام لو یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔“

(خطبات مسرور جلد سوم صفحہ 520)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ”جماعت میں مضبوطی پیدا کرنے کے لئے ہر قسم کی ناراضگیوں کو دور کر کے محبت اور بھائی چارے کی فضا پیدا کریں۔ ایک دوسرے کو معاف کرنا سیکھیں۔ اس سے خدا سے تعلق مزید مضبوط ہوگا اور مزید نیکیاں اختیار کرنے اور برائیاں چھوڑنے کی توفیق ملے گی۔“ ”اس کوشش میں رہنا چاہیے کہ آپس میں محبت اور اخوت کی فضا پیدا ہو، بھائی چارے کی فضا پیدا ہو۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں ایک دوسرے کے لئے ایک نمونہ بن جائیں۔ تو تقویٰ کا اعلیٰ معیار تبھی قائم ہو سکتا ہے جب پیار، محبت اور عاجزی اور ایک دوسرے کی خاطر قربانی کی روح پیدا ہو۔ کیونکہ جس میں اپنے بھائی کے لئے محبت نہیں اس میں تقویٰ بھی نہیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جون 2005ء)

ہمارا Love for all Hatred for none کا نعرہ محض غیروں کیلئے نہیں بلکہ اس کا آغاز دراصل دینی بھائیوں سے ہونا چاہئے۔ تب ہی ہم اس محبت کو پوری دنیا پر محیط کرنے کے سچے دعویدار ہو سکتے ہیں۔ اللہ کرے کہ ہم آپس کے تعلقات میں محبت و مودت کے جذبات اور ایک دوسرے کے لئے رحم کو بڑھانے والے ہوں۔ ہم وہ جماعت بن جائیں جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواہش تھی، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں آپ علیہ السلام ہمیں بنانا چاہتے تھے۔ تاکہ جماعت احمدیہ دنیا کے امن کی بھی ضامن بن جائے۔ آمین

مل کر بیٹھیں تو ایک اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں اور نکتہ چینیاں کرتے رہیں اور کمزوروں اور غریبوں کی حقارت کریں اور ان کو حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ ایسا ہر گز نہیں چاہئے بلکہ اجتماع میں چاہئے کہ قوت آجائے اور وحدت پیدا ہو جاوے جس سے محبت آتی ہے اور برکات پیدا ہوتے ہیں۔“

(ملفوظات جلد سوم، صفحہ 347)

”اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا، مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں محبت اور اخوت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ، کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔ اللہ تعالیٰ سے سچی صلح پیدا کرو اور اس کی اطاعت میں واپس آ جاؤ۔۔۔۔۔ ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔“

(ملفوظات جلد اول، صفحہ 266 تا 268)

”تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تدلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فرہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فرہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بد قسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بد بخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔“

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 49، صفحہ 12، 13)

حضرت مصلح موعودؑ فرماتے ہیں: جس طرح لوہا اور مقناطیس الگ نہیں رہ سکتے اس طرح دو مومن بھی الگ نہیں رہ سکتے اگر کبھی کوئی تنازع ہو بھی جائے تو جلد سے جلد صفائی کی کوشش کرنی چاہئے۔ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شخص پہلے صلح کرے وہ پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل کیا جائے گا۔

(خطبات محمود جلد 7، صفحہ 87)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ”احسان کا تقاضا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رشتی کو مزید مضبوطی سے پکڑتے ہوئے اس کے حکموں



خلافت سے وابستگی

شمشاد احمد قمر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی

کر جاتیں ہیں، وفا نہیں ملتی۔ اگر ان دنیاوی چیزوں کی لسٹ بنائی جائے، جن کے پیچھے انسان ساری زندگی گزار دیتا ہے، تو عہدہ، دولت اور اولاد یہ پہلے تین نمبر پر آتے ہیں۔ یہاں میں جماعتی عہدے کا ذکر نہیں کر رہا، جو دراصل خدمت ہے، یہاں میں دنیاوی عہدہ کی بات کر رہا ہوں جو ایسی چیز ہے جس کے لئے انسان اپنی غیرت، اپنا ضمیر، اپنی عزت نفس ہر چیز چھوڑ دیتا ہے۔ یاروں دوستوں کو چھوڑ دیتا ہے، عزیزوں رشتہ داروں کو بھول جاتا ہے۔ اور جب یہ عہدہ حاصل ہوتا ہے تو بڑے بڑے عہدیداروں کو، وزیروں کو، مشیروں کو، بیورو کریٹس کو ہم نے فرعون اور نمرود بننے دیکھا ہے۔ لیکن یہی عہدہ جب ان سے بے وفائی کرتا ہے، جب ان کے پاس یہ عہدہ نہیں رہتا تو ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا۔ ہمارے سامنے کئی نظارے ہیں، چشم فلک نے یہ نظارہ دیکھا کہ بھٹو جیسا مغرور حکمران بے بسی کے عالم میں پھانسی کے پھندے سے جھول رہا ہے، اس کو بچانے والا کوئی نہیں ہے۔ ضیاء الحق جیسے متکبر اور مکار ڈکٹیٹر کے چھتھرے ہوا میں اڑا دیئے جاتے ہیں، اس کو بچانے والا کوئی نہیں ہوتا۔ آج کل کے سیاستدانوں کو بھی دیکھ لیں، بڑے بڑے عہدے رکھنے والے بیوروکریٹس ہوں یا سیاستدان ہوں یا ان کے ساتھی ہوں۔ یہ محلوں میں رہنے والے جب عہدے ان سے بے وفائی کرتے ہیں تو عدالتوں کے باہر گندے تھڑوں اور اینٹوں پہ بیٹھے نظر آتے ہیں۔ یہ ہے دنیاوی عہدہ، جس کے پیچھے ہم بھاگتے ہیں۔ رہی بات دولت کی تو بڑے بڑے ارب پتی لوگوں کو پیسے کا محتاج

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۱﴾ وَ الْعَصَا ﴿۲﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ﴿۳﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿۴﴾ (سورۃ العصر)

جیسا کہ ابھی آپ نے سماعت فرمایا ہے، خاکسار کو خلافت سے وابستگی اور انصار اللہ کی ذمہ داریوں کے حوالہ سے آپ دوستوں کے سامنے کچھ عرض کرنے کا ارشاد ہوا ہے۔ ایک وکیل اپنے دوست کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ان کا اپنے والد کے ساتھ کوئی جھگڑا تھا جائیداد کا، تو اس حوالہ سے ان کے درمیان جو بھی فیصلہ ہوا، اس کے مطابق میں اس دوست کے ساتھ اس کے والد کے گھر گیا، والد ملے، اندر گئے چیک بک اٹھا کر لائے ستر لاکھ کا چیک کاٹا اور اپنے اس بیٹے کو دیتے ہوئے کہنے لگے کہ یہ پکڑو اور یہاں سے چلے جاؤ۔ آج کے بعد مجھے اپنی شکل نہیں دکھانا۔ وکیل صاحب کہتے ہیں کہ وہ فلساز تھا، اس کے بعد اس نے بڑی دولت کمائی، پیسہ کمایا لیکن وہ فوت ایسی حالت میں ہوا کہ وفات کے وقت، تدفین کے وقت اس کی اولاد میں سے بھی کوئی اس کے پاس موجود نہیں تھا۔ اس کے دوستوں نے، محلے داروں نے، دیگر جو افراد تھے انھوں نے اس کی تدفین کی، وکیل صاحب کہتے ہیں کہ اس کے بعد ساری زندگی میرے دل میں دولت کی خواہش پیدا نہیں ہوئی، دولت سے نفرت ہو گئی کہ یہ کیسی چیز ہے جو رشتے توڑ دیتی ہے، بے وفا چیز ہے۔ انسان ساری زندگی مختلف چیزوں کے حصول کے لیے کوشش کرتا رہتا ہے، ان کے پیچھے بھاگتا رہتا ہے لیکن وہ چیزیں بے وفائی

کی اطاعت کی ہوتی (الاحزاب: 67)، یَلَيَّتَنِي اَتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيْلًا؛ اے کاش میں نے وہ راستہ اختیار کیا ہوتا جو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھیوں کا راستہ تھا (الفرقان: 28)، یَلَيَّتَنِي كُنْتُ مَعَهُمْ فَافْزَوْا فَوْزًا عَظِيْمًا؛ اے کاش میں بھی رسول ان کے ساتھیوں کے ساتھ ہو جاتا تو میں بھی آج کامیاب اور کامران ہو جاتا (النساء: 74)، یَلَيَّتَنِي لَمْ اَشْكُ بِرَبِّيْ اَحَدًا؛ اے کاش میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا (الکہف: 43)۔ قرآن کریم پڑھتے جائیں تو جگہ جگہ آپ کو یہ حسرتیں نظر آئیں گی۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ آج ہم عمر کے اس حصہ میں آگئے ہیں جہاں اب ہمارے اور اس (قبر کی) حقیقت کے درمیان فاصلہ دن بدن کم ہوتا جا رہا ہے بلکہ نہ ہونے کے برابر رہ گیا ہے۔ ویسے تو انسانی زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے کہ اگلا سانس آئے یا نہ آئے تاہم جیسے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ جب انسان بچہ ہوتا ہے تو اس کے سامنے ایک اُمید ہوتی ہے کہ میں نے ابھی جوان ہونا ہے، جوان ہوتا ہے تو اس کو اُمید ہوتی ہے کہ ابھی عمر پڑی ہے، میں نے ابھی بوڑھا ہونا ہے اور جب ہماری عمر میں آجائے تو ہمارے سامنے کون سی امید باقی ہے؟ اگر اب بھی ہم اپنی آنکھیں نہ کھولیں، اپنے کان نہ کھولیں، اب بھی ہم اپنے اعمال پر نظر نہ کریں، اب بھی ہم وہ راستہ تلاش نہ کریں جو رسول کے ساتھ جانے والا راستہ ہے، کون سے وہ دوست ہیں جو خلافت کے ساتھ وابستہ کرنے والے ہیں، کون ہیں جو خلافت کے احکامات کی خلاف ورزی کر رہے ہیں اور ہمیں بھی اس راستے پر لگا دیں گے تو کب جاگیں گے، یہ آج ہمارے سوچنے کی بات ہے۔ اس لئے کہ ہمارے سامنے اب سوائے قبر کے کچھ نہیں ہے، صرف قبر کا اندھیرا ہے، روشنی اگر ہوگی تو خدا تعالیٰ کے نور سے ہوگی۔ روشنی اگر ہوگی تو خدا تعالیٰ کے نبیوں کی عطا کردہ شریعت کے نور سے ہوگی۔ اور یہ روشنی جو اللہ کا نور ہے، اَللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کہ اللہ زمین و آسمان کا نور ہے۔ اس نور کی روشنی ہمیں انبیاء کے ذریعہ سے ملتی ہے اور خلفاء کی چھنی جب اس نور کے اوپر چڑھتی ہے تو وہ اس روشنی کو دُور تک پہنچاتی ہے۔ جب ہم قرآن کریم پڑھتے ہیں، احادیث نبوی ﷺ کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں فتنے اس طرح آئیں گے جیسے ایک موتیوں کی لڑی ٹوٹی ہے اور ایک کے بعد دوسرا موتی زمین پر گرنا چلا جاتا ہے، جب فتنوں کے منہ کھلیں گے تو اسی طرح ایک کے بعد ایک فتنہ کھلتا چلا جائے گا۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے اس آخری زمانہ کے متعلق فرمایا تھا کہ دو ہی طریقے ہیں اس وقت ایک مہدی اور مسیح مبعوث ہو گا، اس کے ساتھ چمٹ جانا اور اس کی بیعت کرنا خواہ تمہیں برف کے پہاڑوں سے کہنیوں کے بل گھسٹے ہوئے بھی جانا پڑے اور دوسرا خلافت علیٰ منہاج النبوة کی پیشگوئی فرمائی تھی کہ پھر اللہ تعالیٰ نبوت کے بعد خلافت قائم کرے گا۔ اور آنحضور ﷺ نے تاکید فرمائی تھی کہ فَإِنْ رَأَيْتَ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةَ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ فَإِنْ نَهَكَ جِسْمَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ۔ (مسند احمد بن حنبل۔ احادیث

ہوتے دیکھا ہے، مالکوں کو نوکر بننے اس دنیا میں دیکھا جاسکتا ہے اور بڑے بڑے چودہری اور نواب فائلوں کے صفحات میں گم ہو کر رہ جاتے ہیں۔ لیکن دولت کسی کی بنی نہیں ہے۔ اور آج جنہوں نے ملک کی دولت لوٹی، عوام کی دولت لوٹی، اس دولت نے ان کو کس طرح بے چین کیا ہوا ہے آپ کے سامنے ہے۔ رہی اولاد، اولاد کو سکھ دینے کے لئے باپ ہر قسم کے دکھ اٹھاتا ہے، بہت محنت و مشقت کرتا ہے، مزدوری کرتا ہے۔ ان کے منہ میں نوالہ ڈالنے کے لیے اپنا ضمیر تک بچ دیتا ہے۔ لیکن وہی اولاد جب جوان ہوتی ہے تو کبھی نظر آتی ہے کہ اباجی کے لئے دعا کریں اللہ ان کی مشکل آسان کر دے۔ کیا مطلب؟ مطلب یہ کہ وہ آپ کے رخصت ہونے کی دعا کر اور کروا رہا ہے۔ یہ ہے حقیقت عہدہ کی، دولت کی اور اولاد کی۔ یہ ہے دنیا جس کے پیچھے ہم ساری زندگی گزار دیتے ہیں لیکن وفا نہیں ملتی۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کو ہر انسان اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ ہمیں خدا نے آنکھیں دی ہیں مگر ہم صحیح طریقے سے نہیں دیکھتے، ہمارے کان ہیں لیکن ہم نہیں سنتے، ہمارے دل ہیں لیکن جذبات درست نہیں، ہمارے دماغ ہیں لیکن یہ سمجھ نہیں آتی کہ بالآخر ہم نے بھی اسی راستہ سے گزرنا ہے۔ انسان سب دیکھتے ہوئے، سنتے ہوئے، سمجھتے ہوئے بھی، خیال کرتا ہے کہ نہیں یہ سب کچھ میرے ساتھ نہیں ہوگا۔ میرے ساتھ کیوں نہیں ہوگا؟ میں بڑا اسپیشل آدمی ہوں۔ اور بڑے بڑے وہ لوگ جو اپنے آپ کو اسپیشل سمجھتے رہے وہ کس طرح غائب ہوتے رہے، ان کے ساتھ کیا کچھ ہوتا رہا، اس کے بعد کچھ نہیں ملتا۔ پھر بچتا کیا ہے؟ سامنے قبر کا اندھیرا۔ وہاں اگر روشنی ہو سکتی ہے تو صرف اعمال سے ہو سکتی ہے۔ وہ آپ کے ساتھ رہے گی۔ جو خدا کی خاطر کیا ہے وہ ساتھ جائے گا، وہ اس اندھیری قبر کو روشنی عطا کر سکتا ہے۔ جب انسان وہاں پہنچتا ہے تو اس کی حالت یہ ہوتی ہے کہ سینکڑوں حسرتیں اور آرزوئیں اس کے دل میں رہ جاتی ہیں۔ پھر وہ اس نالائق طالب علم کی طرح جو کمرہ امتحان میں اپنے سامنے پرچہ دیکھ کر یہ سوچ رہا ہوتا ہے کہ کاش میں پڑھ لیتا، کاش میں غفلت میں سال ضائع نہ کرتا، کاش میں یہ سوال بھی دیکھ لیتا، کاش میں وہ سوال بھی پڑھ لیتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کے دل میں خواہشیں اٹھتی ہیں کہ کاش اس طرح ہو جائے، کاش اس طرح ہو جائے۔ انسان کی کتنی ہی آرزوئیں ہیں، کتنی ہی حسرتیں ہیں جن کا ذکر قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے، فرمایا کہ وہاں انسان کہے گا: یَلَيَّتَنِي كُنْتُ ثَرِيًّا؛ اے کاش میں مٹی ہو چکا ہوتا (النساء: 41)، یَلَيَّتَنِي قَدْ مَتَّ لِحَيَاتِي؛ اے کاش میں نے اپنی آخرت کی زندگی کے لئے بھی کچھ آگے بھجا ہوتا (الفجر: 25)، یَلَيَّتَنِي لَمْ أُؤْتِ كِتَابِيَهٗ؛ اے کاش مجھے یہ میرا اعمال نامہ نہ دیا جاتا (الحاقة: 26)، يُوَلِّتُنِي لَيَّتَنِي لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا؛ ہائے افسوس، اے کاش میں فلاں شخص کو اپنا دوست نہ بناتا (الفرقان: 29) کہ اس نے مجھے غلط راستہ پر لگائے رکھا اور آج میں کن اندھیروں میں کھو گیا ہوں، يَلَيَّتَنِي اَطَعْنَا اللَّهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلًا؛ اے کاش ہم نے اللہ کی اور اللہ کے رسول



کا وعدہ ان لوگوں سے ہے جو ایمان اور عمل صالح کرتے ہیں تو ایمان اور عمل صالح کرنے والوں کا جہاں بھی قرآن میں ذکر ہے وہاں خلافت کا ذکر ہے کیونکہ ان کے ساتھ اللہ کا وعدہ ہے کہ خلافت عطا کرے گا اور اللہ وعدہ خلافی نہیں کیا کرتا۔ تو آج کے دور کے لئے یہ چھوٹی سی سورت جو خاکسار نے ابھی آپ کے سامنے تلاوت کی ہے یہ چند الفاظ ہیں لیکن پوری کائنات کا نچوڑ نکال کر اس میں رکھ دیا اور فرمایا وَالْعَصْرُ زمانے کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں، إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ انسان گھائلے میں ہیں لیکن استثناء فرما دیا کہ کچھ انسان ہیں، کچھ لوگ ہیں جو اس گھائلے میں شامل نہیں، وہ کون ہیں۔ فرمایا کہ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۔ کہ وہ جو ایمان رکھتے ہیں اور عمل صالح کرنے والے ہیں۔ تو خلافت کا وعدہ کن سے ہے؟ جو ایمان لاتے ہیں اور عمل صالح کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ بیان فرما رہا ہے کہ اس دور میں جب ساری انسانیت گھائلے میں ہے تو گھائلے سے بچنے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے اس دور میں کہ ایمان اور عمل صالح کرنے والوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ میں نے جن کو خلافت عطا کی ہے ان کے ساتھ جڑ جاؤ۔ اس کو اُس حدیث سے ملا کر دیکھیں کہ فَإِن رَأَيْتَ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةً لِلَّهِ فِي الْأَرْضِ فَالْزَمْنَهُ وَإِن نَهَكَ جَسْمَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ کہ اگر اللہ کے خلیفہ کو دیکھو تو اس کے ساتھ چٹ جانا۔ جتنی مرضی تمہیں قربانی دینی پڑے۔ جان کی، مال کی، یہ سب کچھ کر لینا مگر خلافت کو نہ چھوڑنا۔ یہی ایک واحد انسان کے بچاؤ کا ذریعہ ہے۔ یہی ایک ذریعہ ہے جو اس دنیا میں بھی روشنی عطا فرمائے گا اور آخرت کے اُس اندھیرے کو بھی روشنی میں تبدیل کر دے گا۔

آخری زمانے کے متعلق ہم جانتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے دجال کے آنے کی پیشگوئی فرمائی تھی کہ دجال آئے گا، وہ خدائی کا دعویٰ کرے گا اور اس سے بچنے کا جو علاج بیان فرمایا وہ یہ کہ سورۃ الکہف کی پہلی اور آخری دس آیات کی

رَجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَدِيثُ حَدِيقَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَنِ النَّبِيِّ - حَدِيث نمبر: 23425) کہ اگر زمین میں اللہ کے خلیفہ کو دیکھو تو اس سے چٹ جانا، خواہ تمہیں دُکھ اور تکلیف سے گزرنا پڑے اور تمہارا جسم نوج لیا جائے اور مال چھین لیا جائے تو کسی چیز کی پرواہ نہ کرنا اور خلیفہ وقت کے ساتھ وابستہ رہنا۔ آج ہم شکر ادا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس جماعت میں شامل کیا جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو، زمانے کے امام کو پہچانا، اور ہمیں اس جماعت میں شامل کیا جو خلافت علیٰ منہاج النبوة کی پیٹنگوئی کو پورا ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے اور تجربے سے گزر رہی ہے۔ لیکن اس مقام کے کچھ تقاضے ہیں، اللہ تعالیٰ نے کچھ شرائط رکھی ہیں جنہیں پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ ہماری پہلی ذمہ داری تو یہ ہے کہ ہم خود بھی اپنے نفس کو خلافت کے ساتھ وابستہ رکھیں اور اپنی نسلوں کو بھی خلافت سے وابستہ کرتے چلے جائیں۔ لیکن خلافت کے ساتھ وابستگی کی ذمہ داریاں اور اس کے تقاضے بڑے اہم ہیں اور بڑے باریک ہیں، ان پہ نظر رکھنی بہت ضروری ہے۔ قرآن کریم میں جگہ جگہ اس بات کا ذکر ہے کہ اس زمانے میں بھی اور اس سے پہلے بھی اور بعد میں بھی اگر کامیابی ملے گی تو ان کو ملے گی جو نبوت کے بعد خلافت کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں اور وابستہ کیسے ہونا ہے یہ بھی قرآن کریم نے بیان فرما دیا، اللہ تعالیٰ نے راستہ دکھا دیا۔ خدا نے وعدہ ہی خاص لوگوں سے فرمایا ہے، فرمایا! وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ (التور: 56) کہ اللہ کا وعدہ ہے ان لوگوں کے ساتھ جو تم میں سے ایمان لائیں گے اور عمل صالح کریں گے کہ انہیں خلافت عطا کرے گا۔ اس کے بعد فرمایا کہ تمہیں تمکنت عطا ہوگی اور تمہارے خوف دُور کر دیئے جائیں گے۔ پھر يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا، میرے ساتھ شریک نہیں ٹھہرانا، صرف میری عبادت کرنی ہے، ان دو الفاظ کے اندر بڑا گہرا مضمون ہے اور یہی کامیابی کی ضمانت ہے۔ جب خلافت

جس کا نام دجال ہے۔ مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ دجال ایک لفظ ہے اور اس کے معنے جس پر بھی چسپاں ہونگے، وہ دجال ہی کہلائے گا۔۔۔ دجال کے معنی ہوتے ہیں ملع سازی کرنے والا، دھوکا بازی کرنے والا، جھوٹ بولنے والا۔ جو قوم بھی ملع سازی سے کام لیتی ہے، دھوکا بازی کرتی ہے، فریب کاری کا ارتکاب کرتی ہے وہ دجال ہے۔ پس لفظ دجال سے جہاں ایک خاص گروہ مراد ہوگا۔۔۔ وہاں دجال کے لغوی معنوں کے لحاظ سے وہ تمام افراد مراد ہونگے جو دھوکا بازی کرتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں اور فریب کا ارتکاب کرتے ہیں۔“ (خطبات محمود، جلد 28، صفحہ 397، 396)

اس لئے اگر خلافت کے ساتھ وابستہ ہونا ہے تو اس دجال یعنی شرک کا بھی مقابلہ کرنا ہے۔ جہاں باہر اس دجال کا مقابلہ کرنا ہے وہاں اپنے نفس کی دجالیت کو سب سے پہلے دیکھنا ہے۔ جب تک ہم اپنے نفس کی دجالیت کے بُت کو پاش پاش نہیں کر دیتے، مت سمجھیں کہ ہم دوسرے مشرکوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ وہ شرک کیا ہے؟ وہ جھوٹ کا شرک ہے، ملع سازی کا شرک ہے، مکاری، فریب اور دھوکے کا شرک ہے۔ اگر ہم ان باتوں میں مبتلا ہیں تو پھر ہم خلافت کے ساتھ وابستہ ہونے کا حق ادا نہیں کر رہے۔ پھر تو ہم دجال کا ساتھ دے رہے ہیں۔ ہمارے دل کہیں اور ہیں، زبان سے ہم خلافت سے وابستگی کا دعویٰ کر رہے ہیں جبکہ عملی طور پر ہم دجال کا ساتھ دے رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ کو یہ دو رنگی پسند نہیں ہے، خلافت کے ساتھ جو وابستہ ہیں خدا فرما رہا ہے کہ وہ میری عبادت کرنے والے ہوں گے، وہ شرک کرنے والے نہیں ہونگے، وہ جھوٹ بولنے والے نہیں ہونگے، وہ فریب، مکاری اور دھوکا بازی کرنے والے نہیں ہونگے، اگر یہ ہیں تو وہ خلیفہ وقت کے ساتھ نہیں۔ جو خلیفہ کے ساتھ ہیں تو یہ شرک نہیں کرتے اور اس غلط بیانی اور جھوٹ کو اللہ تعالیٰ شرک قرار دے رہا ہے۔ فرمایا: فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ (الحج: 31) کہ بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ سے بچو یعنی بُت پرستی اور جھوٹ کو اکٹھا رکھا ہے یہاں پر، غلط بیانی کرنے والا بھی غلط بیانی کیوں کرتا ہے؟ جھوٹ کیوں بولتا ہے؟ وہ جھوٹ کا سہارا لیتا ہے، خدا کا سہارا نہیں لیتا، وہ جھوٹ کو خدا کا شریک بنا لیتا ہے، وہ دھوکے کو رزق کا ذریعہ بنا لیتا ہے، وہ فریب اور مکاری کو رزق کا ذریعہ بنا لیتا ہے۔ تو یہ شرک کی مخفی اقسام ہیں جن کو انسان آنکھیں رکھتے ہوئے بھی نہیں دیکھ پاتا، کان رکھتے ہوئے بھی نہیں سن پاتا اور دل میں اس وقت خیال نہیں آتا۔ تو اس معاملے میں ہمیں یہ دیکھنا پڑے گا کہ خلافت کا ساتھ دینے والے، اس (روحانی) فوج میں شامل ہونے والے کے اعمال میں گند نہیں ہو سکتا۔ ایسے لوگوں کی قیادت خلیفہ وقت نہیں کرتے، وہ خلیفہ جو خدا کا قائم کردہ خلیفہ ہے، اس خلافت کے ساتھ تو پاک لوگوں کی جماعت چاہئے جو ہر قسم کے شرک سے پاک ہو، جو ظاہری شرک سے بھی پاک ہو اور باطنی شرک سے بھی پاک ہو، جن کا ظاہر بھی نیک ہو ان کا باطن بھی نیک ہو۔ تو یہ

تلاوت کرنا۔ چنانچہ سورۃ الکہف کی ان آیات کو دیکھتے ہیں اور ان آیات کے مضمون پر غور کرتے ہیں تو دوا کو دیکھ کر مرض کا پتہ چل جاتا ہے کہ دجال کون ہے اور اس سے بچانے والی کون سی دوا ہے، آغاز میں فرمایا: اَلَّذِي اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهٖ الْكِتٰبَ وَكَمْ يَجْعَلُ لَّهٗ عَوَجًا (الکہف: 2) کہ اللہ پاک ہے جس نے اپنے بندے پر یہ کتاب اتاری ہے اور یہ ایسی کتاب اتاری ہے جس میں کسی قسم کی کوئی کجی نہیں ہے، یہ قائم رہنے والی چیز ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہوشیار کرتا ہے اس کتاب کے ذریعہ کہ آنے والے جو شدید سخت دن ہیں، ان سے تم کو ہوشیار کر رہا ہے۔ لیکن آگے پھر دو چیزوں کا ذکر کیا، ایک سے ڈرایا اور ایک کی بشارت دی، ڈرایا کس سے؟ دجال سے۔ اور بشارت کن کو دی، فرمایا: وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ (الکہف: 3) کہ خدا تعالیٰ کی بشارت ہے ان لوگوں کو جو مومن ہیں اور جو عمل صالح کرتے ہیں۔ اب آپ خود دیکھ لیں کہ دجال کا علاج یہ آیات ہیں اور سورۃ التّور میں خدا فرما رہا ہے کہ میں تمہیں خلافت دوں گا اگر تم ایمان اور عمل صالح کرو گے، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری دور میں خلافت آئے گی اور دجال بھی آئے گا اور دجال کا علاج سورۃ الکہف کی پہلی آیات ہیں تو خدا تعالیٰ نے جو آیات تلاوت کرنے کے لئے فرمایا کہ دجال سے جو بچاؤ کریں گیں تو وہ کیا ہے؟ فرمایا: وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ؛ ان کو بشارت دے جو مومن ہیں، ایمان لاتے ہیں۔ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ وہ عمل صالح بھی کرتے ہیں یہ کون ہیں؟ جن کو خلافت کا وعدہ ہے، وَيُذِذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا اور ان کو ڈرائے اور ہوشیار کرے جو اللہ کا بیٹا بناتے ہیں، جو شرک کرتے ہیں۔ یہاں بتا دیا جو مشرک ہونگے، وہ دجال ہونگے، دجالیت ہے ہی شرک کا دوسرا نام اور دجالیت کا مقابلہ کرنے کے لئے جو مسیح اور مہدی آئے گا اور وہ ایسا مسیح اور مہدی آئے گا کہ اس کے بعد ایمان اور عمل صالح کرنے والی جماعت ہوگی جس کو اللہ خلافت عطا فرمائے گا۔ اس سے یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ آنے والا مسیح دجالیت کے قتل کی بنیاد رکھے گا کیونکہ قتل اس دجال کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ سے ہونا ہے، یہ پیشگوئی ہے تو اس کا مقابلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کریں گے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس (قتل) کی بنیاد رکھ دیں گے اور اس کے بعد خلافت کی قیادت میں اس دجال کا مقابلہ کرتے جائیں گے اور یہ سلسلہ آگے بڑھتا جائے گا بالآخر ان شاء اللہ العزیز یہ زمین خدا تعالیٰ کے نور سے منور ہو جائے گی۔ پس خلافت کا مطلب ہی یہ ہے کہ ہم نے اس دجالیت کا مقابلہ خلیفہ وقت کی قیادت میں کرنا ہے لیکن دجال کا مقابلہ دراصل دجل کا مقابلہ ہے، دجالیت کا مقابلہ ہے۔ دجل دھوکے، جھوٹ، فریب اور مکاری کو کہتے ہیں تو یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ جہاں دجال ایک قوم ہے وہاں ہر نفس کے اندر بھی دجالیت گھسی ہوتی ہے، حضرت مصلح موعودؑ اس بارہ میں فرماتے ہیں:

”اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایک خاص زمانے میں ظاہر ہونے والی ایک قوم ہے

اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ بدوں اس کے اطاعت نہیں ہو سکتی اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحّدوں کے قلب میں بھی بُت بن سکتی ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کیسا فضل تھا اور وہ کس قدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں فنا شدہ قوم تھی۔ یہ سچی بات ہے کہ کوئی قوم، قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملیّت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک وہ فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہ کرے۔۔۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے، اس میں یہی تو سر ہے، اللہ تعالیٰ توحید کو پسند کرتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہو سکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہؓ بڑے بڑے اہل الرائے تھے۔ خدا نے ان کی بناوٹ ہی ایسی رکھی تھی، وہ اصول سیاست سے بھی خوب واقف تھے کیونکہ آخر جب حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ اور دیگر صحابہؓ کرامؓ خلیفہ ہوئے اور ان میں سلطنت آئی تو انہوں نے جس خوبی اور انتظام کے ساتھ سلطنت کے بارگراں کو سنبھالا ہے، اس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ ان میں اہل الرائے ہونے کی کیسی قابلیت تھی مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ان کا یہ حال تھا کہ جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ فرمایا اپنی تمام راؤں اور دانشوں کو اس کے سامنے حقیر سمجھا اور جو کچھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی کو واجب العمل قرار دیا۔۔۔ دل کی نالیاں اطاعت کے پانی سے لبریز ہو کر بہہ نکلی تھیں۔ یہ اس اطاعت اور اتحاد کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے دوسرے دلوں کو تسخیر کر لیا۔۔۔ تم جو مسیح موعود کی جماعت کہلا کر صحابہؓ کی جماعت سے ملنے کی آرزو رکھتے ہو، اپنے اندر صحابہؓ کا رنگ پیدا کرو۔ اطاعت ہو تو ویسی ہو، باہم محبت اور اخوت ہو تو ویسی ہو۔ غرض ہر رنگ میں، ہر صورت میں تم وہی شکل اختیار کرو جو صحابہؓ کی تھی۔“

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام، جلد 3، صفحہ 317 تا 319، زیر سورۃ النساء، آیت 60)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”تمہارا اعتصام حبیل اللہ کے ساتھ ہو۔ قرآن تمہارا دستور العمل ہو، باہم کوئی تنازع نہ ہو کیونکہ تنازع فیضان الہی کو روکتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کی قوم جنگل میں اسی نقص کی وجہ سے ہلاک ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم نے احتیاط کی اور وہ کامیاب ہو گئے۔ اب تیسری مرتبہ تمہاری باری آئی ہے، اس لئے چاہئے کہ تمہاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو، جیسے میتِ عثمان کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ تمہارے تمام ارادے اور خواہشیں مردہ ہوں اور تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ اور پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں۔“

(الحکم، 24 جنوری 1903ء، جلد 7، نمبر 3، صفحہ 45، بحوالہ خطبات نور، صفحہ 131)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان احکامات کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین



ہماری بنیادی ذمہ داری ہے۔ باقی سب ذمہ داریاں ایک طرف۔ پس یہ سمجھ لیں کہ ہم عمر کے جس حصہ میں پہنچ گئے ہیں، یہاں پہنچنے کے بعد جو کچھ بھی اس سے پہلے ہوا وہ ہو گیا لیکن جتنی زندگی باقی بچی ہے، اس عمر میں اگر ہم یہ عہد کر لیں کہ خلافت کے ساتھ اس طرح وابستہ ہو گئے جس طرح خدا ہم سے چاہتا ہے، جس طرح رسول ﷺ ہم سے چاہتا ہے، جس طرح خلیفہ وقت ہم سے چاہتے ہیں، تو پھر یقینی طور پر ہماری زندگی کے اندر بھی انقلاب پیدا ہو گا اور ہماری اولادوں کے اندر بھی انقلاب پیدا ہو گا۔ لیکن اگر ہم غہدوں کے پیچھے، دولت کے پیچھے، مال کے پیچھے اور اولاد کی خاطر کہ ان کیلئے مال اکٹھا کر جائیں، ان کیلئے مکان خرید جائیں، جائیدادیں بنا دیں، یہ کر دیں، وہ کر دیں، بھاگتے رہیں۔ یہ فکر تو ہمیں ہے لیکن اُس مستقل زندگی کا ہمیں کوئی فکر نہیں ہے، اس عارضی زندگی کیلئے تو ہم اپنے ضمیر کو بھی بیچ دینے کیلئے تیار ہیں لیکن مستقل زندگی کا ہمیں فکر نہ ہو۔ اس عمر میں بھی اگر یہ ہماری حالت ہے تو پھر ہمیں اپنی حالتوں پر دوبارہ غور کرنا پڑے گا۔ پھر ہمیں خلافت کے ساتھ وابستگی کے دعویٰ پر غور کرنا پڑے گا کہ جب تک خدا تعالیٰ کی، خدا کے رسولؐ کی، خدا کے خلیفہ کی اطاعت کا حق ادا نہیں کرتے، ہم اپنی نسلوں کیلئے جو کچھ چھوڑ کر جا رہے ہیں وہ صرف دنیا کا مال ہے۔ دنیا کی جائیدادیں ہیں، دنیا کی چیزیں ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی آئندہ نسلوں کو سنبھالیں لیکن نئی نسلوں کو سنبھالنے سے پہلے ہمیں خود اپنے آپ کو سنبھالنا ضروری ہے۔ جس کے اپنے قدم لڑکھڑا رہے ہوں تو وہ دوسرے کو کیا سہارا دے سکتا ہے۔ اس لئے پہلے اپنے نفس کے اندر جھانک کر دیکھیں، اس کی پاکیزگی کے سامان کریں پھر اپنی نسلوں کیلئے پاکیزگی کے سامان کریں، اگر ہمارے نفس کے اندر رگند ہے تو پھر رگندے پانی سے تو صفائی نہیں ہو ا کرتی۔ اگر دھلائی کرنی ہے، دوسرے کو پاک کرنا ہے تو گند پانی پاک نہیں کیا کرتا، صاف ہونا ضروری ہے۔ اس پانی کا اور خدا تعالیٰ سے ہمیں جو وحی و الہام کا پانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلافت کے ذریعے عطا ہو رہا ہے یہ روحانیت سے لبریز پاک پانی ہے۔ اس کی پاکیزگی کو ہمیں محفوظ رکھنا چاہئے، اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور اسے اپنی اولادوں کو منتقل کرنا چاہئے، نہ کہ جائیدادیں مال اور دولت۔ ٹھیک ہے، ایک حد تک اپنی جگہ درست ہے، ضروری ہیں لیکن جو اہم ترین ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ خود بھی دین سے وابستہ ہو جائیں، خدا تعالیٰ کیلئے دین کو خالص کر لیں اور اپنی اولادوں کو بھی اس سے وابستہ کر دیں۔ اس کے رسولؐ کی اطاعت، اس کے خلیفہ کی اطاعت ایسے ہونی چاہئے جیسے خدا اور اس کا رسولؐ ہم سے چاہتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے، مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے۔ مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو



خطاب محترم عبداللہ واگس ہاؤز صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ جرمنی برموقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی 2021ء

الحمد للہ اور جزاکم اللہ۔ جزاکم اللہ و احسن الجزا کہ انصار اللہ نے اس اجتماع کے لیے اس موضوع ”تقویٰ“ کا انتخاب کیا ہے۔ اسی سے ہماری روحانی ترقی کے معیار کا پتہ چلتا ہے۔ اسی سے ہماری ترقی معلوم ہو سکتی ہے۔ اور وہ یہ کہ ہم بحیثیت مجموعی کیا کرتے ہیں نہ یہ کہ فرد واحد کیا کرتا ہے۔ اور یہ کہ ہم میں سے ہر ایک تقویٰ کے اجتماعی معیار کو بلند کرنے کے لیے کتنا حصہ ڈالتا ہے۔

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نہ صرف ہمارے جلسہ سالانہ کے خطبہ جمعہ میں (جو ایک طرح سے ہمارا افتتاحی خطاب بھی تھا) بلکہ اختتامی خطاب میں بھی اسی بات پر زور دیا ہے کہ ہمیں سمجھائیں کہ ہم اپنے تقویٰ کو کیسے بہتر کر سکتے ہیں۔ حضور اقدس نے اپنے ایک خطاب میں مکڑی کے جالے کی مثال دی تھی کہ اس کے دھاگے ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں اور سہارا بنے ہوتے ہیں بالکل اسی طرح ہم اپنے تقویٰ کے معیار کو بہتر کر سکتے ہیں۔

لوگ سمجھتے ہیں کہ تقویٰ بہت آسان ہے۔ جو اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھانے کی تگ و دو کرتا ہے وہ جانتا ہے کہ یہ کتنا مشکل کام ہے۔ اور حضور اقدس نے فرمایا ہے کہ ہمیں یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ تقویٰ کی جڑیں مضبوط ہوں گی تو ہی ایمان بھی مضبوط ہوگا۔ بصورت دیگر ہم شیطان کے حملوں کو پسپا نہیں کر سکیں گے۔ اور شیطان تو بار بار آتا ہے اور حملہ کرتا ہے۔

ان کو بہت سے چیلنجز کا سامنا ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ بڑی عمر والوں کے لیے بھی آزمائشیں ویسی ہی ہیں۔ حضور انور مزید فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں واضح فرماتا ہے کہ تقویٰ کیا ہے اور اس کے حصول کے لیے ہمیں کونسی راہیں اختیار کرنی چاہئیں۔ ہمیں جماعتی سطح پر مبلغین کے ساتھ اس موضوع پر گفتگو کرنی چاہیے کہ اس پر عمل درآمد کس طرح ہو سکتا ہے۔ مجھے کس طرح معلوم ہوگا کہ میں تقویٰ میں ترقی کر رہا ہوں، میری نمازوں میں بہتری آرہی ہے مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ میرا یقین زیادہ قوی ہو رہا ہے اور میری بات کا دوسروں پر زیادہ اثر ہو رہا ہے۔ ان کاموں کے کرنے کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں ہے۔ اپنی موت تک میں جماعتی خدمات بجالا سکتا ہوں اور تقویٰ کے حصول کے لیے جدوجہد کر سکتا ہوں۔

میرے اپنے بھی یہی جذبات ہیں کہ مجھے ابھی بہت کچھ محنت کرنی ہے یہاں اب تک کئی مرتبہ یہ بات ہوئی ہے کہ قبر نزدیک ہے اور النصرت والوں نے تو اس ہال میں ہی ایک تابوت بھی لا کر (دکھانے کیلئے) رکھا ہوا ہے۔ مجھے ابھی اپنی اصلاح کے لئے مزید وقت چاہئے لیکن اس بات کا فیصلہ کہ مجھے وقت ملتا ہے کہ نہیں اللہ تعالیٰ کرے گا۔ لیکن یہ صورتحال ہم میں سے ہر ایک کی ہے۔ اسلئے ہمیں ہر دن استعمال کرنا چاہئے تاکہ ہم تھوڑا بہت آگے جا سکیں۔ اور کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جو یہ عذر کر سکے کہ اسے پتہ نہیں کہ تقویٰ میں ترقی کیسے ہو سکتی ہے۔

کہ ہم سال 2020ء میں کوئی جلسہ اور اجتماع منعقد نہیں کر پائے اس لئے یہ ضروری تھا کہ ہم ایسی مشکل صورتحال میں بھی جلسہ اور اجتماع منعقد کرتے جو کہ ہم امسال اسی ہال میں منعقد کر سکے ہیں۔ آج سے تیس سال قبل یہ ہال حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیؒ کے سامنے لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ دعا کریں کہ یہ مشکل جلد ختم ہو اور ہم دوبارہ زیادہ تیزی سے اپنے کام کر سکیں۔ اس عرصہ میں کافی کچھ ہوا ہے۔ مگر فی الحال میں وبا کی طرف واپس آتا ہوں اور مثال کے طور پر یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ کچھ عرصہ قبل سیلاب آیا تھا۔ جب چالیس برس قبل میں جماعت میں داخل ہوا تو خدام اس وقت کہتے تھے کہ اگر سیلاب آیا تو ہم مدد کے لئے تیار ہیں اور ہم لوگوں کی مدد کریں گے مگر اس وقت ایسی صورتحال جرمنی اور مغرب میں نہ تھی۔ ہم نے ٹیلیوژن میں بھی بہت کم ایسی صورتحال کا سنا تھا۔ لیکن یہاں جرمنی میں یہ سب کچھ ہوا جس نے دنیا کو ہلا کر رکھ دیا۔ شاید اس بات سے بعض لوگوں کو یہ سمجھ آ جائے کہ یہ دنیا ناپائیدار ہے۔ لیکن پھر بھی یہ بات خوش کن ہے کہ ہمارے خدام اور انصار نے لوگوں کی مدد کی ہے۔ دو ہفتے بعد اس علاقے میں ایک بڑا پروگرام ہو رہا ہے۔ جہاں ابھی تک بھی ساری چیزوں کو صاف نہیں کیا جاسکا۔ اس پروگرام میں مقامی لوگوں کے ساتھ مل کر ان حالات کو یاد کیا جائے گا۔ اور تمام مدد کرنے والوں کا شکریہ بھی ادا کیا جائے گا۔

جن لوگوں نے وہاں مدد کی تھی وہ جانتے ہیں کہ مقامی لوگ کتنے شکر گزار تھے۔ صرف اس لئے نہیں کہ ہم نے مدد کی ہے بلکہ اس لئے بھی کہ ہم مہاجر ہیں۔ یہ ان کے لئے نہ صرف خوشی کی بات تھی بلکہ بھائی چارے اور اتحاد کی بھی ایک مثال تھی جو قائم ہوئی۔ اکثر لوگوں نے ہمارے موٹو ”محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں“ کے بارے میں کہا کہ اس وقت ہمیں اس موٹو کی ضرورت ہے یا پھر ہمارا موٹو کہ wir sind alle Deutschland لوگوں کو بہت پسند آیا۔ اس سے نہ صرف یہ کہ ہمارے خداموں نے کافی کچھ سیکھا بلکہ مقامی لوگوں جن کو مدد درکار تھی کے لئے بھی یہ ایک نیا تجربہ تھا۔

نیشنل سیکرٹری تربیت نے مجھے کل سے شروع ہونے والے عشرہ تربیت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ یہ تقویٰ کو بڑھانے کا ایک موقع ہے اگلے دس دنوں کا پروگرام آپ کو سوشل میڈیا کے ذریعہ بتا چل گیا ہو گا۔ اگر نہیں تو انصار اللہ کے شعبہ تربیت سے معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ اس میں ایک پروگرام ہے جس پر ہمیں عمل کرنا چاہئے۔ یہ کچھ تجاویز ہیں لیکن آپ کو شش کریں کہ سب اس میں شامل ہوں۔ آپ گھر کے سربراہ ہیں آپ اپنی فیملی سمیت اس پروگرام میں شرکت کریں۔ یہ ایک ایسا پروگرام ہے جس میں ایک حد تک ساری فیملی حصہ لے سکتی

ہر ایک کے پاس کہانی ہے یا زیادہ کہانیاں ہیں۔ چاہے وہ فیملی سے متعلق ہوں۔ نماز سے متعلق ہوں یا دعا سے متعلق، حضور اقدس کو خط لکھنے سے متعلق ہوں یا بیوی بچوں سے تعلق رکھتی ہوں۔ ہمارا تعلق ہمارے بچوں سے ہمیشہ ایک سا نہیں ہوتا کبھی کبھی دوری بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ کبھی کبھی اپنے بچوں سے پیار کا اظہار بھی کرنا پڑتا ہے۔ اور اس وقت تک یہ پیار کا اظہار کرنا پڑتا ہے جب تک کہ بچوں سے اس کا فیڈ بیک نہ ملے۔ ان باتوں سے ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ ابھی کتنا کچھ کرنے والا ہے۔

اس وجہ سے میں مجلس انصار اللہ کا دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس موضوع کو اجتماع کے لئے چنا۔

حضور اقدس نے بھی فرمایا تھا کہ ہمیں سخت محنت کرنی پڑے گی۔ حضور انور نے تکبر اور بدظنی، اسی طرح اور بہت ساری باتوں جیسے حسد وغیرہ کا ذکر بھی کیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ بڑے واضح اور مثالوں سے بھرپور ہوتے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ عصر میں مومن اور کافر کی زندگی کا نقشہ کھینچا ہے۔ ایک کافر کی زندگی کو ایک حیوان کی زندگی سے تشبیہ دی ہے یعنی ان کا کام کھانا پینا اور بچے پیدا کرنا ہی ہے۔ قرآن شریف بیان کرتا ہے کہ وہ چارہ کھاتے اور جانوروں کی طرح مزے لیتے ہیں۔ ایک بیل کو ہی لے لو کہ وہ چارہ کھائے اور بل چلانے کے وقت بیٹھ رہے تو اس کے ساتھ ہونے والے سلوک کا اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ پھر کسان اس کو ذبح خانہ میں فروخت کر دے گا۔

اسلئے ہمیں اب اس صورتحال سے باہر نکلنا چاہئے جس میں ہم صرف مادی چیزوں کے بارہ میں سوچتے ہیں۔ اگر اب ایسا نہیں سوچیں گے جب کہ ہم چالیس سے زائد کے ہو چکے ہیں اور ساٹھ، ستر اور اسی برس کی طرف جا رہے ہیں۔ تو کب سوچیں گے۔ ہم جماعت کے بڑوں میں شمار ہوتے ہیں اس لئے ہمیں اس بات کا عہد کرنا چاہیئے کہ ہم حقیقی ترقی کرنے والے ہوں اور اس کے مواقع جماعت میں موجود ہیں۔

اور میں مجلس انصار اللہ کا شکر گزار ہوں کہ ان کی محنت کے باعث ہم آج یہ اجتماع منعقد کر پائے ہیں۔ مجھے تقسیم انعامات کے وقت آج یہ بات دوبارہ محسوس ہوئی کہ میں نے یہ کتنی دیر کے بعد کیا ہے۔ دعا کریں حالات دوبارہ نارمل ہو جائیں۔ اس وبانے ہمیں یہ پیغام اور نصیحت دی ہے کہ یہ دنیا اور انسان کتنے حساس ہیں جہاں ایک چھوٹا سا وائرس اتنا نقصان کر سکتا ہے۔ یہ اب ایک تاریخی حقیقت ہے



جن میں مومنین اکٹھے ہو کر اللہ کی عبادت کر سکیں اور عاجزی اور انکساری اختیار کرتے ہوئے اللہ سے تعلق قائم کر سکیں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس ویژن کو پورا کر سکیں کہ ہم اس ملک کو زیادہ خوبصورت، ہمدرد، رحمدل اور بہتر بنا سکیں۔

انسانوں کو ایک دوسرے کی مدد کرنے اور نفرت کے خلاف اور اس کو مٹانے کی جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمارے پاس اس کا حل موجود ہے۔ اور ہم یہ کر بھی سکتے ہیں، ہمارے پاس بزرگ بھی ہیں اور نوجوان بھی۔ ہمارے پاس عورتوں کی ایک تنظیم بھی ہے جو فعال ہے اور فعال ہوتی چلی جا رہی ہے۔ جب ہم احمدیت کے جھنڈے تلے اکٹھے کام کریں گے تو ہم اس ملک میں تبدیلی لاسکتے ہیں۔ ان مشکل حالات کے باوجود مجھے لگتا ہے کہ اس ہال میں اس سے قبل کبھی کرکٹ نہیں کھیلی گئی تھی۔

اب ہم بڑے پروگرامز کرواتے ہیں 2019ء میں جلسہ کے موقع پر ہال میں 9800 لوگوں کی اجازت تھی مگر حاضری پندرہ سے انیس ہزار کے درمیان تھی جو اس وقت تو ہم نے کر لیا مگر اب کارلسروہے میں بھی اے ایف ڈی ہے۔ اس لئے ہمیں ایک نئی جگہ کی ضرورت ہے کیونکہ جماعت بڑھ رہی ہے۔ اس سال تحریک جدید کے شالین کی تعداد 47500 رہی یہ بھی جماعت کی خصوصیت ہے کہ ہم نہ صرف ایک بڑی رقم اکٹھی کر سکے ہیں بلکہ سب کو اس میں شامل بھی کر سکے ہیں۔ یہ جماعت کی خاصیت ہے اور حضور اس بات کی توقع رکھتے ہیں کہ اس میں سب شامل ہوں اس بابرکت تحریک میں سب کو، بچوں کو بھی اور مرحومین کو بھی شامل کریں۔ لیکن اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ جماعت کتنی مضبوط ہے۔ (اس کے بعد محترم نیشنل امیر صاحب نے جرمنی میں جلسہ سالانہ کے لئے ڈھونڈی

ہے۔ فیملی کے ساتھ اکٹھے وقت گزاریں، مل کر بیٹھیں، کھانا کھائیں باتیں کریں۔ ہر فیملی میں کم و بیش ایسے مسائل ہیں جن پر بات کی جاسکتی ہے۔ لیکن اکثر اوقات اس کے لئے وقت کم ہوتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ آپ اس پروگرام کو پڑھیں اور اپنی فیملی سے مشورہ کریں کہ کس طرح ہم اس عشرہ کو مل کر منا سکتے ہیں۔ صرف دولت اکٹھی کرنا مقصد نہیں ہونا چاہئے بلکہ اپنے گھر کے ماحول کو بہتر کرنا ہمارا مقصد ہو۔ تاکہ خاندان کا ہر فرد جماعت کے ساتھ تعلق قائم کرے۔ اس پروگرام کو سنجیدگی سے لیں کیونکہ اس میں کافی محنت کی گئی ہے اور یہ ہم سب کے مفاد میں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے کل سے یہ پروگرام سوشل میڈیا پر بھی نشر کیا جا رہا ہے۔ ماشاء اللہ۔ لیکن ہمیں توجہ کرنی چاہئے کہ ہم آن لائن دنیا سے باہر نکل کر دوبارہ حقیقی دنیا میں واپس آئیں اور بغیر فاصلے رکھے ایک دوسرے کے شانہ بشانہ، ہاتھ سے ہاتھ اور دلوں سے دلوں کو ملاتے ہوئے، بغیر اس خوف کے کہ آپ کو وائرس لگ جائے گا، آپس میں ملاقاتیں کریں۔ تاہم ان سردیوں میں میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ ابھی رکے رہیں اور انشاء اللہ بعد میں خلافت کی دعاؤں کے ساتھ ہم پُر امید ہیں کہ حالات نارمل ہو جائیں گے۔ نماز کی بہت اہمیت ہے اس لئے مجھے بہت دکھ ہے کہ کچھ لوگ نماز کے وقت شور کر رہے تھے۔ نماز اصل میں باجماعت ہوتی ہے جیسا کہ قرآن میں ہے کہ نماز مسلمانوں کے لئے باجماعت ہوتی ہے۔ اس میں طاقت ہے، روحانی طاقت۔ اس لئے اس میں خلل نہیں پیدا کرنا چاہئے۔ جب ہم عصر کی نماز ادا کر رہے تھے تو یہ 'روحانی طاقت' محسوس ہو رہی تھی۔ اس وقت یہ جگہ پورے جرمنی میں سب سے زیادہ روحانیت والی تھی۔ اس وقت ایسے پروگرامز کی کم اجازت ہے



معاملات ہوں یا آن لائن چیزیں ہوں یا اسٹرکچر ہو۔ ہم میں سے اکثر لوگوں نے خدام الاحمدیہ کا 2019ء کا اجتماع دیکھا ہو گا جو کہ فرینکفرٹ کے بیچوں بیچ SEV اسٹیڈیم میں ہوا تھا اس کا انتظام بہت اچھا تھا اس میں بہت زیادہ چیزیں کی گئیں تھیں۔ اتنے زیادہ پروگرام رکھے گئے تھے کہ کوئی ایک منٹ بھی خالی نہیں تھا اور ہر شامل ہونے والے کے لئے وہاں کچھ نہ کچھ، کوئی نہ کوئی پروگرام ضرور موجود تھا۔ اور بعینہ ایسا ہی ہمیں انصار اللہ کے اجتماع میں بھی کرنا چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ اگلا اجتماع کالکرا میں ہو انشاء اللہ۔ لیکن پھر ہمیں گہرائی میں جا کر وہاں پر اپنے وقت کو اچھے طریق پر استعمال کرنا چاہئے۔ اجتماع اس لئے کروائے جاتے ہیں کہ ہم کچھ سیکھیں تاکہ ہم اور زیادہ ترقی کریں۔ کل میں آپ کو بتا نہیں سکا تھا کہ اس اجتماع میں Humanity first presentations انصرت والے بھی شامل ہیں۔ اور انصرت والے کچھ presentations بھی لے کر آئے ہیں۔ خاص طور پر کفن دفن کے انتظام کے حوالے سے اب ہمارا اپنا ایک ادراہ ہے اب یہ کسی پرائیویٹ فرد یا کمپنی کے پاس نہیں ہے۔ اب ہم اس میں ایک نئی اسکیم بھی نکال رہے ہیں کہ افراد اس میں ماہانہ کچھ نہ کچھ ادا کرتے رہیں اور جب وقت آجائے اور وہ فوت ہوں تو ان کے کفن دفن کے تمام انتظامات یہ ادارہ خود کرے گا۔ اس اسکیم کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوا دیا گیا ہے اگر انہوں نے اس کو منظور فرمایا تو پھر تمام احباب جماعت کو اس کی اطلاع دے دی جائے گی۔ انصرت صرف یہی نہیں کر رہی بلکہ کچھ اور کام بھی ہو رہے ہیں۔ یہ ہمارے بچوں کی دیکھ بھال کر رہے ہیں ایسے بچوں کی جو مشکلات کا شکار ہیں۔ ایسے افراد کی جو بیمار ہیں۔ اس کے ذریعے مختلف آفات میں مدد بھی دی جا رہی ہے۔ اب ہم یہ بھی سوچ رہے ہیں کہ پانچ بڑے

گئی جگہ Kalkar کا تعارف پیش کیا اور MTA کے ذریعے بڑی سکرین پر اس جگہ پر جلسہ سالانہ کی animation کو تمام حاضرین کو دکھایا گیا۔ بعد ازاں امیر صاحب نے فرمایا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں اس جگہ کا تفصیلی جائزہ لیا جا رہا ہے۔ تمام احباب جماعت سے اس جگہ کے حوالے سے بہت زیادہ دعا کی درخواست ہے۔ کہ اگر یہ جگہ ہمارے لئے اچھی ہے تو اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے کہ یہ جگہ ہمیں مل جائے اور اگر یہ جماعت کے حق میں اچھی نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے دور رکھے اور ہم ایک غلط جگہ پر اپنی رقم خرچ کرنے سے بچ جائیں۔ یہ جگہ Isselburg کی مسجد سے قریباً 20 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ اور Düsseldorf سے 70 کلومیٹر دور ہے اسی طرح Nunspeet ہالینڈ سے بھی 70 کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔ یہ فاصلے اس لئے بتائے ہیں تاکہ آپ کو کچھ اندازہ ہو جائے۔ ہمیں اپنے آپ کو مزید ترقی دینی چاہئے۔ یہ بات بہت اہم ہے کہ ہم اپنے تقویٰ کے معیار بڑھائیں۔

میری ایک درخواست صف دوم کے انصار کے متعلق بھی ہے۔ مجلس میں ایک نائب صدر برائے صف دوم ہے اور یہ بہت ضروری ہے۔ اب پچھلے دو، تین سالوں میں بہت سے ایسے خدام، انصار میں آئے ہیں جو کہ یہیں پہلے بڑھے ہیں اور یہاں کے تعلیم یافتہ ہیں۔ انہوں نے یہاں پر ہنر سیکھے ہیں اور وہ اچھی نوکریوں پر کام کر رہے ہیں۔ انصار اللہ کو بھی سوچنا چاہئے کہ کس طرح ان آنے والے انصار کو مجلس کے کاموں کا فعال حصہ بنائیں۔ اس طرح آپ کے کاموں میں نئی جدت آئے گی۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ ان تعلیم یافتہ نوجوانوں کی بدولت خدام الاحمدیہ کے کاموں میں ہر لیول پر ترقی ہوئی ہے۔ وہ انتظامی

نہیں؟ لیکن یہ بھی ہماری طرف سے درست نہیں سمجھا جاتا اور یہ ٹھیک نہیں ہے۔ میری گزارش ہے کہ ہم اس صورتحال میں حوصلے کا مظاہرہ کریں۔ ہمیں خود بچوں کے پاس جانا چاہئے اور ان کے آنے کا انتظار نہیں کرنا چاہیے۔ ہمیں اپنے بچوں سے اس بارے میں بات کرنی چاہئے۔ اسی طرح ہر کوئی اپنے خاندان میں شادی کا اہتمام نہیں کر سکتا، بہت سے لوگ ہمارے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیا جماعت یہاں مدد کر سکتی ہے؟ اسی طرح نوجوان بچیاں ہیں، بڑی عمر کی خواتین ہیں اور بعض طلاق یافتہ خواتین بھی ہیں۔ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایسی خواتین کے لئے خاص طور پر فرمایا ہے کہ ان کی مدد کرنی چاہئے۔ وہ اپنے لئے خود سے کوئی بھی قدم اٹھانے کو تیار نہیں۔ میری گزارش ہے کہ آپ اس موضوع کو زیر بحث لائیں، اس موضوع پر کوئی اچھا اجلاس کریں اور اس پر گفتگو کریں۔ ہمارے مریبان سلسلہ اس شعبے میں بہت تجربہ رکھتے ہیں۔ وہ اس راستہ کو جانتے ہیں اور آپ کو درست مشورہ دے سکتے ہیں اور آپ کی مدد کر سکتے ہیں۔ آپ ان سے بات کر کے ان کی مدد کریں۔ آج میں ان باپوں سے بات کر رہا ہوں، جو حقیقت خاندان کے سربراہ ہیں۔ آپ کو چاہیے کہ آپ اس معاملے کو کھلے دل سے نمٹائیں اور اگر کوئی مسئلہ ہو تو ہم آپ کی مدد کریں گے۔ یہ سب آپ کے ارادہ پر منحصر ہے۔ بہت سے ایسے واقعات ہیں، میری حال ہی میں ایک مبلغ سے گفتگو ہوئی جب انہوں نے مجھے بتایا کہ ایک لڑکی نے کہا کہ وہ اس شخص سے بالکل شادی نہیں کرے گی۔ ہم نے انکو اڑی کی اور اس سے پتا چلا کہ لڑکی پر دباؤ ڈالا گیا ہے اور ہمیں تحریری طور پر دے دیا کہ لڑکی رضامند ہے۔ اب ہم دیکھیں گے کہ اس کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ ایسی کئی شادیاں بعد میں ٹوٹ جاتی ہیں۔ لہذا آپ نے صرف دور کھڑے ہو کر نہیں دیکھنا بلکہ آپ نے اپنا عملی اور تعمیری کردار ادا کرنا ہے۔ ہمیں اپنے بچوں کی ان کا جیون ساتھی تلاش کرنے میں مدد کرنی ہوگی اور اگر بچوں کو خود کوئی مل جائے تو پھر ان کی مدد کرنی ہوگی۔ لہذا ہمیں فراخ دلی اور اخلاص کا مظاہرہ کرنا چاہئے نہ کہ غلط طریق سے ان معاملات کو نمٹانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ میں جانتا ہوں کہ یہ بہت حساس معاملہ ہے، احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن فراخ دلی اہم ہوتی ہے اور بات چیت کرنے سے ہمیشہ فرق پڑ سکتا ہے۔ میری آخر پر ایک بار پھر گزارش ہے کہ کاروبار زندگی کا تعلق تقویٰ سے بھی ہوتا ہے۔ آپ کو یہ یقینی بنانا ہوگا اور ہمیشہ یاد رکھنا ہوگا کہ جب آپ کاروبار کرتے ہیں یا اگر آپ کی جماعت میں لوگ کاروبار کر رہے ہیں تو انہیں ہمیشہ یاد دلاتے رہیں کہ دعا کئے بغیر کاروبار نہ کریں۔ ایک دوسرے کے

شہروں میں بچوں کے Kindergarten کھولے جائیں۔ اس وقت یہاں جرمنی میں بہت کچھ ہو رہا ہے اور ہمارے پاس ایک بہت ہی قیمتی چیز ہے اور وہ ہے خلیفۃ المسیح (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کی ذات۔ جو کہ ہمیں ہمارے ہر قدم پر راہنمائی دیتے ہیں تاکہ ہم ہمیشہ سیدھے راستے پر رہیں۔ لیکن ہمیں بھی اس میں اپنا حصہ ڈالنا چاہئے۔ اس لئے میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنے روزانہ کے معاملات کی طرف توجہ کریں۔ ہمیں بھی مشکلات ہیں۔ جس طرح مثلاً بہت سے افراد کے اپنے لئے لائف پارٹنر ڈھونڈنے میں مشکلات ہیں۔ بہت سے لوگوں کو اپنے بچوں کے لئے رشتے ڈھونڈنے میں مشکلات ہیں۔ جماعت کا شعبہ رشتہ ناطہ کی اب از سر نو تنظیم کی گئی ہے اب اس شعبے میں ایک فنکشنل آن لائن سسٹم موجود ہے۔ کیا آپ کو اس کا علم ہے اور آپ نے اس کو دیکھا ہے۔ آپ کو اس آن لائن سسٹم کو ضرور دیکھنا چاہئے۔

کچھ عرصے قبل ہم نے ایک جائزہ لیا تھا جس میں یہ بات سامنے آئی تھی کہ جرمنی میں تقریباً 13000 مرد حضرات 19-35 سال کی عمر کے درمیان ہیں جو شادی شدہ نہیں ہیں اور انہیں ابھی شادی کرنی ہے۔ اس طرح ایسی بچیوں کی تعداد ۷۵۰۰ ہے۔ یہ ایک مسئلہ ہے جس سے ہمیں نمٹنا ہے۔ یقیناً اس سے پتا چلتا ہے کہ پاکستان میں مردوں سے زیادہ خواتین ہیں۔ تو آپ کو اس کے بارے میں سوچنا ہوگا۔ کیونکہ معاشرہ بدل جائے گا۔ یقیناً، آپ کے بچے آپ کے پاس بھی آئیں گے، اگر ان میں اخلاقی جرأت ہے تو کہیں گے کہ 'پاپا' میں اب یہاں جرمنی میں رہتا ہوں اور کام کرتا ہوں۔ 5 سال سے میں نے ہمیشہ وہاں ایک نوجوان لڑکی کو دیکھا ہے اور وہ میرے ساتھ کام کرتی ہے اور سمجھدار ہے، کیا میں اس سے شادی کر سکتا ہوں؟ اکثر اوقات افراتفری پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر باپ ناراض ہی نہیں، صدمے میں بھی آ جاتا ہے، ماں بھی حیران ہوتی ہے۔ لیکن ہمیں اس کے بارے میں سوچنا چاہئے، اگر ہمارے بچے ہمارے پاس ایسا مسئلہ لے کر آئیں تو کیا ہمیں کم از کم سننا نہیں چاہئے؟ ہو سکتا ہے کہ مرہبی سلسلہ کو بھی ساتھ لے لیں مگر اسے ہمیشہ عیب کے طور پر نہ سمجھیں، اس طرح کا پاکستان میں آپ کو موقع نہیں ملا، آپ کبھی ایسی صورتحال سے دوچار نہیں ہوئے۔ ہمارے بچے کمپنیوں میں، بڑی تنظیموں میں ہر جگہ سخت محنت کرتے ہیں اور یقیناً یہ بھی معمول کی بات ہے کہ خواتین مردوں کے ساتھ مل کر کام کریں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک نوجوان کہے: "کہ یہ لڑکی میرے لیے اچھا جیون ساتھی ثابت ہوگی۔" اور جب وہ اپنے والدین کے پاس جاتا ہے یا مرہبی سلسلہ کے پاس جاتا ہے اور کہتا ہے: "کیا آپ میری مدد کر سکتے ہیں؟" تو میں اس کے اس رویے کو صحیح سمجھوں گا یا



مجلس انصار اللہ جرمنی کے چالیسواں سالانہ اجتماع 2021ء کی روئیداد

منور علی شاہد صاحب منتظم رپورٹنگ

وائرس کے خلاف تیار ہونے والی ویکسین نے زندگی کی رونقیں کافی حد تک بحال کر دیں جس کے نتیجہ میں محدود پیمانے پر اجتماعی انسانی سرگرمیاں احتیاطی تدابیر کے ساتھ پھر سے بحال ہو رہی ہیں۔ مجلس انصار اللہ جرمنی کا یہ چالیسواں اجتماع بھی انہی احتیاطی تدابیر اور سماجی فاصلوں کے ساتھ منعقد ہوا۔ اجتماع کمیٹی کی طرف سے یہ تاکید کی گئی تھی کہ شرکت کرنے والے انصار G2 یعنی کہ Geimpfte سرٹیفکیٹ کے ساتھ شامل ہوں، اگر کرنا ہو چکا ہو اور چھ ماہ کا عرصہ نہ ہوا ہو تو Genesene والا سرٹیفکیٹ ہمراہ لائیں اور کھانے کے علاوہ ہر جگہ ماسک پہننے جبکہ ہالوں کے اندر ڈیڑھ میٹر کا سماجی فاصلہ رکھنے کی پابندی عائد تھی۔ اجتماع کی تشہیر اور اس میں شرکت کی ترغیب دینے کے لئے ڈیجیٹل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے اجتماع کی تاریخوں اور مقام اجتماع سے جملہ تمام زعماء مجالس، ناظمین اعلیٰ زون اور ناظم اعلیٰ علاقہ کو آگاہ کیا گیا۔ پوری کوشش کی گئی کہ اس اجتماع کی اطلاع اور اس کا پروگرام مجلس کے ہر ناصر تک اور بار بار پہنچے اس کے لئے خطوط بھی لکھے گئے تھے اور مجلس کے سرکلر کے ذریعے بار بار اجتماع میں بھرپور شرکت کی یاد دہانی کروائی جاتی رہی۔ امسال کی خاص بات یہ ہے کہ پہلی مرتبہ سالانہ اجتماع کی ویب سائٹ salanaijtema.de کا اجرا کیا گیا اور اس Website پر سالانہ اجتماع سے متعلق تمام معلومات نہ صرف

مجلس انصار اللہ جرمنی کا چالیسویں سالانہ اجتماع دینی اور روحانی برکات بانٹتا ہوا اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ مورخہ سات نومبر بروز اتوار خیر و عافیت سے ممی مارکیٹ من ہانم میں اختتام پذیر ہو گیا الحمد للہ۔ اس سال اجتماع کا عنوان ”تقویٰ“ رکھا گیا تھا۔ اجتماع کے منتظم اعلیٰ مکرم ظفر احمد ناگی صاحب نائب صدر صف دوم تھے۔ گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی ”اجتماع کمیٹی“ تشکیل دیکر صدر مجلس سے اس کی منظوری لی گئی، اس 93 رکنی اجتماع کمیٹی میں ممبران نیشنل عاملہ، ناظمین اعلیٰ علاقہ، ناظمین اعلیٰ زون، زعماء مجالس اور دیگر انصار بھائی شامل تھے۔ اجتماع بورڈ کی دو میننگز محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ جرمنی کی صدارت میں منعقد ہوئیں۔ اسی طرح تمام نائب منتظمین اعلیٰ اور ان کے متعلقہ منتظمین کے ساتھ علیحدہ علیحدہ آن لائن میننگز کی گئیں۔ مورخہ 24 اکتوبر 2021ء کو محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ جرمنی کی زیر صدارت سالانہ اجتماع کی انتظامی کمیٹی کی آن لائن میننگ منعقد ہوئی۔ تمام منتظمین کو ان کے شعبہ جات کے لائحہ عمل تحریری صورت میں فائلوں کے ساتھ بنا کر بذریعہ پوسٹ بھجوائے گئے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ کرنا وائرس کی عالمی وبا کے نتیجہ میں پوری دنیا بدترین پابندیوں کا شکار ہے اور ہر قسم کی انسانی سرگرمیاں مکمل طور پر ختم ہو کر گھروں تک محدود رہ گئیں ہیں۔ اللہ کے فضل اور رحم کے نتیجہ میں سال رواں میں کرنا

دستیاب تھیں بلکہ اس کو اپ ڈیٹ بھی کیا جاتا رہا۔ اسی طرح اجتماع کے میں تازہ معلومات مہیا کرنے کے لئے پہلی مرتبہ ایک APP بھی تیار کی گئی۔

حسب روایت اجتماع کی تیاریوں کا آغاز وقار عمل سے ہوا اور اس کی افتتاحی تقریب مورخہ 14 نومبر بروز جمعرات کو صبح ساڑھے دس بجے مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ جرمنی کی زیر صدارت مقام اجتماع پر منعقد ہوئی جس میں آپ نے اجتماع کمیٹی کے کچھ ممبران کا تعارف کرایا اور پھر انصار بھائیوں کو مفید عمومی ہدایات سے نوازا۔ پہلے اور دوسرے دن میں مجموعی طور پر کل 400 انصار بھائیوں نے وقار عمل میں حصہ لیا، وقار عمل کے ذریعے اجتماع کی تیاریوں کا سلسلہ جمعہ کی شام معائنہ تک جاری رہا۔ ان دونوں دنوں میں وقار عمل کے ذریعے اجتماع کی تیاری کے تمام کام مکمل کئے گئے۔ مین ہال میں کل 1345 کرسیاں لگائی گئیں۔ لنگر خانہ میں 34 چولہے عارضی طور پر نصب کئے گئے۔ شعبہ وصایا، سو مساجد، Humanity First اور النصرت والوں نے بھ اپنے اسٹال لگائے۔ اسی طرح Scanning والا شعبہ بھی فعال کیا گیا جہاں آنے والوں کے کارڈز دستیاب تھے۔ رہائش گاہ تیار کی گئی جہاں 700 مہمانوں کی رہائش کا انتظام موجود تھا۔ جمعہ کی شام مکرم مبارک احمد صاحب شاہد صدر مجلس انصار اللہ جرمنی نے تقریباً ساڑھے سات بجے سے رات نو بجے تک مکرم ظفر احمد ناگی صاحب منتظم اعلیٰ اجتماع اور ان کی ٹیم کے ممبران کے ہمراہ تمام شعبہ جات کا معائنہ کیا اور ضروری ہدایات دیں، اختتام پر لنگر خانہ میں کیک کاٹا گیا۔

اجتماع کا پہلا دن اور پرچم کشائی کی تقریب

16 نومبر بروز ہفتہ اجتماع کا پہلا دن تھا اور اس کا آغاز پرچم کشائی کی تقریب سے ہوا جو ساڑھے گیارہ بجے منعقد ہوئی۔ مکرم مبارک احمد شاہد صاحب صدر صاحب مجلس انصار اللہ جرمنی نے مجلس انصار اللہ کا پرچم جبکہ مکرم عبد اللہ واگس ہاؤز صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے جرمنی کا قومی پرچم لہرایا اور دعا کرائی، اس موقع پر ترانہ بھی پڑھا گیا اور احباب نے پر جوش نعرے بھی لگائے۔

افتتاحی تقریب کا آغاز

بارہ بجے کے لگ بھگ سالانہ اجتماع کی افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا جس کی صدارت مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ جرمنی نے کی۔ تلاوت مکرم حافظ طارق صاحب نے پیش کی اور اس کا اردو ترجمہ مکرم اشفاق احمد سندھو صاحب نے اور جرمن ترجمہ مکرم ڈاکٹر راشد نواز صاحب نے پڑھا۔ اس کے بعد صدر صاحب مجلس انصار اللہ جرمنی نے اردو اور جرمن زبان میں عہد دہرایا۔ اس کے بعد مکرم داؤد احمد ناصر صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب نے مختصر

خطاب میں تربیت اور اجتماع سے متعلق نصائح کیں اور اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اجتماع کے موقع پر مجلس انصار اللہ جرمنی کے لئے بھیجا گیا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد نیشنل امیر صاحب نے کرونا وبا اور ویکسین لگوانے کے حوالے سے اور تربیتی امور پر شاملین اجتماع کو نصائح کیں اور اس حوالے سے حضور انور کی طرف سے موصول ہونے والی تازہ ہدایات سے آگاہ کیا۔ افتتاحی تقریب کے بعد نمازوں اور طعام کا وقفہ ہوا۔ وقفے کے بعد مختص کئے گئے مقامات پر انفرادی اور اجتماعی علمی اور ورزشی مقابلوں کا آغاز ہوا۔ انفرادی علمی مقابلوں میں مقابلہ تلاوت، نظم، اردو تقریر اور جرمن تقریر شامل تھی۔ صف اول اور صف دوم کے انصار کے مقابلہ جات علیحدہ علیحدہ منعقد ہوئے۔ صف اول کے مقابلوں میں شرکت کرنے والے انصار کی کل تعداد 54 تھی جبکہ صف دوم کے انصار کی تعداد 53 تھی۔ جرمن زبان تقریر کے مقابلہ میں 10 انصار نے شرکت کی۔ علاقہ کی سطح پر ٹیموں کے مابین بیت بازی کے مقابلہ میں کل 7 ٹیموں نے شرکت کی۔ امسال ججز کے لئے ایک آپلیکیشن (APP) بھی تیار کی گئی تاکہ مقابلوں میں نمبرز دینے کے لئے آسانی پیدا ہو۔ اسی طرح علاقوں سے چنیدہ افراد سے پرچہ کا امتحان بھی لیا گیا۔

ورزشی مقابلوں میں معیار اول اور دوم کے انصاروں نے شرکت کی۔ انفرادی مقابلوں میں کلائی پکڑنا، واکنگ ایک ہزار میٹر، دوڑ چار سو میٹر (معیار اول اور دوم) اسی طرح مقابلہ مشاہدہ معائنہ شامل تھا۔ جبکہ اجتماعی مقابلوں میں فٹ بال، کرکٹ، والی بال اور رسہ کشی کے مقابلے شامل تھے۔ اجتماعی ورزشی مقابلوں میں کل 450 جبکہ انفرادی ورزشی مقابلوں میں 36 کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔ اس کے بعد نمازوں اور طعام کا وقفہ ہوا اور پہلا دن اپنے اختتام کو پہنچا۔

سالانہ اجتماع کا دوسرا اور آخری دن

سالانہ اجتماع کے دوسرے اور آخری دن کا آغاز نماز تہجد، فجر اور درس سے ہوا۔ تقریباً 250 احباب نے نماز فجر ادا کی۔ اس کے بعد آٹھ بجے ناشتہ ہوا۔ پروگرام کے مطابق آج کے پروگراموں میں ورزشی اور علمی مقابلے (فائنل) اور تلقین عمل کا پروگرام تھا جو دس بجے صبح سے لیکر وقفہ برائے طعام و نماز ظہر و عصر تک جاری رہے۔ علمی مقابلوں میں مقابلہ نظم کے فائنل شامل تھے۔ جبکہ اجتماعی مقابلوں میں والی بال، کرکٹ اور رسہ کشی کے مقابلے شامل تھے۔

اس کے بعد تلقین عمل کا پروگرام مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ جرمنی کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں تربیتی موضوع پر دو تقاریر کی گئیں، ان میں سے ایک تقریر مکرم طاہر احمد صاحب مربی سلسلہ کی تھی اور ان کی تقریر کا موضوع

up بھی دعا کے فوراً بعد ہی شروع کر دیا گیا اور رات گئے تک اسی فیصد کام مکمل کر لیا گیا اور ہالوں کی مکمل صفائی کر لی گئی تھی۔ اگلے دن سوموار کو صبح 8 بجے بڑا مین ہال بروقت انتظامیہ کے واپس کر دیا گیا جس کے لئے وقار عمل اور صفائی کا کام ساری رات جاری رہا۔ اس کے بعد بیرونی و دیگر مقامات کی صفائی کے بعد دوپہر سوا دو بجے تک وائنڈ اپ مکمل ہو گیا، اس موقع پر مکرم مبارک احمد صاحب شاہد صاحب صدر مجلس انصار اللہ جرمنی نے وقار عمل میں حصہ لینے والے انصار کو قیمتی نصائح کیں اور دعا کروائی، اس موقع پر مکرم ظفر احمد ناگی صاحب منتظم اعلیٰ اجتماع اور دیگر اراکین اجتماع کمیٹی بھی موجود تھے۔



بقیہ صفحہ 38 سے - خطاب محترم نیشنل امیر صاحب احمد یہ جرمنی

لئے دعا کرنا اور یہ سوچنا کہ اگر کچھ غلط ہو جائے تو کیا ہو سکتا ہے۔ خاص طور پر جو کاروبار آپ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کرتے ہیں۔ اس میں یہ واضح ہو جائے گا کہ آیا جماعت میں تقویٰ ہے یا نہیں، اس نعرہ پر ”محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں“، واقعی ہم عمل کرتے ہیں یا نہیں۔ اس لیے ہر جماعت میں ان موضوعات پر بات ہونی چاہئے۔ ہمارے پاس آج بھی ایک بڑا پروگرام ہے، مجھے امید ہے کہ میں آپ کو چند ٹپس دینے میں کامیاب ہو جاؤں گا جن پر عمل کرنا آپ فوراً شروع کر سکتے ہیں۔ لیکن ایک چیز بہت ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک ان باتوں کے لیے نہایت صراحت کے ساتھ دعا کرنا شروع کرے اور ان کے لیے وقت نکالے۔ میں بعض اوقات مبلغین سے بات کرتا ہوں جب وہ جامعہ میں ہوتے ہیں کیونکہ بہت سے لوگ ابھی تک روزانہ مضبوطی سے تہجد پر قائم نہیں ہوئے۔ میں ہمیشہ یہ کہتا ہوں کہ جب آپ جامعہ سے نکلیں گے تو آپ نے اپنی تہجد کو مضبوطی سے قائم کر لیا ہو گا۔ لیکن جب میں انصار سے بات کرتا ہوں تو کم از کم ان لوگوں سے جو 60 سال سے زیادہ ہیں انہیں بھی تہجد کی نماز پڑھنی چاہئے۔ یہی گزارش ہے جو میں آپ سے آخر میں کرنا چاہتا ہوں اور پیغام دینا چاہتا ہوں کہ آپ تہجد کو قائم کریں۔ پھر آپ کچھ چیزوں کے لیے جن کے لیے حضور اقدس ہمیں بتاتے ہیں دعا کریں جیسا کہ میں نے بھی آپ کو بتایا ہے مثال کے طور پر جلسہ سالانہ کی جگہ ہے۔ آپ اس کے لئے بھی نوافل پڑھ سکتے ہیں دو رکعت بھی پڑھ سکتے ہیں لیکن باقاعدگی سے۔ خاص طور پر موسم سرما میں آپ اچھا آغاز کر سکتے ہیں۔ ان خیالات کے ساتھ جزاکم اللہ میری طرف سے کہ انصار اللہ کو اتنا بڑا اجتماع کرنے کی توفیق ملی ہے۔

”باہمی اخوت و محبت“ تھا۔ دوسری تقریر مکرم شمشاد احمد صاحب قمر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی کی تھی، آپ کی تقریر کا عنوان ”خلیفہ وقت سے وابستگی“ تھا۔ سالانہ اجتماع کا آخری اجلاس

کھانے اور نمازوں کے وقفہ کے بعد سالانہ اجتماع کا آخری اجلاس تین بجے مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی کی صدارت میں شروع ہوا۔ مکرم مسعود احمد گل صاحب نے قرآن پاک کی تلاوت کی، تلاوت کا اردو ترجمہ مکرم منور اکمل فانی صاحب، جبکہ جرمن زبان میں ترجمہ مکرم راشد محمود صاحب نے پڑھا۔ اس کے بعد صدر صاحب مجلس انصار اللہ جرمنی نے اردو زبان میں عہد دہرایا، جرمن زبان میں عہد مکرم نیشنل امیر صاحب نے دہرایا۔ عہد کے بعد مکرم شیخ خالد محمود صاحب نے خوش الحانی کے ساتھ نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم ظفر احمد ناگی صاحب (نائب صدر صف دوم) نے بحیثیت منتظم اعلیٰ اجتماع، اجتماع کی کارگزاری رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں مکرم امیر صاحب جرمنی نے انفرادی، اجتماع علمی ورزشی مقابلوں کے علاوہ دیگر انعام ہولڈرز انصاروں اور ٹیموں میں انعامات تقسیم کئے۔ پہلے علمی مقابلہ جات کے انعامات دیئے گئے اس کے بعد ورزشی مقابلہ جات کے انعامات تقسیم ہوئے۔ اس کے بعد شعبہ مال کے تحت گزشتہ سال 2020ء میں اپنے اپنے ٹارگٹ کو صد فیصد پورا کرنے والے 40 میں سے 36 زونز کے نام پڑھے گئے۔ اس کے بعد گزشتہ سال حسن کارکردگی کے لحاظ سے پانچ چھوٹی اور دس بڑی مجالس کے علاوہ پانچ زونز میں حسن کارکردگی اسناد تقسیم کی گئیں اور 2020ء میں علم انعامی حاصل کرنے والی مجلس کو علم انعامی دیا گیا۔ سال 2020ء میں بہترین حسن کارکردگی کا مظاہرہ کرنے پر مجلس Rödermark کو علم انعامی سے نوازا گیا اور اس کے زعیم صاحب مجلس مکرم ساجد خواجہ صاحب نے اپنے انصار کے ساتھ علم انعامی وصول کیا۔ بعد ازاں مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی نے اختتامی خطاب کیا۔ اجتماع کے آخری مرحلہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ یو کے سے اختتامی خطاب تمام حاضرین اجتماع کو دکھایا اور سنایا گیا اور اس کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ کی طرف سے اظہار تشکر کے کلمات کہے گئے جس میں آپ نے اجتماع کمیٹی، انصار بھائیوں، ایم ٹی اے اور خصوصاً سلسلہ کے مربیان کرام کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے علمی مقابلوں میں تعاون کیا۔ مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی کی دعا کے ساتھ یہ اجتماع اپنے اختتام کو پہنچا۔ امسال سالانہ اجتماع کی کل حاضری 2517 رہی۔

وائنڈ اپ Wind up

مقام اجتماع کی انتظامیہ کو بروقت ہال کی واپسی کے لئے اس کی صفائی اور Wind





DIE WURZEL ALLER TUGENDEN
IST DIE GOTTESFURCHT, WENN
DIESE ERHALTEN IST, SO IST
ALLES ERHALTEN!

40. SALANA IJTEMA 2021 - M



Vorbereitung Salana Ijtema

تیاری

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی





40. SALANA IJTEMA 2021 - MAJLIS ANSARULLAH DEUTSCHLAND

معائنہ Moaina

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی



Programm Moaina Badges Ausgaben mit Sadr sahib Majlis Ansarullah Deutschland





Abteilung Nazafat



Abteilung Büro



Abteilung Sicherheit Eingang (Hallen)



Abteilung



Abteilung 100 Moschee



Abteilung Ertse Hile



Abteilung Nazm-O-Zabt Androon



Abteilung Sicherheit Fahnen



Abteilung Bazar





Abteilung Wissenswettbewerbe



Abteilung LangR Khana



Abteilung LangR Khana



Abteilung Reserv



Abteilung Tee Stand



Abteilung Scanning



Abteilung Scanning



Abteilung Anmeldung



Abteilung Sicherheit Ijtema



Abteilung Sicherheit (National Mannschaft)



Abteilung Essen Transport



Abteilung Vorbereitung Ijtema



Abteilung Ziafat Salana Ijtema



Abteilung MTA International



Abteilung Dekoration



Abteilung Logistik



Abteilung Einkauf



Abteilung Information Empfang & Information



Abteilung Hazri Nigrani



Abteilung Lager (Salana Ijtema)



Abteilung Lager (LangR)



Abteilung Frühstück

Fahnenhissen

پرچم کشائی

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی



افتتاحی تقریب Eröffnungszeremonie

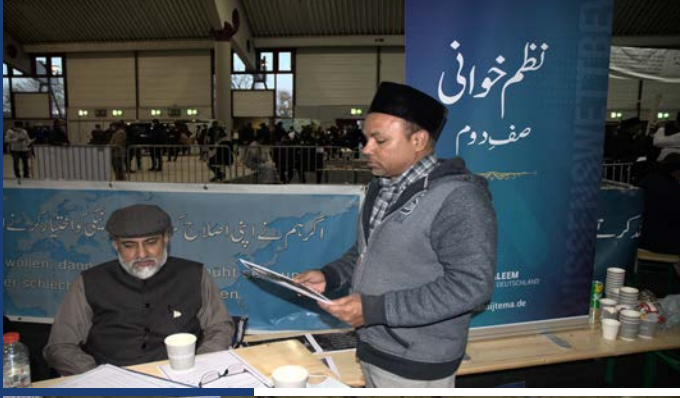
سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی



علمی مقابلہ جات Wissenswettbewerb

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی







شعبہ جات Abteilungen

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی



Abteilung Sicherheit



Abteilung Anmeldung



Abteilung Sicherheit Eingang (Mai Markt Tag-Nacht)



Abteilung Büro Salana Ijtema



Abteilung Hazri Nigrani



Abteilung Preisverleihung



Abteilung Moaina





Abteilung Reserv



Abteilung Dekoration



Abteilung Sicherheit Bühne



Abteilung Ziafat



Abteilung Erste Hilfe



Abteilung Nizafat



Abteilung Sicherheit Fahnen



Abteilung Tee Stand



Abteilung Lager (Salana Ijtema)



Abteilung Wasaya (AMJ)



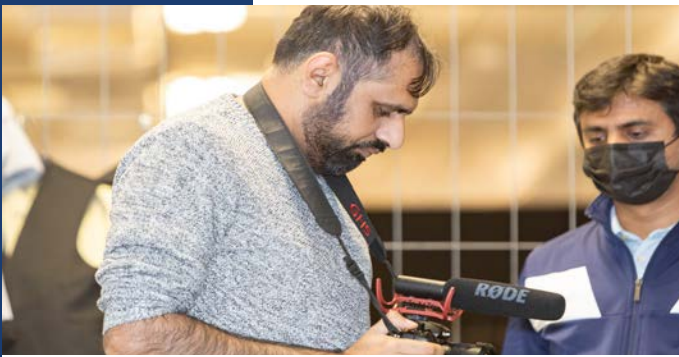
Abteilung Dekoration und Lautsprecher



Abteilung Wissenswettbewerbe



Abteilung Maintainance



Abteilung Multimedia



Abteilung Sicherheit



Abteilung Lautsprecher



Abteilung Fotografie

Sportwettbewerbe ورزشی مقابلہ جات

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی



Illaqqa Rhein Taurus (Cricket)



Illaqqa Nasir Bagh (Cricket)



Illaqqa Hessen Süd (Cricket)



Illaqqa Mitte (Cricket)



Illaqqa Nord (Cricket)





Illaqqa Mitte (Tauziehen)



Illaqqa Bayern (Tauziehen)



Illaqqa Bait-ul-Jame (Tauziehen)



Illaqqa Frankfurt City (Tauziehen)



Illaqqa Hessen Süd (Tauziehen)



Illaqqa West (Tauziehen)





Illaqa Nord (Volleyball)



Illaqa Hessen Süd (Volleyball)



Illaqa Bait-ul-Jame (Volleyball)



Illaqa Mitte (Volleyball)



Illaqa West (Volleyball)



Illaqa Rein Taunus (Volleyball)



ورزشی مقابلہ جات (انفرادی) Einzel Sportwettbewerbe

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی



ورزشی مقابلہ جات (فٹ بال) Sportwettbewerbe Fußball

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی



Illqa Nord

Illqa Süd



Illqa Nasir Bagh

Illqa Frankfurt City

Illqa West

Preisverleihung تقسیم انعامات

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی



Sheikh Khalid Mahmood Sb.



Mir Naseem-ur-Rasheed Sb.



Saqib Mahmood Sb.



Mohammad Akbar Baig Sb.



Mahir Almani Sb.



Mir Abdul Latif Sb.



Mujeeb Ullah Manget Sb.



Mohammad Kaswat Sb.



Mohammad Rafiq Shakir Sb.



Abdul Ghaffar Sb.



Saeed Ahmad Khan Sb.



Mohammad Arif Sb.



Naeemuddin Lodhi Sb.



Qamar Ahmad Zafar Sb.



Khawaja Rafiq Ahmad Sb.



Mansoor Ahmad Sb.



Nayyar Iqbal Sb.



Muhammad Umar Kahlon Sb.



Mohammad Ishaq Sb.



Fazal Ahmad Rashid Sb.



Mohammad Amin Khalid Sb.



Abdul Shakoor Sb.



Lamhat Mirza Sb.



Zaheer Ahmad Tahir Sb.



Ch. Waseen Ahmad Sb.



Mohammad Afzal Chatta Sb.



Nadeem Ahmad Sb.



Ihsan Ullah Sb.



Safeer Ahmad Sb.



Mansoor Ahmad Sb.



Mubashar Ahmed Gondel Sb.



Abdul Razzaq Dogar Sb.



Zaheer Sanouri Sb.



Muhammad Iqbal Dogar Sb.



Nasir Ahmad Chatta Sb.



Fakhar Zaman Sb.



Khalid Mahmood Sb.



Dr. Atta ul Mannan Sb.



Ansar Hayat Chatta Sb.



Basharat Ahmad Sb.



Asif Mumtaz Kahlon Sb.



Anees Ahmad Sb.



Malik Farid Ahmad Sb.



Zahid Mahmood Ata Sb.



Masood Ahmad Gil Sb.



Shakeel Ahmad Ghazi Sb.



Muhammad Idrees Sb.



Riaz Mahmood Bajwa Sb.



Tahir Mahmood Sb.



Shahid Mahmood Sb.



Bashir-ud-Din Sb.



Waqar Ahmad Sindhu Sb.



Mujahid Rashid Chatta Sb.



Munir Ahmad Sb.



Naeem Ahmad Butt Sb.



Saleem Ullah Hadi Sb.



Rashid-ud-Din Sb.



Munir Ahmad Khalil Sb.



Tariq Latif Bhatti Sb.



Sajjad Ahmad Sb.



Amjad Hussain Sb.



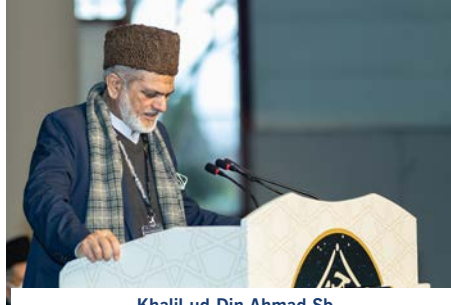
Anwar Khan Sb.



Ahmad Aziz Butt Sb.



Munawar Akmal Fani Sb.



Khalil-ud-Din Ahmad Sb.



Rana Naeem Ahmad Sb. - Sadr Majlis Ansarullah Norwegen



Alme Inami 2020, Majlis Rödermark, Zone Rodgau, Zaim Majlis: Sajid Ahmad Khawaja Sb.



Eindrücke vom Ijtema اجتماع کی تصویری جھلکیاں

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی







Windup



Von links nach rechts: Herr Abdur Rehman Mubashir, ehem. Sadr Majlis Ansarullah Deutschland (2006-2011); Herr Chaudry Iftikhar Ahmad, ehem. Sadr Majlis Ansarullah Deutschland (2012-2017); Herr Mubarak Ahmad Shahid, Sadr Majlis Ansarullah Deutschland (2018-Heute); Herr Daud Ahmed Kahloon, ehem. Sadr Majlis Ansarullah Deutschland (1997-2003);



Von links nach rechts: Herr Zaheer Ahmad Tahir Naib Sadr; Herr Zafar Ahmad Nagi, Naib Sadr Safe Dom und Muntazim-e-Aala Ijtema; Herr Abdur Rehman Mubashir, ehem. Sadr Majlis Ansarullah Deutschland (2006-2011); Herr Chaudry Iftikhar Ahmad, ehem. Sadr Majlis Ansarullah Deutschland (2012-2017); Herr Mubarak Ahmad Shahid, Sadr Majlis Ansarullah Deutschland (2018-Heute); Herr Rana Naeem Ahmad, Sadr Majlis Ansarullah Norwegen; Herr Daud Ahmed Kahloon, ehem. Sadr Majlis Ansarullah Deutschland (1997-2003); Herr Basheer Ahmed Rehan, Naib Sadr Awwal; Herr Sheikh Mohammad Imran Naib Sadr & Qaid Maal

نتائج علمی مقابلہ جات Ergebnisse Wissenswettbewerbe

مقابلہ حسنِ قرأت صفِ اوّل - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی



Mir Abdul Latif Sb.
Majlis Offenbach



Saqib Masood Sb.
Majlis Bad Vibell



Shaikh Khalid Mahmood Sb.
Majlis Wiesbaden Süd

نتائج علمی مقابلہ جات Ergebnisse Wissenswettbewerbe

مقابلہ حسنِ قرأت صفِ دوم - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی



Mir Naseem-ur-Rasheed Sb.
Majlis Rodgau



Hafiz Tariq Cheema Sb.
Majlis Schnäppenhausen



Mujeeb Ullah Manget Sb.
Majlis Goddelau Süd

نتائج علمی مقابلہ جات Ergebnisse Wissenswettbewerbe

مقابلہ نظم صفِ اول - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی



Mohammad Rafiq Shakir Sb.
Majlis Eidelstedt



Shaikh Khalid Mahmood Sb.
Majlis Wiesbaden Süd



Abdul Ghaffar Sb.
Majlis Rodgau

نتائج علمی مقابلہ جات Ergebnisse Wissenswettbewerbe

مقابلہ نظم صفِ دوم - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی



Mohammad Akbar Baig Sb.
Majlis Limburg



Saeed Ahmad Khan Sb.
Majlis Bad Soden



Mir Naseem-ur-Rasheed Sb.
Majlis Rodgau

نتائج علمی مقابلہ جات Ergebnisse Wissenswettbewerbe

مقابلہ اُردو تقریر صفِ اوّل - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی



Mohammad Arif Sb.
Majlis Freinsheim



Mir Abdul Latif Sb.
Majlis Offenbach



Naeemuddin Lodhi Sb.
Majlis Darmstadt City

نتائج علمی مقابلہ جات Ergebnisse Wissenswettbewerbe

مقابلہ اُردو تقریر صفِ دوم - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی



Sajjad Ahmad Sb.
Majlis Erfelden



Mujeeb Ullah Manget Sb.
Majlis Goddelau Süd



Qamar Ahmad Zafar Sb.
Majlis Waiblingen

نتائج علمی مقابلہ جات Ergebnisse Wissenswettbewerbe

مقابلہ جرمن تقریر - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی



Raheel Ghafoor Sb.
Majlis Nordweststadt



Khawaja Rafique Sb.
Majlis Altstadt



Mansoor Ahmad Sb.
Majlis Nuur Moschee

نتائج علمی مقابلہ جات Ergebnisse Wissenswettbewerbe

مقابلہ پرچہ مطالعہ کتب - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی



Shabir Ahmad Sb.
Majlis Eppelheim



Nayyar Iqbal Sb.
Majlis Rodgau



Mubashar Ahmad Chaudhary Sb.
Majlis Waldshut

نتائج علمی مقابلہ جات Ergebnisse Wissenswettbewerbe

مقابلہ بیت بازی - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی



Spezieller Wettbewerb für Qur'anrezitation

خصوصی مقابلہ حسنِ قرأت - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی



منصفین علمی مقابلہ جات Richter für Wissenswettbewerbe

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی



Abdul Basit Tariq Sb.



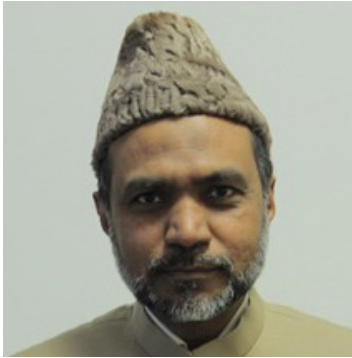
Tahir Ahmad Sb.



Mohammad Ilyas Munir Sb.



Nafees Ahmad Atique Sb.



Hassan Tahir Bukhari Sb.



Jarryullah Khan Sb.



Imtiaz Ahmad Shaheen Sb.



Behzad Ahmad Chaudhry Sb.



Ansir Bilal Sb.



Muzaffar Ahmad Sb.



Mahmood Ahmad Khan Sb.



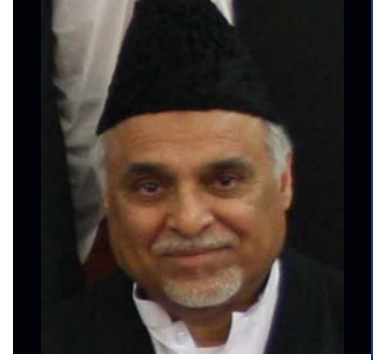
Dr. Mohammad Dawood Majoka Sb.



Javaid Iqbal Nasir Sb.



Mubashar Ahmad Butt Sb.



Laeeq Ahmad Munir Sb.



Murtaza Ahmad Manan Sb.



Naweel Ahmad Shad Sb.



Fateh Ahmad Nasir Sb.



Shams Iqbal Sb.



Tariq Ahmad Zafar Sb.



Umer Shoaib Sb.



Mashhood Ahmad Zafar Sb.

Ergebnisse Sportwettbewerbe نتائج ورزشی مقابلہ جات

انفرادی مقابلہ 400 میٹر دوڑ صفِ دوم - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی



Umeer Kamal Sb.
Majlis Eidelstedt



Nadeem Ahmad Sb.
Majlis Friedrichdorf



Ihsan Ullah Sb.
Majlis Steinberg

Ergebnisse Sportwettbewerbe نتائج ورزشی مقابلہ جات

انفرادی مقابلہ 1000 میٹر واک صفِ اول - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی



Mubashar Ahmed Gondel Sb.
Majlis Montabaur



Ch. Safeerul Din Sb.
Majlis Krainichstein



Rafiq Rehman Sb.
GG

نتائج ورزشی مقابلہ جات Ergebnisse Sportwettbewerbe

انفرادی مقابلہ 1000 میٹر واک صفِ دوم - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی



Mansoor Ahmad Sb.
Majlis Kiel



Nadeem Ahmad Sb.
Majlis Friedrichdorf



Waqas Ahmad Sb.
Majlis Weingarten

نتائج ورزشی مقابلہ جات Ergebnisse Sportwettbewerbe

انفرادی مقابلہ کلائی پکڑ ناصفِ اول - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی



Nasir Ahmad Chatta Sb.



Muhammad Iqbal Dogar Sb.
Majlis Wiesburg



Basharat Ahmad Sb.

Ergebnisse Sportwettbewerbe نتائج ورزشی مقابلہ جات

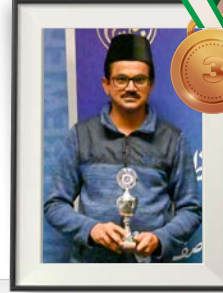
انفرادی مقابلہ کلائی پکڑ ناصف دوم - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی



Khalid Mehmood Sb.



Fakhar Zaman Sb.
Hamburg



Taufeeq Ahmad Sb.
Majlis Rüsselhaim

Ergebnisse Sportwettbewerbe نتائج ورزشی مقابلہ جات

انفرادی مقابلہ مشاہدہ معائنہ - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی



Ahsan Mehmood Milu Sb.
Majlis Bochum



Khawaja Rafeeq Ahmed Sb.
Majlis Altstadt



Mir Naseem-ur-Rasheed Sb.
Majlis Rodgau

نتائج ورزشی مقابلہ جات Ergebnisse Sportwettbewerbe

اجتماعی مقابلہ والی بال - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی



Illaqqa Nord



Illaqqa Hessen Süd



نتائج ورزشی مقابلہ جات Ergebnisse Sportwettbewerbe

اجتماعی مقابلہ کرکٹ - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی



Illaqqa Nasir Bagh



Illaqqa Rhein Taunus



نتائج ورزشی مقابلہ جات Ergebnisse Sportwettbewerbe

اجتماعی مقابلہ رسہ کشی - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی



Illaqa Hessen Süd



Illaqa Mitte



نتائج ورزشی مقابلہ جات Ergebnisse Sportwettbewerbe

اجتماعی مقابلہ فٹ بال - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی



Illaqa Nord



Illaqa Süd



Husn-e-Karkardgi 2020 مقابلہ حسن کارکردگی

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی

Zone Husn-e-Karkardgi 2020

Position	Zone	Nazim-e-Aala Zone
1	Nordrhein West	Munir Ahmad Tahir Sb.
2	München	Tahir Mahmood Sb.
2	Westfalen Nord	Shahid Mahmood Sb.
3	Darmstadt	Waqar Ahmed Sindhu Sb.
3	Sachsen-Brandenburg	Mujahid Rashid Cheema Sb.

Kleine Majalis Husn-e-Karkardgi 2020

Position	Majlis	Zone	Zaim Majlis
1	Nordhorn	Westfalen Nord	Faseeh-ud-Din Sb.
2	Dithmarschen	Schleswig Holstein	Khurshid Ahmad Sb.
3	Bad Segeberg	Schleswig Holstein	Saeed Ullah Hadi Sb.
4	Kempton	München	Abdus Shakoor Bhutta Sb.
5	Lüdenscheid	Nordrhein Ost	Munir Ahmad Khalil Sb.

Große Majalis Husn-e-Karkardgi 2020

Position	Majlis	Zone	Zaim Majlis
1	Rödermark	Rodgau	Sajid Ahmad Khawaja Sb.
2	Neuwied	Rhein Mosel	Asif Mumtaz Kahlon Sb.
3	Rodgau	Rodgau	Dr. Atta UI Manan Sb.
4	Neuss	Nordhein West	Chaudhry Shakeel Warraich Sb.
5	Erfelden	Riedstadt	Sajjad Ahmad Sb.
6	Friedberg	Friedberg	Munawar Ahmad Gill Sb.
7	Renningen	Württemberg	Anwar Khan Sb.
8	Bensheim	Bensheim	Mohammad Ishaq Sb.
9	Hannover	Niedersachsen	Amjad Hussain Sb.
9	Hanau	Hanau	Basharat Ahmad Sulehri Sb.
10	Griesheim DA	Bensheim	Rashid-ud-Din Sb.
10	Marburg	Marburg	Muhammad Munawar Sb.

مقابلہ مضمون نویسی سال 2020ء ”خلافت کی حفاظت ہماری ذمہ داری ہے“
پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کے نام

Position	Name	Majlis
1	Fazal Ahmad Rashid Sb.	Münster
2	Zaheer Ahmad Tahir Sb.	Neuhof
3	Shakeel Ahmad Ghazi Sb.	Osnabrück
4	Muhammad Amin Khalid Sb.	Bait-ur-Rasheed
5	Muhammad Ayub Qamar Sb.	Nuur Moschee
6	Sajjad Ahmad Khan Sehrani Sb.	Erfelden
7	Rasheed Ahmad Sb.	Erfelden
8	Muhammad Saleh Basharat Janjua Sb.	Düsseldorf
9	Rashid-ud-Din Sb.	Griesheim



مقابلہ مقالہ نویسی سال 2020ء ”قرآن جو اہرات کی تھیلی ہے“
پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کے نام

Position	Name	Majlis
1	Zaheer Ahmad Tahir Sb.	Neuhof
2	Shakeel Ahmad Ghazi Sb.	Osnabrück
3	Rashid-ud-Din Sb.	Griesheim DA
4	Muhammad Idrees Sb.	Neuhof
5	Muhammad Saleh Basharat Janjua Sb.	Düsseldorf
6	Muhammad Amin Khalid Sb.	Bait-ur-Rasheed
7	Muhammad Afzal Chattha Sb.	Nasir Bagh
8	Lamaat Mirza Sb.	Raunheim
9	Shaikh Abdul Majeed Sb.	Steinbach
10	Sajjad Ahmad Khan Sehrani Sb.	Erfelden
11	Shaukat Hussain Butt Sb.	Krainstein West
12	Naseer Ahmad Sb.	Ebingen
13	Ijaz Chattha Sb.	Koblenz



SALANA IJTEMA 2021
40. JÄHRLICHE VERSAMMLUNG DER
MAJLIS ANSARULLAH DEUTSCHLAND

وہ خوش نصیب علاقہ جات، زونز اور مجالس جنہوں نے خلیفۃ المسیح کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے
اپنا سو مساجد کا ٹارگٹ برائے سال 2020-2021 پورا کیا۔

ILLAQA JAAT		ZONEN	
01	BAIT-UL-JAME	01	HEIDELBERG
02	HESSEN SÜD	02	MARBURG
03	WEST	03	KASSEL
04	SÜD	04	HANAU
05	NORD	05	MAINTAUNUS
06	RHEIN TAUNUS	06	NIEDERSACHSEN
		07	PFALZ
		08	NORDRHEIN WEST
		09	RHEIN MOSEL
		10	SCHLESWIG HOLSTEIN
		11	WESTFALEN SÜD
		12	KARLSRUHE
		13	WESTFALEN NORD
		14	WÜRTTEMBERG SÜD
		15	MÖRFELDEN WALLDORF
		16	ROGGAU
		17	RAUNHEIM
MAJALIS			
01	EPPELHEIM	32	DITHMARSCHEN
02	HEIDELBERG	33	KIEL
03	MOSBACH	34	MAHDIABAD
04	SCHWETZINGEN	35	PINNEBERG
05	SINSHEIM	36	BOCHUM
06	MARBURG	37	MASCHDE
07	WETZLAR	38	MÜHLHEIM-RUHR
08	FLORSTADT	39	SOEST
09	NIDDA	40	ELLWANGEN
10	REICHELDSHEIM	41	ESSLINGEN
11	IMMENHAUSEN	42	WAIBLINGEN
12	KASSEL	43	BAIT-US-SABUH NORD
13	MAINTAL	44	BAIT-US-SABUH SÜD
14	HOFHEIM	45	BORNHEIM
15	RÜDESHEIM	46	NIED
16	BREMEN	47	NORDWESTSTADT
17	DELMENHORST	48	RÖDELHEIM
18	STADE	49	BAIT-UL-LATIF
19	DÜREN	50	DARMSTADT-CITY
20	DÜSSELDORF	51	NOOR UDDIN MOSCHEE
21	NEUSS	52	FREIBURG
22	STOLBERG	53	LÖRRACH
23	ALZEY	54	FRONTENHAUSEN
24	EICH-WORMS	55	KEMPTEN
25	FRANKENTHAL	56	NEUBURG
26	FREINSHEIM	57	NÜRNBERG
27	LUDWIGSHAFEN	58	SIMBACH
28	BAD MARIENBERG	59	AHAUS
29	KOBLENZ	60	BIELEFELD
30	NEUWIED	61	HERFORD
31	SOHREN	62	OSNABRÜCH
		63	PADERBORN
		64	EBINGEN
		65	ULM-DONAU
		66	WALDSHUT
		67	WEINGARTEN
		68	BAIT-UL-AZIZ
		69	ERFELDEN
		70	MÖRFELDEN SÜD
		71	MÖRFELDEN WEST
		72	SUBHAN MOSCHEE
		73	WALLDORF SÜD
		74	LÜDENSCHIED
		75	BENSHEIM
		76	HEPPENHEIM
		77	SCHNEPPENHAUSEN
		78	VIERNHEIM
		79	HOF
		80	OBERTSHAUSEN
		81	RÖDERMARK
		82	RODGAU
		83	RAUNHEIM NORD
		84	RAUNHEIM SÜD
		85	NAUHEIM
		86	FRIEDRICHSDORF
		87	BRÜHL
		88	KÖLN NORD
		89	KÖLN SÜD
		90	LEVERKUSEN
		91	PULHEIM



Majlis Ansarullah
Deutschland

www.salanaijtema.de

[ansarullahDE](https://www.ansarullahDE)





27.11.2021

مکرم و محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ جرمنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ، مجلس انصار اللہ جرمنی کو جماعت چیک ریپبلک کی طرف سے آپ کو اپنا سالانہ اجتماع بہت مبارک ہو۔۔۔

خدا کا بہت فضل ہے کہ جہاں جرمنی کے شہر میں انصار اجتماع کے لئے اکٹھے ہوئے وہاں ہمسایہ ملک چیک ریپبلک سے بڑے چھوٹے سب اجتماع کے دونوں ایام میں لائیو جماعت جرمنی کے یوٹیوب چینل کے ذریعے شامل ہوئے اور اجتماع کے بابرکت انعقاد سے مستفیض ہوئے۔ قابل ذکر تلقین عمل کا پروگرام اور نیشنل امیر صاحب کی تقریر تھی۔ الحمد للہ ان کے ذریعے احباب کو بہت سے گھریلو مسائل کا حل ملا، اپنی کمیوں اور خامیوں کی طرف توجہ ہوئی اور خلافت احمدیہ سے جو اخلاص و وفا کا وعدہ ہے اس کو نبھانے کی طرف یاد دہانی ہوئی۔ الغرض جملہ تقاریر ہمارے لئے باعثِ ازدیادِ ایمان تھیں۔ الحمد للہ۔۔۔

خاکسار اس فیصلے پر بہت خوش ہوا کہ مجلس انصار اللہ جرمنی نے اپنا سالانہ اجتماع باوجود مشکل حالات کے منعقد کیا۔ میں اور اس طرح ہمارے جماعت کے بڑوں کو ایک ٹریننگ کیمپ مہیا کیا جس میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی انصار کو تازہ ہدایات پر بھی توجہ دلائی گئی۔ اللہ تعالیٰ جملہ شاملین کو اس کا نیک اجر عطا فرمائے اور حضور ایدکم اللہ کی ہدایات کی روشنی میں اپنی زندگیاں گزارنے والا بنائے آمین۔ آخر پر خاکسار اجتماع کمیٹی اور خاص طور پر سوشل میڈیا کی ٹیم کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہے جن کی وجہ سے فاصلہ زیادہ ہونے کے باوجود ہم چیک ریپبلک میں اپنے آپ کو اجتماع کا حصہ ہی سمجھ سکتے ہیں۔ فجزاکم اللہ تعالیٰ فی الدنیا و الآخرة میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی جملہ مساعی میں برکت ڈالے۔ اللہ کرے کہ مجلس انصار اللہ جرمنی حقیقی معنوں میں نحن انصار اللہ کے مصداق ہوں نیز حضور ایدکم اللہ کے اشاروں کو سمجھنے والی ہو۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔ آمین

قطب کا کام دو تم ظلمت و تاریکی میں

بھولے بھٹکوں کے لئے راہنما ہو جاؤ

والسلام خاکسار

کاشف احمد جنجوعہ مبلغ سلسلہ و نیشنل صدر جماعت چیک ریپبلک



13.11.2021

مکرم و محترم مبارک شاہد صاحب صدر مجلس انصار اللہ جرمنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے اور جماعتی کاموں کی انجام دہی میں مصروف ہوں گے۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔ آمین خاکسار پوری شعبہ ضیافت کی ٹیم کی طرف سے سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی 2021ء کے بابرکت انعقاد پر تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اجتماع کے فضل سے فیض یاب ہونے اور پیارے خلیفہ وقت کی نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام خاکسار

ملک ابرار الحق

نیشنل سیکریٹری شعبہ ضیافت

Al-Nasir

Wissens- und Erziehungsmagazin der Majlis Ansarullah Deutschland



DIE WURZEL ALLER TUGENDEN
IST DIE GOTTESFURCHT, WENN
DIESE ERHALTEN IST, SO IST
ALLES ERHALTEN!



Hadhrat Mirza Masroor Ahmad Khalifa-tul-Masih V.
(Möge Allah seine Hand stärken)



نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ وَعَلَى عَبْدِهِ الْمَسِيحِ الْمَوْعُودِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہوالتاصر



Islamabad, UK
MA 26.10.2021

Liebe Mitglieder der Majlis Ansarullah Deutschland.
Assalamu alaikum wa Rahmatullahi wa Barakatuhu.

Ich habe mich sehr gefreut zu erfahren, dass die Majlis Ansarullah Deutschland die Möglichkeit erhält, ihr jährliches Ijtima zu veranstalten. Möge Allah es in jeglicher Hinsicht segnen und es mit schönen Ergebnissen krönen. Amin!

Ich wurde gebeten, dafür eine Botschaft zu schicken.

Meine Botschaft ist, dass wir durch die Gnade Allahs, an die Person glauben, die Er in diesem Zeitalter für die lehrmäßige und praktische Reform der Welt gesandt hat. Der Zweck der Wiederkunft des Verheißenen Messias^{AS} war, eine Revolution im innern eines jeden zu schaffen und die Dunkelheit, die die Herzen über einen Zeitraum von 1400 Jahren umhüllt hatte, in Licht zu verwandeln. Wir müssen uns also prüfen, ob wir uns bemühen, diese Standards zu erfüllen, welche unsere Ältesten erreicht haben. Seien es die Gefährten gewesen oder die Ahmadis, die nach ihnen kamen. Wir müssen sehen, ob es einen Widerspruch zwischen unseren Handlungen und unseren Glaubensansichten gibt. "Den Glauben über dem Weltlichen Vorrang zu geben", solche unserer Versprechen und Rufe, sind es vielleicht doch nur temporäre Emotionen? Die Bedingungen, auf der wir unser Treuegelübde auf die Hand des Verheißenen Messias^{AS} abgelegt haben, praktisch versuchen, zu einem Teil unseres Lebens zu machen? Das Ritualgebet (salāt) wurde im Heiligen Qur'an wiederholt betont. Der Heilige Prophet^{SAW} hat auch immer wieder auf die Wichtigkeit hingewiesen. In der dritten Bedingung des Treuegelübdes hat uns der Verheißene Messias^{AS} auch dieses Versprechen abgenommen, dass „er/sie regelmäßig die fünf täglichen Gebete in Übereinstimmung mit den Geboten Gottes und denen des Heiligen Propheten^{SAW} darbringen wird“.

(Azala Auham, Roohani Khazain B.3, S.564)

Er^{AS} hat hier nicht nur gesagt, dass Sie versprechen sollen, die Gebete zu verrichten, sondern, dass das regelmäßige Verrichten der fünf täglichen Gebete in Übereinstimmung mit den Geboten Gottes und denen des Heiligen Propheten^{SAW} darzubringen gilt. Halten Sie stets in Erinnerung, dass unser Glaube allein uns nicht retten wird, noch wird unser Glaube revolutionäre Veränderungen herleiten können, sondern es sind unsere Taten, die eine Revolution herbeiführen werden. Insha Allah! Nun, um die Hand des Khalifen zu stärken, ist jeder Ahmadi dazu





verpflichtet, dass er sich seinen Gebeten widmet, sodass die Revolution, die mit dem Verheißenen Messias^{AS} verbunden ist und wodurch sich letztlich die Mehrheit der Welt unter dem Banner des Heiligen Propheten Muhammad^{SAW} versammeln wird, jenes was von den Gebeten abhängt, letztlich durch Gebete zustande kommt. Ein Ahmadi hat in seinem Schwur, in seiner Treueschwur versprochen, dass er in der Gottesfurcht voranschreiten und alle hohen Charakterzüge annehmen wird.

Daher müssen Sie alle diesen Gedanken besonders oft in sich selbst hervorrufen, weil Sie Ansarullah (Allahs Helfer) sind und sich in einem Alter befinden, welches für sich den Ruf نحن انصار الله „wir sind die Helfer Allahs“ beansprucht.

Was ist die Zusammenfassung des Treuegelübges? Vermeidung von Schirk (Polytheismus), Vermeidung von Lüge, Vermeidung von Streitigkeiten, Unrecht und Tyranneien, Verrat vermeiden, Verleumdung und Rebellion vermeiden, Triebhaftigkeit in Zaum halten, das Verrichten des fünfmal-täglichen Gebets, das Tahajjud-Gebet einhalten, auf die Gebete von Istighfar (Reue) und Durood achten, (Allah) verherrlichen und lobpreisen, in jeder Situation der Not und des Trosts dem allmächtigen Gott treu bleiben, den Anweisungen des Heiligen Qur'an folgen, sich vor Arroganz und Hochmut schützen, Demut und Fröhlichkeit zum Ausdruck bringen. Um Allahs willen, einen Geist des Mitgefühls gegenüber der Schöpfung erwecken und das Joch des vollkommenen Gehorsams gegenüber dem Verheißenen Messias^{AS} anlegen. Dies ist die Zusammenfassung des Treuegelübdes und zudem das Mindestmaß, was der Verheißene Messias^{AS} von einem Ahmadi erwartet.

Möge Allah uns ermöglichen, dass wir seinen Erwartungen und Lehren gerecht werden. Ebenso unsere Generation sowie die nachfolgenden Generationen sollen alle Anstrengungen unternehmen, um die Einheit und die Anbetung Gottes zu etablieren. Amin!

Wassalam
Khaksar

Mirza Masroor Ahmad
5. Khalif des Verheißenen Messias





Allahs Begleitung für die Gottesfürchtigen

Huzur-e-Aqdas^{ABA} sagte:

“Der Verheißene Messias^{AS} hat gesagt, dass Allah das Leben von rechtschaffenen Menschen achtet und ihren Fortbestand schätzt. Und wer Seinem Willen nicht gehorcht, dem schenkt Er keine Aufmerksamkeit.

Jeder von uns sollte versuchen den Zweck seiner Schöpfung zu verstehen, um die Rechte Allahs zu erfüllen. Intensivieren Sie Ihre Gottesdienste. Lassen Sie sich nicht durch den Wohlstand Europas oder den Luxus der entwickelten Länder von unserem Geburtszweck ablenken. Wenn dies der Fall wird -Gott bewahre-, dann sind wir unserem Treuegelübde nicht gerecht geworden.

Das Erste und Wichtigste ist also, dass wir unserem Schöpfer gebührenden Respekt zollen und Seiner Anbetung gerecht werden und dadurch unser Dies- und Jenseits veredeln. Darüber hinaus gibt es noch viele weitere Gebote Gottes, die wir versuchen sollten zu erfüllen.

Tatsächlich wenn ein Mensch den Sinn des Gebets begriffen hat, wird er automatisch anderen Verpflichtungen nachkommen. Für das Erreichen von Taqwa (Gottesfurcht) gibt es auch weitere Dinge, die der Verheißene Messias^{AS} erwähnt hat. Der Verheißene Messias^{AS} sagte:

„Für gottesfürchtige Menschen gibt es wirklich große Versprechen. Gibt es Besseres, denn Allah mit Ihnen ist?“

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا

(Sura An-Nahl, Vers 129)

Gottes Nähe bekommt man durch Gottes Hilfe. Allahs Unterstützung gilt eigentlich nur den Gottesfürchtigen. Die Lösung für Schwierigkeiten und Leid, die der Mensch bekommt, ist allein erreichbar durch Taqwa. Taqwa ist auch die Lösung bei anderen Engpässen.”

(Ewan-e-Masroor Islamabad Tilford, Abschlussrede aus UK anlässlich Jalsa Salana Deutschland 2021 am 09.10.2021)

Al-Nasir

Wissen und Erziehungsmagazin der Majlis Ansarullah Deutschland

Sadr Majlis Ansarullah Deutschland:

Mubarak Ahmad Shahid

Aufsicht:

Zafar Ahmad Nagi, Naib Sadr Safe Dom Majlis Ansarullah Deutschland

Redakteur:

Dr.-Ing. Rashid Nawaz, Qaid Ishaat Majlis Ansarullah Deutschland

Leiter Abteilung Tasnief:

Mubarak Ahmad Tanveer Murabbi-e-Silsila

Mitarbeiter:

Rashid Mahmood, Waqas Ahmad Javed, Wadood Ahmad



06



07



08



10

06 Al-Quran

07 Al-Hadith

08 Der Verheißene Messias^{AS} sagte

10 Freitagsansprache

12 Die Abschlussrede vom Ameer-ul-Momenin
Hadhrat Khalifa-tul-Massih V.^{ABA} der Majlis Ansarullah UK
Anlässlich der Nationalversammlung der Majlis Ansarullah-UK am 08.09.2021

22 Eröffnungsrede Herr Mubarak Ahmad Shahid
Sadr Majlis Ansarullah Deutschland
Anlässlich der Jahresversammlung der Majlis Ansarullah Deutschland 2021

Bhatti, Agha Yusuf, Mohammad Azhar, Farooq Ahmad Umar,
Rameez Abeam

Korrekturlesen:

Isa Musa Menzel

Layout und Design:

Dr. Uzair Noor, Mirza Lutf ul Qadous

Titel Design:

Farhan Ahmad Sajjad

Fotographie:

Abbass Anwar, Tariq Mahmood, Sheikh Waheed,
Malik Abdul Rauf, Khurram Hameed, Mohammad Imran Rana

Manager:

Zafar Islam Khan

Majlis Ansarullah Deutschland

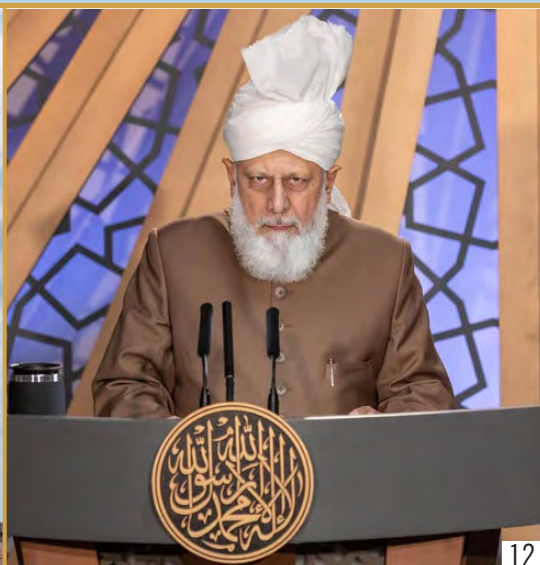
Genfer Straße 11, 60437 Frankfurt am Main

Telefon: 069-259270, 069-24271946

Fax: 069-24271317

www.salanaijtema.de www.ansarullah.de

ishaat@ansarullah.de



12



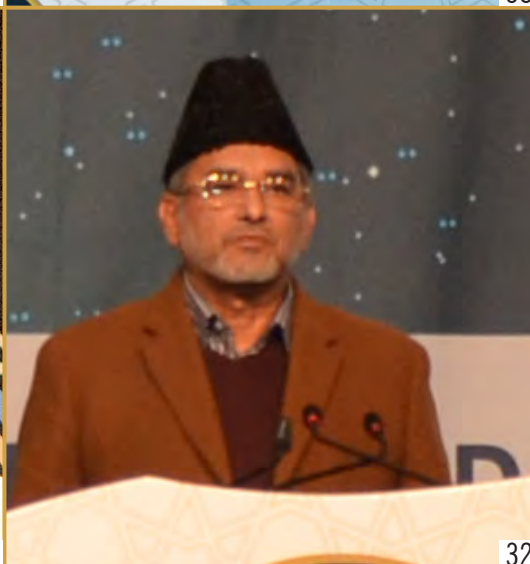
38



22



25



32



46

25

Gegenseitige Liebe und Brüderlichkeit

Herr Tahir Ahmad
Murabbi-e-Silsila

38

Rede von Herr Abdullah Wagishauser

National Amir Jamaat Ahmadiyya Deutschland
Anlässlich der Jahresversammlung der Majlis Ansarullah
Deutschland 2021

32

Die enge Verbindung zum Khilafat

Herr Shamshad Ahmad Qamar
Rektor der Jamia Ahmadiyya Deutschland

46

Bericht der 40. Jahresversammlung

der Majlis Ansarullah Deutschland 2021
Herr Munawar Ali Shahid
Muntzim Berichterstattung



59:19 O die ihr glaubt, fürchtet Allah; und eine jede Seele schaue nach dem, was sie für morgen vorausschickt. Und fürchtet Allah; Allah ist wohl kundig dessen, was ihr tut.

59:20 Und seid nicht gleich jenen, die Allah vergaßen und die Er darum ihre eigenen Seelen vergessen ließ. Das sind die Übertreter.

59:21 Nicht gleich sind die Bewohner des Feuers und die Bewohner des Gartens. Es sind die Bewohner des Gartens, die erfolgreich sind.

59:22 Hätten Wir diesen Qur-ân auf einen Berg herabgesandt, du hättest gesehen, wie er sich demütigte und sich spaltete aus Furcht vor Allah. Solche Gleichnisse stellen Wir für die Menschen, auf dass sie sich besinnen.

59:23 Er ist Allah, außer Dem es keinen Gott gibt, der Wissener des Ungesehenen und des Sichtbaren. Er ist der Gnädige, der Barmherzige.

59:24 Er ist Allah, außer Dem es keinen Gott gibt, der König, der Heilige, der Eigner des Friedens, der Gewährer von Sicherheit, der Beschützer, der Allmächtige, der Verbesserer, der Majestätische. Hoch erhaben ist Allah über all das, was sie anbeten!

59:25 Er ist Allah, der Schöpfer, der Bildner, der Gestalter. Sein sind die schönsten Namen. Alles, was in den Himmeln und auf Erden ist, preist Ihn, und Er ist der Allmächtige, der Allweise.

(Al-Haschr 19-25)

Übersetzung des Heiligen Qur'ans
von Hadhrat Mirza Tahir Ahmad Khalifa-tul-Massih IV.^{RH}

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنْسَاهُمْ أَنْفُسَهُمْ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٢٠﴾

لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿٢١﴾

لَوْ أَنْزَلْنَا هَٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ لَضَرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقَرُونَ ﴿٢٢﴾

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ﴿٢٣﴾

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٢٤﴾

هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٥﴾



Al-Hadith

Hadhrat Sa'd ibn Abi Waqas^{RA} überliefert, dass er den Heiligen Propheten^{SAW} sagen hörte:

„Allah liebt jeden Menschen, der gottesfürchtig ist, für den die Welt nicht attraktiv ist und den, der zurückgezogen lebt.“

(Şahīḥ Muslim; Garten der Rechtschaffenen, Hadith 108)

Hadhrat Abu Huraira^{RA} überliefert: Der Heilige Prophet^{SAW} wurde einmal gefragt, welcher der Angesehenste unter den Menschen ist. Der Heilige Prophet^{SAW} erwiderte:

„Es ist derjenige, welcher gottesfürchtig ist.“

(Şahīḥu l-Buḥārī; Garten der Rechtschaffenen, Hadith 109)

Hadhrat Abu Huraira^{RA} erzählt, dass der Heilige Prophet^{SAW} einmal zu ihm sagte:

„O Abu Huraira, übe dich stets in Gottesfurcht. Dadurch wirst du zu den großen Gottesdienern gehören. Bist du mit deiner Lage zufrieden, so wirst du zu den großen Dankbaren gezählt werden. Was du für dich selber wünschst, wünsche es auch den anderen - so wirst du zu den wahrhaften Gläubigen zählen. Deinen Nachbarn behandle mit Güte, so wirst du ein wirklicher und wahrhaftiger Muslim sein. Und lache nicht zu viel, da übermäßiges Gelächter dein Herz absterben lässt.“

(Sunan ibn Māğā; Garten der Rechtschaffenen, Hadith 111)

Der Heilige Prophet^{SAW} sagte:

„Allah sieht nicht auf euren Äußeres noch auf euren Reichtum, sondern auf eure Herzen und eure Taten“

(Şahīḥ Muslim; Vierzig schöne Edelsteine, Seite 43)



Der Verheißene Messias^{AS} sagte:

“Gestern hat Gott mir sehr oft offenbart, dass ihr fromme Menschen werden sollt und den schmalen Pfaden der Frömmigkeit folgt, dann wird Gott mit euch sein. Dies verursacht in meinem Herzen große Schmerzen, was soll ich tun, damit unsere Jamaat wahre Frömmigkeit und Reinheit annimmt? Ich bete so viel, dass mich während des Betens Schwäche überkommt und manchmal ist es an der Zeit, ohnmächtig zu werden und zugrunde zu gehen. Solange eine Jamaat vor Gott, dem Allmächtigen, nicht frommer wird, kann Gottes Hilfe nicht darin eingeschlossen werden. Taqwa (Gottesfurcht) ist die Zusammenfassung aller Schriften und Lehren der Thora und des Evangeliums. Der Heilige Qur'an hat in einem Wort den höchst bedeutenden Willen und das vollkommene Wohlgefallen des allmächtigen Gottes ausgedrückt. Ich denke auch daran, die wahren Frommen von meiner Jamaat zu trennen, diejenigen, die die Religion vor die Welt stellen, und diejenigen, die für Allahs Sachen sich von der Welt getrennt haben, irgendeine religiöse Arbeit anvertrauen, und dann werde ich mich nicht um diejenigen kümmern, die in Leid und Kummer der Welt verfallen sind und bei der Verfolgung der toten Welt ihr

Leben verloren haben.”

(Malfoozat Band 1, Seite 200, 1988)

Zu einem anderen Anlass sagte der Verheißene Messias^{AS}:

“Die wahre Frömmigkeit, durch die der Mensch gesäubert und gereinigt wird und für die die Propheten kommen, ist aus der Welt verschwunden. Kaum einen gibt es, der das Beispiel der

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا

(Ash-Shams: 10)

bezeichnet werden kann. Das Enthalten und die Reinheit ist etwas Wunderbares. Wenn ein Mensch rein ist, geben ihm die Engel die Hand. Die Leute schätzen es nicht, sonst würden sie all ihre spirituellen Freuden aus Halal-Quellen beziehen. Der Dieb stiehlt, um an Reichtum zu kommen, aber wenn er geduldig ist, wird Gott ihn auf andere Weise reich machen. Auf die gleiche Weise begeht der Ehebrecher Ehebruch. Wenn er geduldig wäre, würde Allah seinen Wunsch auf eine andere Weise erfüllen, bei dem man Sein Wohlgefallen erlangt. In einer Überlieferung steht, dass ein Dieb nicht stiehlt, es sei denn, er ist kein Gläubiger, und ein Ehebrecher begeht keinen Ehebruch, es sei

denn, er ist kein Gläubiger. Wenn eine Ziege von einem Löwen beobachtet wird, ist sie nicht einmal imstande Gras zu fressen. Daher haben solche Menschen nicht mal den gleichen Glauben wie eine Ziege. Die wahre Wurzel und der eigentliche Zweck ist die Frömmigkeit. Wer sie erzielt, kann alles erreichen. Ohne sie ist es dem Menschen nicht möglich, Saghair (kleine Sünden) und Kabair (große Sünden) zu entkommen. Die Gesetze menschlicher Regierungen können uns nicht vor Sünden retten. Die Behörden laufen uns nicht hinterher aus Furcht wir versündigen unser Leben. Der Mensch sündigt, indem er an sich allein denkt, sonst würde er es nie tun, und wenn er nur an sich denkt, ist er Atheist, der sich nicht bewusst ist, dass da mein Gott bei mir ist, der mich sieht. Sonst würde er nie sündigen, wenn er dies verstanden hätte. Frömmigkeit ist alles. Der Qur'an beginnt damit:

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ

(Al-Fâteha:5)

bedeutet auch Gottesfurcht. Obwohl der Mensch handelt, wagt er aus Angst nicht, es sich selbst zuzuschreiben. Er glaubt es durch Gottes Hilfe getan zu haben und dann bittet er um Hilfe für die Zukunft. Anschließend beginnt auch die zweite Sure mit

هُدًى لِلْمُتَّقِينَ

(Al-Baqarah: 3)

für die Frommen Gebete, Fasten, Zakat usw. Diese Dinge werden jedoch nur angenommen, wenn eine Person fromm ist."

Dann sagte er^{AS}: "Ein weiterer Vers lautet im Heiligen Qur'an:

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا

(Ha'mim, Al-sajdah:31)

was ebenfalls Gottesfurcht bedeutet. ثُمَّ اسْتَقَامُوا Das heißt, Erdbeben kamen über sie, Bedrängnisse kamen über sie, Stürme kamen, aber sie brachen nicht den Bund, welchen sie mit Allah geschlossen hatten. Dann versprach Gott, der Allmächtige, dass sie diese Belohnung sicherlich erhielten, da sie standhaft waren und Wahrhaftigkeit und Treue bewiesen. تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ d.h. die Engel stiegen auf sie herab und sagten: Fürchtet euch nicht und trauert nicht. Euer Gott ist der Treuhänder."

(Malfoozat Band 4, Seiten 251, 252, 253)

Gedichts vom Verheißenen Messias^{AS}

Jener Freund hat uns die Taqwa gegeben
Es ist nicht unser Tun, es ist Seine Wohltat

Versucht, wenn Ihr wahr und ehrlich seid,
(die Taqwa) zu erlangen, was die Bedingung der
Zusammenkunft ist

Sie (die Taqwa) ist der Spiegel, der den Schöpfer
zeigt

Sie ist die Schärfe des Gebetsschwertes

Die Wurzel aller Tugend ist Taqwa
Bleibt diese Wurzel, bleibt alles erhalten

Diese ist der Stolz der Heiligen
Es ist Taqwa, das sie auszeichnet

Fürchtet Ihn Freunde, Er ist der Sehende Gott
Denkt darüber nach, hier ist der Ort der Belohnung

Er hat mir wegen Taqwa diesen Lohn gewährt:
Heilig ist Er, Der meine Freunde vernichtete

Es ist ein seltenes Juwel, das Taqwa heißt
Gesegnet ist Er, dessen Werken Taqwa ist

Höret! Der Kern des Islam ist Taqwa
Gottesliebe ist der Trunk, und Taqwa ist das Glas

O Muslime! Werdet vollkommen in Taqwa
Wo ist der Glaube, wenn die Taqwa mangelhaft ist

Du hast mir diesen Reichtum gewährt, o Gott:
Heilig ist Er, Der meine Freunde vernichtete

(Durre Sameen Urdu, Seite 56)



Zusammenfassung der Freitagsansprache

von Hadhrat Khalifa-tul-Masih V. (Möge Allah seine Hand stärken),
17. August 2007 im Bait-ul-Futuh Moschee Morden London

Huzur-e-Anwar^{ABA} beleuchtete die Stärke des Glaubens, die Definition des wahren Gläubigen und die quranischen Anordnungen. Diese Predigt wurde live auf MTA wie üblich mit Übersetzung in verschiedene Sprachen übertragen.

Huzur-e-Anwar^{ABA} zitierte den Verheißenen Messias^{AS} und sagte, dass Gläubige diejenigen sind, deren Taten ihren Glauben bezeugen. Diejenigen, die ihren Gott und Sein Wohlgefallen über alles andere stellen und die subtilen Wege der Frömmigkeit für Gott wählen und sich in Ihn verlieben. Der Verheißene Messias (Friede sei auf ihn) hat die Mitglieder seiner Gemeinde wiederholt aufgefordert, sich mit diesen Standard zu beschäftigen. Damit wir die höchsten Glaubensstandards erreichen und jeder von uns, während er reine Veränderungen vornimmt, Teilhaber dessen werden kann, was Allah einem Gläubigen sagt. Um diese Einstellung zu erlangen, muss man daher nach den subtilen Wegen der Frömmigkeit suchen.

Huzur-e-Anwar^{ABA} sagte, dass der Verheißene Messias^{AS} sagte, dass alle spirituellen Schönheiten

des Menschen auf den schmalen Pfaden der Frömmigkeit wandeln sollen. Und die Feinheiten der Frömmigkeit sind subtile Eindrücke von spiritueller Schönheit und schönen Zügen. Der Zustand der Demut für den Glauben, ist wie ein Samenkorn, aber man sollte nicht denken, dass man sehr bescheiden geworden ist. Es sind noch viele Schritte zu unternehmen, um diese zarte Pflanze zu schützen. Um den Glauben zu stärken, muss man von seinem geliebten Reichtum Opfer bringen, damit aus dieser Pflanze Zweige sprießen und es ein starker Baum des Glaubens wird. Diejenigen, die sich darin stärker bemühen, sind wie ein starker Stamm in ihren Verpflichtungen gegenüber Gott und um Gottes Willen zu erfüllen, beschützt Er sie, beschützt all diese Treuhänder. Diese Treuhänder sind Zweige des Glaubens. All diese Dinge lassen den Baum des Glaubens auf einem starken Stamm stehen.

Huzur-e-Anwar^{ABA} sagte, dass die Errichtung des Tauhid, die Einheit Gottes, die vollständige Einhaltung der Scharia, der Gehorsam gegenüber dem Verheißenen Messias^{AS}, die Erfüllung der Rechte der Geschöpfe

und der Gehorsam gegenüber dem Ahmadiyya-Khilafat diese Taten sind. Dadurch wird der Baum des Glaubens auf einen starken Stamm gestellt und wenn dies geschieht, wird jede Handlung eines Gläubigen zum Wohle Gottes sein. Allah der Allmächtige wird immer die Mittel schaffen, um ihn vor Satan zu retten und ihn aus der Dunkelheit ans Licht zu bringen, Huzur-e-Anwar^{ABA} sagte, dass diejenigen, die ihren Glauben stärken, indem sie um Gottes willen rein werden, Gott bekommen und die Welt zu einem Sklaven ihrer Tür wird, aber es ist notwendig, so weit wie möglich zu voranzuschreiten. Er (der Diener) sollte seinerseits nicht nachlässig sein, dann wird er, wenn seine Anstrengung den äußersten Punkt erreicht hat, das Licht des allmächtigen Gottes sehen, also sollte man versuchen, den äußersten Punkt seiner Fähigkeiten zu erreichen, um seinen Glauben zu stärken und am Licht Gottes teilzuhaben. Dann werden die Verheißungen des Korans damit erfüllt und Allah der Allmächtige zahlt das Recht auf Freundschaft, Er macht diese Welt zu einem Paradies für ihn und wird den Gläubigen auch nach dem Tod im ewigen Paradies behalten. Die Verheißungen Allahs des Allmächtigen erfüllen sich auch heute noch und wir

sehen sie in unterschiedlicher Form. Tausende Ahmadis sehen die Zeichen der Annahme ihrer Gebete gemäß dieser Verheißung. Also, wie glücklich sind diejenigen, die sich mit diesem Gott verbinden.

Huzur-e-Anwar^{ABA} sagte, dass nur diejenigen, die Allah und Seinem Gesandten vollkommen gehorsam sind, an den Gebeten von Verheißenen Messias^{AS} teilhaben werden und dass die Versprechen von Allahs Unterstützung und Schutz für alle wahrhaft Gläubigen erfüllt werden, denn diese sind wahre Gläubige. Daher sollte sich jeder Ahmadi bemühen, den höchsten Standard an Frömmigkeit und Glauben zu errichten, während er sich vor Allah verneigt und mit seiner Seele hingibt. Möge Allah uns dabei Erfolg gewähren. Amien. Während der zweiten Teil sagte Huzur-e-Anwar^{ABA}, dass er nach Deutschland reisen würde, um an der dortigen Jahresversammlung teilzunehmen. Beten Sie, dass Allah der Allmächtige diese Reise segnet und weiterhin jeden mit unendlichen Gaben beschenkt.

(Freitagsansprache von 17. August 2007 im Bait-ul-Futuh

Modern London)





Die Abschlussrede vom Ameer-ul-Momenin Hadhrat Khalifa-tul-Massih V.^{ABA}

Anlässlich der Jahresversammlung der Majlis Ansarullah UK am 08.09.2021

Um das Versprechen unseres Gelübdes zu erfüllen, das Versprechen der Ansarullah zu erfüllen, um die Erfüllung dieser großartigen Mission zu gewährleisten, müssen wir unsere Rolle, nämlich die Helfer des Verheißenen Messias^{AS} zu sein, mit allen uns zur Verfügung stehende Mitteln, einnehmen. Nur dann können wir uns als die wahren Ansarullah bezeichnen.

“Die wahre Glückseligkeit kann nicht ohne „Taqwa“ (Gottesfurcht) erlangt werden, und indessen standhaft zu bleiben ist so, als ob man einen Kelch voller Gift trinkt“. (Der Verheißene Messias^{AS})

Der Verheißene Messias^{AS} sagte, dass, wenn Propheten verkünden, wer die Helfer sind, die zu Allah rufen, für sie dies notwendig ist, um den Bedarf an Helfern zu erhalten, welche gemeinsam mit ihnen große und gewaltige Aufgaben übernehmen. Es ist ein Grundsatz in der Natur, dass eine Aufgabe, die viele Menschen erfordert, nur von vielen Menschen und nicht nur einer einzigen Person optimal erfüllt werden kann. Obwohl sie die höchsten Ränge von Tawakkul (Gottesfurcht), Ausdauer und spirituellen Übungen erzielt haben,

halten sie sich immer noch an dem gleiche Prinzip und rufen nach Helfern. Daher sollten diejenigen von euch, die sich Ansarullah (Helfer Allahs) nennen, immer daran denken, dass ihr nur dann als Ansarullah betrachtet werdet, wenn ihr auf den Ruf des Imams hört, der in diesem Zeitalter von Allah dem Allmächtigen, in Form des Verheißenen Messias^{AS} und Reformator, gesandt wurde. Sie sollten nicht nur dem Namen nach Ansarullah sein, sondern während Sie diesen Geist verinnerlichen, sollten Sie den Slogan „Wir sind Helfer

Allahs“ in sich manifestieren. In der heutigen Zeit hat Allah der Allmächtige den Verheißenen Messias^{AS} mit der Vollendung der Verbreitung des Islam beauftragt, der großen Aufgabe der Bekanntmachung des Islam. Der Verheißene Messias^{AS} erwartet von den Mitgliedern seiner Gemeinschaft, dass sie genau diese Aufgabe übernehmen. Die Ansarullah sollten sich an vorderster Front der Angesprochenen sehen. Um unser Versprechen als Ansarullah zu erfüllen, müssen wir daher unsere ganze Fähigkeiten nutzen, um Helfer des Verheißenen Messias^{AS} zu werden, um diese große Aufgabe zu erfüllen. Wir müssen unseren Zustand beurteilen und uns fragen, ob er dem Standard entspricht, der für die Durchführung großer, mühsamer Aufgaben erforderlich ist und die Bedürfnisse unseres Glaubens widerspiegelt. Die Botschaft des Glaubens, den Islam in alle Ecken der Welt zu verbreiten, ist keine leichte Aufgabe. Dafür müssen wir in unserer Beziehung zu Allah Fortschritte machen, Fortschritte in der Rechtschaffenheit erzielen, uns bemühen, mehr Wissen zu erlangen und uns vollständig an die Gebote Allahs des Allmächtigen halten. Daher müssen wir uns selbst bewerten und sehen, ob wir die Transformation durchgemacht haben oder versucht haben, die Transformation zu entwickeln, die notwendig ist, um die Mission des Verheißenen Messias^{AS} voranzutreiben, welche notwendig ist, um seine Helfer zu werden. Wenn nicht, dann ist unsere Proklamation „Wir sind Helfer Allahs“ sinnlos und unbegründet. Der Zustand für einige von uns ist so, dass unsere Jugend, die Khuddam ul Ahmadiyya mich fragt, was zu tun ist, wenn unsere Ältesten eine Reformation benötigen. Obwohl dies ein Grund zur Freude ist, dass unsere Jugend diese Erkenntnis entwickelte, dass die Gerechtigkeit unter den Ältesten nicht den Erwartungen entspricht und dass eine Reform erforderlich ist, so ist dies andererseits auch ein Grund zur Sorge und Verlegenheit für diejenigen, die unsere Jugend beunruhigen, anstatt Vorbilder für sie zu sein. (In diesem Fall) mit welchem Anspruch verkünden wir, dass wir Helfer Allahs des Allmächtigen sind? Daher sollte dies ein Grund zur Kontemplation für solche Menschen sein. Wir müssen uns gründlich analysieren und darüber nachdenken,

wie wir Helfer des Verheißenen Messias^{AS} werden können. Jeder sollte in sich selbst schauen und nach seinen Mängeln suchen. Um den Standard, den der Verheißene Messias^{AS} von uns wünscht, zu erfassen und zu begreifen, müssen wir uns selbst untersuchen und reflektieren. Erst dann werden wir erkennen, welche Art von Ahmadi unsere Verheißene Messias^{AS} von uns wünscht.

Zu diesem Zeitpunkt werde ich einige Anleitungen des Verheißenen Messias^{AS} präsentieren, aus denen wir die Standards entnehmen können, die wir verinnerlichen müssen. Der Verheißene Messias^{AS} sagt an einer Stelle: „Diese Gemeinschaft wurde von Gott selbst gegründet.“ Trotzdem sehen wir viele Menschen, die sich ihrer eigenen verborgenen Agenda verschreiben. „Wenn sie ihre Wünsche erfüllt sehen, dann ist das für diese Menschen schön und gut, aber wenn nicht, dann hat es für ihre Religion oder Glauben keine Bedeutung. Vergleicht man solche Menschen mit den Leben der Gefährten^{RA}, so lässt sich unter den Gefährten^{RA} kein einziger Fall davon aufzeigen.“

Der Verheißene Messias^{AS} fährt fort: „Mein Bai‘at (Eid der Treue) ist lediglich ein Bai‘at der Reue, aber euer Bai‘at war damit verbunden, dass ihr euer Selbst opfert.“

(Das heißt, das Bai‘at des Verheißenen Messias^{AS} zu nehmen beinhaltet, der Sünden wegen Buße zu tun und sich zu verpflichten, gute Taten zu vollbringen und die Botschaft des Islam in der Welt zu verbreiten und Euren Zustand zu verbessern. Unsere Vorgänger aber, die Gefährten^{RA}, nahmen das Bai‘at zu einer Zeit an, als die Grausamkeit ihren Höhepunkt erreichte und Kriege geführt wurden – Schlachten, die ihnen keine andere Wahl ließen, als zu kämpfen, wo Köpfe abgeschnitten wurden.)

Auf der einen Seite nahmen sie das Bai‘at an, und auf der anderen gaben sie all ihr Reichtum, ihren Lebensunterhalt, ihre Ehre und ihr Leben auf, als ob sie nichts besessen hätten. Dadurch konnten sie all ihre mit der materiellen Welt verbundenen Bestrebungen kappen. Jeder Wunsch nach Ehre und Größe oder Prunk war erloschen. Wer hätte daran gedacht, dass sie Könige oder Eroberer von Nationen werden würden? Diese Gedanken würden ihnen



nicht einmal in den Sinn kommen. Vielmehr hatten sie solche Wünsche aufgegeben und bereiteten sich darauf vor, jeden steinigen Weg und jede Katastrophe um Gottes Willen mit großer Freude zu ertragen, so sehr, dass sie bereit waren, ihre Leben niederzulegen. Ihr Zustand war so, dass sie von der Welt vollständig abgeschnitten waren. Es ist eine andere Sache, dass Allah der Allmächtige ihnen Seine Gunst schenkte und sie bereicherte und denen im Überfluss gewährte, die um Seinen Willen alles opferten.“

Dies ist der Standard eines Ahmadi, der vom Verheißenen Messias^{AS} erwartet wird, der das Bai'at macht und Teil dieser Gemeinschaft wird. Um jedoch den erwarteten Standard derer zu ermitteln, die sich Ansarullah nennen, bedarf es der Selbstreflexion. Der Verheißene Messias^{AS} sagte einmal: „Die Menschen sind vollständig vom wahren Islam abgewichen; (sie wissen nicht einmal, was der wahre Islam ist). Im Islam erfordert das wahre Leben eine Art Tod und dies ist eine schwierige Sache. Doch wer das akzeptiert, wird irgendwann (wirklich) lebendig. In

einem Hadith wird überliefert, dass der Mensch die Sehnsüchte und Freuden dieser Welt für das Paradies hält, während dies in Wirklichkeit die Hölle darstellt. Ein frommer Mensch nimmt die Not um Gottes willen an, und dies ist das wahre Paradies. Es besteht kein Zweifel, dass diese Welt vorübergehend ist und alles erschaffen wurde, um eines Tages zu vergehen; irgendwann kommt eine Zeit, in der alle Freunde und Familien getrennt sind. Zu einer Zeit manifestieren sich die übermäßigen Freuden und Vergnügungen, die wie Komfort schienen, als bitter. Wahrer Wohlstand und Trost können ohne Rechtschaffenheit nicht festgehalten werden, und Rechtschaffenheit zu errichten ist wie aus einem Giftbecher zu trinken. Es ist extrem schwierig und erfordert viel Anstrengung. Der Verheißene Messias^{AS} sagt weiter: „Gott, der Allmächtige, bietet allen rechtschaffenen Menschen jede Menge Trost. Und wer Allah fürchtet - Er wird ihm einen Ausweg schaffen und wird für ihn sorgen, woher er es nicht erwartet.“

(Heiliger Qur'an, 65:3-4).

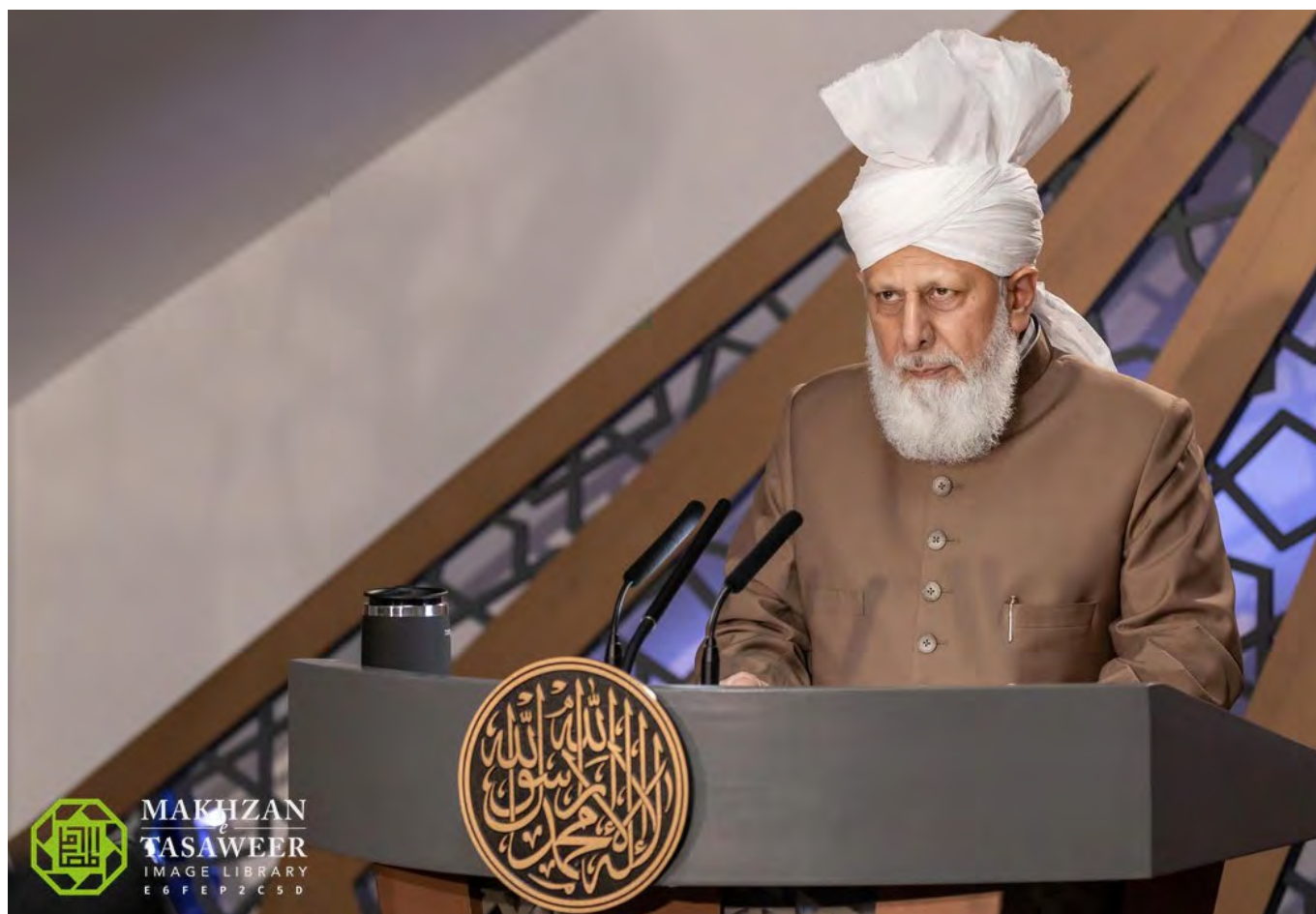


Somit besteht das Prinzip zum Erlangen von Wohlstand darin, Rechtschaffenheit herzustellen, aber es ist wichtig, dass wir keine Bedingungen an die Herstellung von Rechtschaffenheit knüpfen. Was auch immer man bittet, nachdem man Gerechtigkeit angenommen hat, wird gewährt. Gott, der Allmächtige, ist barmherzig und ehrenhaft. Wenn ihr also Rechtschaffenheit annehmt, wird Er alles geben, worum ihr bittet. Alle Heiligen und edlen Menschen der Vergangenheit erlangten alles was sie hatten, durch Rechtschaffenheit. Hätten sie nicht Rechtschaffenheit angenommen, dann hätten sie ihr Leben wie jeder andere Laie verbracht. Sie hätten gewöhnliche Arbeiten verrichtet oder einen anderen Beruf angenommen und hätten nichts weiter vollbracht. Die Bekanntheit, der Ruhm und die Ehre, die sie heute genießen, sind jedoch allein auf Rechtschaffenheit zurückzuführen. Sie haben in sich eine Art Tod herbeigeführt und wurden im Gegenzug ruhmreich.“

Die Ansarullah befinden sich in einem Alter, in welchem der Übergang zum nächsten Leben immer

realer wird. Mit zunehmendem Alter rückt der Tod näher. Was sollten also unsere Prioritäten sein?

Ich wiederhole, dass dies etwas ist, was wir selbst herausfinden können. Dann sagte der Verheißene Messias^{AS}, während er den Zweck für die Erschaffung des menschlichen Lebens erwähnte: „Werde so, dass die Barmherzigkeit und die Gnaden Gottes des Allmächtigen zu dir herabsteigen. Er kann das Leben eines Menschen erhöhen, aber was ist mit dem Menschen, der sein Leben nur um das Vergnügen und Freuden dieser vorübergehenden Welt willen verlängern möchte, welchen Nutzen kann es für ihn dann haben, ein solches Leben zu führen? Ein solcher Mensch macht Gott nicht zu einem Teil seines Lebens, sondern beschränkt den Sinn seines Lebens darauf, gute Speise zu essen, übermäßig zu schlafen, seine Frau und Kinder zu haben, schöne Häuser, Pferde und schöne Gärten und Getreide zu besitzen. Er ist egoistisch und von Gier getrieben (er betet diese Dinge an, anstatt Allah anzubeten). Er bedient seine eigenen egoistischen Wünsche und fleischlichen Freuden und



hat diese Dinge zum Gegenstand seiner Anbetung gemacht, während Gott der Allmächtige verfügt hat, dass der eigentliche Zweck der Schöpfung darin besteht, Ihn anzubeten. „Und ich habe die Dschinn und die Menschen nur darum erschaffen, dass sie Mir dienen.“

(Heiliger Qur'an 51:57).

Somit ist der einzige Zweck einer Person auf die Anbetung Gottes beschränkt. Es wird mehr noch gesagt, dass er begrenzt darin ist und dass sein einziger Zweck darin bestehen sollte, Gott anzubeten, und dies ist der Grund, warum diese Welt geschaffen wurde, im Gegensatz zu eigenen abweichenden Ansichten und Wünschen. Es wurde jedoch im Allgemeinen beobachtet, dass das genaue Gegenteil auftritt und Menschen abweichende Ansichten und abweichende Wünsche haben. Der Verheißene Messias^{AS} fährt fort: „Stellen Sie sich vor, eine Person schickt jemanden, um seinen Garten zu pflegen, ihn zu bewässern und zu trimmen und schön aussehen zu lassen und Blumen und Sträucher zu pflanzen und ihn in einen blühenden und üppigen Garten zu verwandeln, aber statt dies

zu tun, vernichtet er, sobald er ankommt, alle guten Pflanzen und Früchte, die bereits im Garten vorhanden waren, oder er verkauft sie zu seinem persönlichen Vorteil und verlässt durch diese Übertretung den Garten vollständig verwüstet. Dann kommt der Besitzer und sieht dies. Wie wird er ihn behandeln?“ Es ist die Pflicht der Ansarullah, das Wachstum Seines Gartens aufrechtzuerhalten; sich um seine Blüten und Früchte zu kümmern und sich um seine jungen Zweige zu kümmern, anstatt ihnen das Gefühl zu geben, dass ihre Älteren Fehler begehen. Dies ist eine Angelegenheit, die viel Nachdenken erfordert. „Gott hat den Menschen (in diese Welt) gesandt, um die Rechte Allahs und die Rechte seiner Schöpfung einzuhalten und zu erfüllen und Ihn anzubeten, doch sobald der Mensch auf dieser Welt ankam, wurde er beschäftigt und verlor sich in seinen Frauen und wurde ein Diener seines eigenen Vergnügens und vergaß darüber seinen wahren Zweck. Sagen Sie mir, welche Antwort er vor Gott geben kann?“ Allah der Allmächtige hat weltliche Mittel geschaffen, Frauen und Kinder, Essen und Trinken als Mittel der Versorgung, so wie

der Fahrer einer Pferdekutsche das Pferd eine Strecke lang anspornt, und wenn er das Gefühl hat, dass das Pferd müde ist, füttert er es mit etwas Hafer und Wasser und massiert seine Beine, um seine Müdigkeit zu lindern und so kann es weitergehen, anstatt auf dem Weg müde zu werden und nicht mehr vorwärts zu kommen. Aus diesem Grund füttert er es mit Hafer und pflegt es. In ähnlicher Weise hat Allah der Allmächtige diese weltlichen Annehmlichkeiten und Genüsse geschaffen. Frauen und Kinder, Nahrung und Trank dienen als Vorkehrungen und als Weg, damit eine Person nicht müde und schlapp wird und an Hunger oder Durst stirbt und damit die eigene Kraft nach dem Vergehen wiederhergestellt werden kann. Daher sind solche Dinge nur insoweit zulässig, als sie einem Menschen helfen, die Gott zustehenden Rechte und die seiner Schöpfung zustehenden Rechte zu erfüllen. Weltliche Dinge wurden geschaffen, damit die Rechte Allahs des Allmächtigen und seiner Schöpfung erfüllt werden und man den eigentlichen Zweck ihrer Erschaffung erkennen kann. Andernfalls wird man zu einem Götzendiener und widerspricht dem Islam, sobald man diese Grenzen überschreitet und wie ein Tier selbstsüchtig und gierig wird. Jemand hat zu Recht gesagt, dass das Essen dazu da ist, am Leben zu bleiben und um sich an Gott erinnern zu können. Glaubst du, dass das Leben einfach dazu dient, zu essen? Natürlich nicht!“ Der Verheißene Messias^{AS} fährt fort: „Dies sind Millionen von Muslimen, die es für den Islam halten, die beste Speise zu essen, die besten Häuser zu bauen und die höchsten Ämter zu bekleiden. Es liegt in der Verantwortung eines Gläubigen, zuerst den wahren Sinn des Lebens zu verstehen und dann entsprechend zu handeln. Allah der Allmächtige sagt: „Wie würde Gott für dich sorgen, wenn es nicht deine Anbetung und Gebete zu Ihm gäbe. Dieser Vers ist in der Tat eine Erklärung des vorherigen Verses: „Und ich habe die Dschinn und die Menschen nur darum erschaffen, damit sie mich anbeten“

(Heiliger Qur'an 51:57).

Wenn Gottes einzige Absicht für die menschliche Schöpfung die Anbetung ist, dann steht es einem Gläubigen nicht zu, etwas anderes zum Sinn seines

Lebens zu machen. Es ist ihm erlaubt, sich um seine Bedürfnisse zu kümmern, aber die Maßlosigkeit des Selbst ist es nicht (man sollte sich um seine eigenen Bedürfnisse kümmern, aber nicht über die vernünftigen Grenzen hinaus). Diese Bedürfnisse sind erlaubt, damit man nicht müde wird und dadurch aufgibt. Daher solltet ihr solche Dinge auch nur aus diesem Grund einsetzen. Benutze diese Dinge in dem Maße, dass sie deine Fähigkeit zur Anbetung fördern, nicht damit sie dein Hauptziel werden“.

(Malfoozat Band. 5 Seite 247-249).

Dies ist also das Niveau, was wir versuchen sollten und müssen zu erreichen. Wenn wir diesen Sinn des Lebens verstanden haben, werden wir uns der wahren Ansarullah anschließen, denn dies sind die Menschen, die dieses Niveau erreichten und können die wahren Helfer des Propheten werden.

Dann, welches Niveau der Anbetung ein wahrer Gläubiger haben sollte, erklärten Sie^{AS} uns, sowie die Anbetung, sodass die Anbetung Allahs, im Grunde genommen, durch die persönliche Liebe stattfindet. Die Einzelheiten erklärend, sagten Sie^{AS}: „Ich glaube an die Hölle und an das Paradies, dass es die ewige Wahrheit ist und dass ihre Bestrafung und ihre Belohnung und darin die Genüsse ebenfalls die ewigen Wahrheiten sind. Aber ich sage, dass der Mensch den Gott nicht in Begleitung der Gedanken der Hölle oder des Paradieses anbeten sollte, sondern nur als persönliche Liebe zu Allah. Ich weiß, dass die Verweigerung des Paradieses Unglaube ist, und es ist töricht, darauf zu schließen, aber ich meine, dass die Anbetung durch die persönlichen Liebe zu Allah sein soll. Zieht eine Mutter ihr Kind auf, in der Hoffnung, dass er sie füttern wird? Nein, aber sie weiß nicht, warum sie es aufzieht, auch wenn der König ihr befiehlt, dass, wenn du das Kind nicht erziehst und dass es sterben kann, du nicht bestraft wirst, sondern du belohnt wirst. Wird sie also mit diesem Befehl zufrieden sein oder den König beschimpfen? Diese ist persönliche Liebe. Auf die gleiche Weise sollte Gott angebetet werden, nicht wegen der Bestrafung oder Belohnung. In der persönlichen Liebe sterben alle Motive. Wenn die Liebe persönlich ist, dann gibt es keinen Weltlichen Absichten. Gott ist der Gott, der



auch denen Nahrung gibt, die Ihm leugnen. Welch eine wahre Sage ist es:

Wann lässt Du (O Allah) deine Freunde im Stich, obwohl du dich fortwährend um deine Feinde auch kümmerst. "Wenn Er (Allah) Seine Feinde nicht ins leeren sitzen lässt, wie kann er da seine Freunde unversorgt lassen.

Er^{AS} sagte: "Hadhrrat Dawood^{AS} berichtet: dass ich jung war und nun alt geworden bin, aber ich habe noch nie gesehen, dass die Frommen verloren gegangen sind."

Dann sagen Sie^{AS}:

"...In der Tat, die Liebe des Menschen, soll persönlich sein, denn was er tun wird, ist Gehorsam und Anbetung, und diese Liebe wird Resultate höchsten Grades mit sich tragen. Solche Menschen sind gesegnete Diener Gottes. Gesegnet ist das Haus, in dem sie sind, und gesegnet ist die Stadt, in der sie sind. Mit seinem Segen werden viele Lasten entfernt. Allahs Segen und Barmherzigkeit kommen auf seine Unterkunft, all seiner Bewegungen und seinem Stillstand hinab. Ich möchte ausgerichtet diesen Weg lehren und genau deshalb hat Gott mich ernannt. Er^{AS} sagte: "Denken Sie sicherlich daran, dass Mohn keine Verwendung findet, sondern der Innere wichtig ist. Es steht geschrieben, dass ein Muslim zu einem Juden sagte: "Werde ein Muslim." Er sagte: Aus dem Grund,

deiner Taten und dein Sprechen, sehe ich deine Worte mit Hass, und du sagst mir, dass ich Muslim werden soll?"

Deine Taten sind das absolute Gegenteil zu deinen Worten. Ich verabscheue diese Praxis, zu der du mich bringen willst. Zu was für einer Praxis rufst du mich auf? Dass ich ein Muslim sein soll? Was predigst du mir? Der Jude sagte weiterhin:

"Ich nannte meinen Sohn Khalid und dies bedeutet Ewig-Lebender, doch legte ich ihn heute Abend ins Grab. "Obwohl er diesen Namen trug, überlebte er nicht und am Abend begrub ich ihn."

Also passiert nichts durch Namen. So tragt Ihr Namen mit den Titel „Muslim“ und werdet „Ansarullah“ genannt. Trotzdem bedeutete das nichts, bis Worte und Taten nicht eins werden.

Dann sagte der Verheißene Messias^{AS}:

"Der Name enthält keine Wirklichkeit, bis diese nicht bewerkstelligt wird."

Auf die gleiche Weise wünscht Allah die Reinheit und die Wahrheit. Er mag das Falsche und die Scheinheiligkeit nicht. Wenn der Mensch aufrichtig nach dem wahren Islam sucht, ist es Allahs Versprechen, dass Allah ihm Seine Wege zeigen wird. So sagt er.

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا

(Al-Ankabût: 70)

Gott ist nicht Geizig. Wenn ein Mensch Mudschahida (sich anstrengen) macht, wird er sicherlich seinen Weg ihm zeigen.”

Er^{AS} sagte: “... Der wahre Gläubige wird nur derjenige in der Zeit des Verheißenen Messias^{AS} sein, der ihm unterworfen sein wird.”

(Malfoozat B5. S 107-109)

Und wenn der Verheißene Messias^{AS} behauptet, derselbe Verheißene Messias zu sein, dann müssen wir folgen, was Er^{AS} uns gegeben hat. Aber was ist dies? Folgt den Geboten Allahs und seiner Gesandten. Dann sagte Er^{AS}: “Das ist es, was Gott sich von dieser Jamaat gewünscht hat, und er hat mir gezeigt, dass die Frömmigkeit abgenommen hat. Einige sind offen in der Unanständigkeit begriffen und leben das Leben von Ungehorsamkeit und Unsittlichkeit, und es gibt andere, die eine Art Unreinheit mit ihren Taten tragen, aber sie wissen nicht, dass, wenn ein wenig Gift in gutem Essen konsumiert wird, es alles giftig wird, und es gibt einige, die an kleinen (Sünden) wie Heuchelei usw., deren Zweige winzig sind, leiden. Sie verwickeln sich darin. Nun hat Allah beabsichtigt, der Welt das Muster der Frömmigkeit und das Leben der Reinheit zu zeigen. Aus diesem Grund hat er diese Jamaat ins Leben gerufen. Er will die Reinheit haben und seine Absicht ist es, eine reine Jamaat zu gründen.”

(Malfoozat B.5 S.96-97)

Von daher müssen wir uns also damit befassen, ob wir tatsächlich Reinheit erlangt? Haben wir unser Leben so sehr gereinigt, wie der Verheißene Messias^{AS} von uns wünschte, versuchen wir es entsprechend zu reinigen? Wenn nicht, werden wir nicht in der Lage sein, anderen den Weg in aufrechter Weise zu zeigen. Wir müssen daher ständig unsere Einschätzungen über uns mit großer Furcht und Bittgebeten erachten. Dann, vermerkt darauf, dass der Heilige Qur'an ein Leitfaden für die wissenschaftliche und praktische Vervollständigung ist. Er^{AS} sagte:

“Man sollte auch in der Erinnerung halten, dass der Qur'an die akademische und praktische Vollendung anleitet, also

إِهْدِنَا الصِّرَاطَ

(Al-Fâteha: 6)

Hierin wird auf akademische und praktische Vervoll-

kommenung appelliert

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

(Al-Fâteha: 7)

Die Ergebnisse, die vollkommen und vollständig sind, sollen erreicht werden. Wie eine gepflanzte Pflanze, die nicht gedeihen kann und keine Früchte trägt, bis sie sich vollständig entwickelt. Wenn es keine hohen und perfekten Ergebnisse einer Richtlinie gibt, ist die Richtlinie eine tote Richtlinie, in der es keine Wachstumskraft und Stärke gibt. Sowie, ein jemand niemals auf Vergebung hoffen kann, dass er ewige Befreiung und Erlösung aus dem Zustand der Insektenbildung und dadurch die absolute Freude erlangen wird, auch wenn er den Veden vollständig folgt, welchen Nutzen hat er dann von diesem Leitfaden. Aber der Qur'an ist so ein Leitfaden, dass derjenige, der ihm folgt, den höchsten Grad an Vollkommenheit erreicht und eine wahre Verbindung mit Gott zu entwickeln beginnt. Sogar seine Taten, die nach den Anweisungen des Qur'an ausgeführt werden, sind das Beispiel eines Baumes von Tayyab (rein), der im Qur'an gegeben ist, er wächst und gedeiht.”

Diese Handlungen müssen also unsere sein. Sucht nach den Geboten des Qur'an, schaut auf das Erlaubte und das Verbotene, hört mit dem auf, was nicht gemacht werden darf, und nimmt an, was erlaubt ist, verbessert eure Zustände, damit wir die Erwartungen gemäß der wahren Treuegelübde gerecht werden können. Nur dann können wir wirklich als Ansarullah diese Botschaft der Welt übermitteln und die Welt auf den richtigen Weg führen. Dann sagte Sie^{AS}: “In ihnen wird eine bestimmte Art von Süße (Sanftmut) und Geschmack (Liebe) erzeugt.”

(Malfoozat B. 1, S. 188-189)

Diejenigen, die all diese Dinge tun, produzieren dann Früchte, die eine gewisse Süße erzeugen. Dieser Geschmack wird ein einzigartiger Geschmack dieser Dinge sein.

Dann sagen Sie^{AS} in Beschreibung dieses Verses

تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

(Al-Asr: 3-4)

,über die Anpassung der praktische Zustände gemäß der Lehren des Qur'an und um die Worte und Taten zu vereinen. “Ich weiß, dass ein Mann durch die

Gesellschaft eines Klerikers Muslim wurde. Als er die Worte des Guten hörte, begann er, Muslim zu werden. "Eines Tages sah er, dass derselbe Geistliche Alkohol trank, so dass sein Herz sich verhärtete und er aufhörte dem Islam näher zu kommen. Er sagte, dass er von guten Sachen spricht. Erzählte mir, dass Alkohol schädlich ist, aber heute sitzt der Geistliche da und trinkt selbst Alkohol."

Er^{AS} sagte: "Du musst eine solche Religion meiden." Deshalb sagte Er^{AS}:

تَوَاصُوا بِالْحَقِّ

dass sie andere mit dem Licht ihrer Taten beraten. Das heißt, sie beraten andere mit dem, was sie sind, sie tun es nicht nur durch Worte, sondern durch ihre Gewohnheit.

تَوَاصُوا بِالصَّبْرِ

Dann mit der Gewohnheit beraten sie das Wort und den Rat mit Geduld an. Und dann predigen Sie geduldig weiter. Nicht nur durch Worte lehren, sondern durch eigene Taten predigen, andere mit euren Taten überzeugen und dann ständig daran festhaltend anderen beraten und predigen. Solche Menschen werden nicht schnell sauer ("Sie bringen nicht schnell Schaum in den Mund").

(Malfoozat B1. S 191-192)

Sie werden nicht wütend, wenn die Leute dagegen sind. Also diese beiden Dinge müssen immer in Erinnerung bleiben, wenn man predigt. Das eine, die Konsistenz in eigener Praxis und Lehre schaffen und die andere ist, mit Beharrlichkeit und Ausdauer weiter zu predigen und dabei geduldig zu arbeiten. Also müssen wir unsere eigenen Einschätzungen stets bemessen und die Tabligh Arbeit fortsetzen. Hier gibt es Möglichkeiten, dass es viel Arbeit für Tabliegh gemacht werden kann. Wo es Stopps gibt, wenn die Hindernisse uns im Weg stehen, das Gesetz und die Regierungen im Weg sind, warum dann nicht die anderen Orte nutzen, wo wir es können. Diejenigen, die in diesen Ländern leben und frei die Möglichkeit haben, Tabliegh zu machen, sollten mehr als je zuvor auf das Feld gehen, um zu predigen und durch ihre Handlungen zu beweisen, dass der Islam die wahre Religion ist, die die Welt führen und retten kann. Was auch immer ist, es wird ein Segen sein, all diese

Dinge zu tun und gleichzeitig die Liebe zu Allah im Herzen zu erschaffen.

Es sollte keine persönlichen Interessen geben, wie bereits erwähnt wurde. Der Verheißene Messias^{AS} sagte:

"Der Mensch muss alle Seile (Hilfe Stellen) verbrennen und nur (das Seil der) Liebe Allahs bleiben lassen. Gott hat viele Beispiele vorgelegt. Von Adam bis Noah und Ibrahim und Moses, Jesus und Hadhrat Muhammad Mustafa^{SAW} wurden alle Propheten für das setzen der gleichen Beispiele gesandt. Auf die gleiche Weise, wie sie Gott, den Allmächtigen, erreicht haben, sollten es auch andere tun. Es ist wahr, was zu Gott widmet, widmet der Gott zu ihm."

Denken Sie daran, dass Sie nicht die ganze Jamaat an Ihre Taten deformiert. Er^{AS} sagte:

Sheikh Saadi^{RH} sagte.

بدنام کنندہ کو نامے چند

(Malfoozat B.5 S.246)

Dass ein schlechter Mann zur Schande vieler edler Menschen wird.

Wir müssen also viel nachdenken. Ansarullah, es muss viel darüber nachgedacht werden, um der wahre Ansarullah zu werden. Deshalb müssen wir uns bemühen, unseren Herzen die Liebe Allahs einzuflößen, dass unsere Handlungen auch nur dann zu echten Handlungen werden, wenn wir versuchen werden, aufgrund der Liebe Allahs Gutes zu tun. Segnungen in unseren Taten werden kommen, wenn sie dem Weg folgen, den Allah gezeigt hat. Wir werden nur dann Helfer und Beiträger in diesem großen Werk von dem Verheißenen Messias^{AS} sein können, wenn wir jedes unserer Worte und Taten gemäß dem Veranlassen von Allah dem Allmächtigen tun und Allah den Allmächtigen um Segnung bitten. Und der richtige Weg, Allah um Bitten zu bitten, besteht darin, seine Anbetungshandlungen gemäß Seiner Aufforderung auszuführen. Das heißt, der Schutz und die Ausführung der fünf täglichen Gebete, die Ausführung aus dem Herzen und die Aufmerksamkeit. Der Verheißene Messias^{AS} sagte einmal:

"So schmückt die Gebete und gehorche den Geboten Gottes gemäß seinen Erwartungen. Hütet euch vor das nicht folgeleiten. Bleibt fortwährend

bei seinem Gedenken. Setzen Sie das Gebet die ganze Zeit fort. Betet in eurem Gebet, wo es eine Chance gibt, in raku-h-o-sjood (Namaaz Haltungen) zu beten und das Gebet der Nachlässigkeit aufzugeben, Formalitäten bringen keine Früchte. Formelle Gebete tragen keine Früchte, sondern werden nur um die Pflichten zu erfüllen ausgeführt und ist auch nicht der Akzeptanz würdig. Das Gebet ist, dass vom Aufstehen bis zur Zeit des Salam sagen (Gebetsende) das Ganze mit äußerst großer Aufrichtigkeit und Demütigung durchgeführt werden sollte. Das Gebet mit Demut und Akklimatisierung und Folgsamkeit und Weinen sollten in der Gegenwart Allahs des Allmächtigen verrichtet werden, als ob ihr Ihn anschauen würdet. Wenn dies nicht geschehen kann, ist es zumindest, dass er euch sieht. So betet gefüllt mit der aufrichtigen Würde, der Liebe und der Furcht vor Allah.“

(Malfoozat B 5. S.236)

Das ist die Grundeigenschaft des Gebets. Der Verheißene Messias^{AS} sagte auch:

“Unser Erfolg wird nur durch unsere Bittgebete kommen.“ Wenn wir also versuchen, durch die reine Änderung unserer Taten einen höheren

Standard von Gebeten und Anbetung zu erreichen, können wir zu den wahren Ansar des verheißenen Messias^{AS} gezählt werden. Nur dann können wir, anstatt die Gedanken unserer nächsten Generation fragwürdig zu hinterlassen, zu einem Mittel werden, sie zu reformieren und sie mit der Gemeinschaft zu verbinden. Möge Allah uns dazu befähigen.

Jetzt werden wir Do'aa (Bittgebet) machen. Bevor ich bete, möchte ich auch sagen, dass ich aus dem Ort aus dem ich die Ansprache halte, MTA Islamabads neues Studio ist.

Und heute wird dieses Programm zum ersten Mal von hier aus ausgestrahlt, als wäre es mit dieser Versammlung von Ansarullah eröffnet worden. Möge Allah dies auch zur Botschaft des Islam machen, zu einem Mittel, um die Botschaft der Religion zu vermitteln, und mehr als je zuvor kann die wahre Botschaft des Islam die Welt durch MTA erreichen. Jetzt beten wir Stilles Gebet.





Eröffnungsrede von Herr Mubarak Ahmad Shahid Sadr Majlis Ansarullah Deutschland

Anlässlich der Jahresversammlung der Majlis Ansarullah Deutschland 2021

Es ist Gottes Gnade, Wohlgefallen und den Gebeten von Hadhrat Khalifat-ul-Massih V.^{ABA} zu verdanken, dass die Majlis Ansarullah Deutschland ihr jährliches Ijtema abhalten kann. Die Ijtemas und Jalsas, die stattfinden, sind eine Möglichkeit die Liebe Allahs zu erlangen und eigene Gottesfurcht zu stärken. Wie sie alle wissen, konnten wir, aufgrund des Coronavirus, letztes Jahr kein Ijtema abhalten – Dieses Jahr sind die Folgen des Virus noch nicht zu Ende, doch trotzdem, aufgrund der Wichtigkeit von Ijtemas, den Vorteilen von Ijtemas, der Zweck von Ijtemas hat das nationale Amla beschlossen nach der Erlaubnis von Huzur-e-Aqdas^{ABA}, das diesjährige Ijtema abzuhalten. Huzur-e-Aqdas^{ABA} hat freundlicher Weise die Genehmigung erteilt. In Anbetracht der Umstände harren wir trotzdem in Untätigkeit, im Glauben, dass Schwierigkeiten beim Ijtema auftreten könnten. Aber wie sie alle wissen, es war die Freitagsansprache von Huzur, nach der Jalsa Salana im Vereinigten Königreich, in der Hadhrat-e-Aqdas^{ABA} verdeutlichte, – wie ich bereits erläuterte, dass wir etwas in Untätigkeit harren – dass auch die Organisatoren der Jalsa Salana in Untätigkeit harren; die Jalsa Salana sollte aber obligatorisch stattfinden. Der darauffolgende Teil

der Freitagsansprache bezog sich auf die Segnungen, die mit Jalsas und Ijtemas einhergehen. Nach dem haben wir vorgenommen, dass wir unser Ijtema unter allen Umständen abhalten werden – InshAllah. Heute, dank den Segnungen Allahs und den Gebeten von Hadhrat-e-Aqdas^{ABA}, sitzen wir inmitten unseres Ijtemas. Sicherlich ist es ein besonderes Ijtema. Wie wir gesehen haben, hat Huzur, in unserem Jalsa Salana, sich in seiner Ansprache darauf bezogen, dass diese Jalsa Salana von früheren verschieden ist. So ist auch unser Ijtema, in der es zahlreiche Einschränkungen gibt; wie sie gerade sehen können, dass wir auf Stühlen sitzen und nicht nebeneinander sitzen können und vieles anderes; ein besonderes Ijtema. Eine weitere Besonderheit an diesem Ijtema ist auch, wie sie sehen können, dass die Majlis Ansarullah Deutschland ihr 40. Ijtema abhält und wie sie bereits wissen, hat diese Zahl für die Majlis Ansarullah eine außergewöhnliche Bedeutung. 1940 hat Hadhrat Musleh-Maud^{RA} das Fundament für Majlis-Ansarullah gelegt und die Männer darauf hingewiesen, sobald sie das 40. Lebensjahr erreichen, sie die Majlis Ansarullah beitreten sollen. So ist auch dieses Ijtema von Deutschland, durch Gottes Gnade selbst zum Helfer

geworden. In Anbetracht dieser Tatsachen, müssen wir schauen was der Gründer der Ansarullah, von Menschen im Ansar-Alter erwartet und was darauf beziehend Khulfa-e-Ahmadiyyat sich wünschen. Wiewohl wir in der Geschichte der Religion zurückblicken, sollten wir uns auch besinnen, welche Taten die Helfer erbracht haben und allen voran was Gott durch den Qur'an von den Helfern erhofft. Die Helfer selbst haben im Qur'an von solchen Helfern gesprochen, die sagen: Wir sind die Helfer Gottes. „Wir sind die Helfer Gottes“ ist ein Gebet, dass Allah, der Erhabene unser Ijtema, das selbst das Ansar-Alter erreicht hat, uns allen heute Anwesenden dieser segensreichen Versammlung mit diesem Vertrauen an diesem Ijtema teilnehmen, dass man den Zweck des Ijtemas erfüllt und uns befähigt den Verantwortungen gerecht zu werden. Unsere Ijtemas, Jalsas, Ijlasat sind solche Zusammenkünfte deren Erwähnung wir in Hadithen finden. Prophet Muhammad^{SAW} erwähnte an einer Stelle: „Oh Leute versucht in den Gärten des Paradieses zu laufen.“ Der Gefährte^{RA} fragte daraufhin: „Oh Prophet^{SAW}, was sind diese Gärten des Paradieses, welche Bedeutung haben diese.“ Prophet Muhammad^{SAW} antwortete daraufhin: Die Gesellschaften die Gottes Gedenken, sind die Gärten des Paradieses.“ So erwähnte Er^{SAW} an einer anderen Stelle: „Einige Engeln Allahs reisen umher auf der Suche nach Zusammentreffen. Sobald sie ein Treffen, in denen Allahs gedenkt wird, finden, gesellen sie sich hinzu und umhüllen diese mit ihren Flügeln.“ Die ganze Atmosphäre wird durch ihren Schatten geprägt. Dann kehren sie zu Allah zurück und bitten um Gnade für alle Versammelten und Allah vergeben sie und sagt:

„Ihnen wird alles gegeben, was sie sich von mir wünschen“. Die Engeln erwidern darauf: „Oh unser Herr, unter den Leuten waren auch solche Leute dabei, die an der Versammlung vorbei gelaufen sind, sich aber hinsetzten, nachdem sie die Anderen vernahmen.“ Allah begegnet daraufhin: „Auch diesen Leuten wurde vergeben, den die Versammelten sind solche Leute in deren Umgebung auch andere geschützt sind und vom Unglück bewahrt bleiben.“. Liebe Ansar Brüder unsere Ijtemas, Ijlasat und Jalsas sind sicherlich solche Art von Versammlungen vor Allah, wie wir in diesen Hadithen gehört haben. Es sind solche Versammlungen, in denen auf Prophet Muhammad^{SAW} das Durud Sharif (die Segnungen und Gnade Allahs an dem Heiligen Propheten^{SAW} und seine Gefolgschaft) gesprochen wird. Es sind solche Versammlungen, in denen über die Taten vom Allahs auserwählten Menschen geredet wird, in denen über die Verbreitung der Religion auf der Welt geredet wird und es ist unser Glaube, dass es genau diese Art von Versammlungen sind, die in den Hadithen genannt wurden. Über die Segnungen Ijtemas sagt unser geliebter Imam^{ABA} folgendes: „In unserer Gemeinde finden die Ijtemas und Jalsas zu Zwecken der religiösen Bildung statt, in solchen Veranstaltungen haben die Teilnehmer die Möglichkeit fromme Aspekte anzuhören, die Gelegenheit gemeinsames Namaz zu verrichten und für sich zu beten. Die Anweisungen von Hadhrat Massih-e-Maud^{AS} und von seinen Nachfolgern lösen mitunter im Herzen einen solchen Zustand aus, dass sie den Menschen vollkommen verändern und in ihm selbst Veränderungen zu dem Reinen bewirken und zu guten Taten zwingen. Deswegen sollte man solche





Ijtemas als Gottes Gnade ansehen und mit ganzer Vorbereitung und der Absicht soweit mit möglich davon zu profitieren teilzunehmen.“ Des Weiteren sagt Huzur: „Jeder von uns ist der Vorstand des eigenen Haushalts, deshalb sollte, egal was man tätigt und in welcher Art und Weise man das eigene Leben verbringen möchte, berücksichtigen, dass es Auswirkungen auf die eigenen Nachkommen und deren Nachkommen haben wird. Oft, sei es durch meine Botschaft an die Ijtema der verschiedenen Länder oder meine persönliche Anwesenheit, habe ich an eure Verantwortung appelliert. Zu der grundlegendsten Verantwortung zählen das regelmäßige Verrichten des Gebets und das tägliche Rezitieren des Qur’ans. Sie alle schreiten in dieser besonderen Lebensphase voran, dass für andere als Beispiel dient, wie ein Leben zu verbringen ist. Deshalb sollten sie ihre Verantwortung erkennen und zu guten Beispielen werden und fromme Gespräche im Haushalt und der Nachkommenschaft weitergeben. Ein weiterer Aspekt von diesen Ijtema ist die Steigerung der Gottesfurcht. Hadhrat Massih-e-Maud^{AS} sagt bezüglich der Gottesfurcht, dass die Bedeutung von Gottesfurcht darin liegt, sich vor jeglicher Art von Unheil zu schützen. Gott erwähnt, dass für den Gottestreuenden der erste Preis das Sirup des Camphers ist. Durch das Trinken dieses Sirups wenden sich Herzen vom Bösen ab und werden befriedigt. Des Weiteren, an einer anderen Stelle, erwähnt Hadhrat Massih-e-Maud^{AS} Gottesfurcht ist die Wurzel für jede einzelne gute Tat. Taten, die nicht mit Gottesfurcht

getätigt werden, sind sündhaft. Durch Gottesfurcht entstehen schmuckhafte Taten und durch diese erlangt man die Nähe Allahs. Durch diesen Weg wird der Mensch ein Freund Allah, des Erhabenen. Es stellt somit eine Gabe dar, denn die Freunde Allahs sehen Engeln. Das Leben im Jenseits ist eine ideelle Welt, aber einem wahren Gottesfürchtigen wird dieses Leben bereits hier gezeigt, sie erfahren in diesem Leben Gott.“ Ansar-Brüder wie ich in den Worten von Huzur-e-Aqdas^{AS} euch die Bedeutung dieser Ijtema nahegelebt habe, es ist ebenso unser Glück, dass die Majlis-e-Amila unserem geliebten Imam^{ABA} bat, für unser Ijtema eine Botschaft zu schicken. Nun wird meine Wenigkeit Ihnen jene Botschaft vortragen, welche unser geliebter Imam^{ABA} für das nationale Ijtema der Majlis Ansarullah Deutschland ausschickte, mit der Hoffnung und dem Gebet, dass Allah nicht nur uns, sondern auch unsere künftigen Generationen zur Befolgung dessen befähigen möge, Amin. Die Botschaft hängt sehr stark mit Gottesfurcht und dem Festhalten am Treueeid zusammen. Auch wir wiederholten heute einen Eid. Merket euch, dass es ebenso eine Eigenschaft eines Gläubigen ist, dass dieser sich an seine Eide hält. Und wir sind jene Gläubige, welche mehrmals im Jahr diesen Eid wiederholen.

(Danach trug Sadr Majlis Ansarullah Deutschland die Botschaft unseres geliebten Imams^{ABA} vor, welcher er^{ABA} eigens für die Majlis Ansarullah Deutschland verfasste. Diese Botschaft kann am Anfang dieses Magazins gelesen werden.)



Gegenseitige Liebe und Brüderlichkeit

Herr Tahir Ahmad - Murabbi-e-Silsila

Die Gesellschaften in denen noch keine Gesandten erschienen waren, erfuhren zu der Zeit Zorn, Zerteilung, Spalt und Unruhe. Die Menschen vergehen aneinander, Streitigkeiten und Zorn entstehen wegen Kleinigkeiten und halten endlos an. Allah schickte dann gemäß seiner Handlungsweise, für die Rechtleitung jener Menschen seine Gesandten zu ihnen, damit diese Propheten mit Allahs Herrlichkeit die verlorenen Gesellschaften vor dem Abgrund retteten und sie mit Liebe und Brüderlichkeit für miteinander verbinden. Und jeder der sich an die Gesandten angehängt hat, wurde von Allah segensreich beschenkt. Mitunter war ein hervorragender Segen, nämlich dass die Person eine Tiefe Brüderlichkeit und liebe für andere empfand. Allah reinigt nicht nur deren Herzen von Übel, Eitel und Hass, sondern haucht Ihnen Eigenschaften wie die Zuneigung und Liebe unter denen für einander ein und die Herzen werden somit mit Brüderlichkeit erfüllt. Wenn man ein optimales Beispiel hierfür sucht, dann findet man dies in der Zeitepoche unseres geliebten Herren und Imam, der Heilige Prophet Muhammad^{SAW}. Allah hat Ihm

سراج منير

“(eine hell leuchtende Fackel) genannt. Dessen

Beispiel seines gleichen sucht. Wie wir betrachten können, hat Allah, mit der Ankunft des Heiligen Propheten^{SAW}, verfallene und mit Hochmut erfüllte arabische Gesellschaft in einer, mit einander liebevoll umgehenden und für einander achtende Brüderliche Gesellschaft verwandelt. Eine außergewöhnliche Wandlung dessen Beispiel seines gleichen sucht. Allah nennt den Propheten^{SAW} “ Allahs Seil” und sagt diesbezüglich in Qur’an:

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ۚ وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُم مِّنْهَا ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ

“und haltet euch allesamt fest am Seile Allahs; und seid nicht zwieträftig; und gedenket der Huld Allahs gegen euch, als ihr Feinde waret. Alsdann fügte Er eure Herzen so in Liebe zusammen, dass ihr durch Seine Gnade Brüder wurdet; ihr waret am Rande einer Feuergrube, und Er bewahrte euch davor. Also macht Allah euch Seine Zeichen klar, auf dass ihr rechtgeleitet seiet.”

Weiter sagt Er an einer anderen Stelle; “und Er hat Liebe in ihre Herzen gelegt. Hättest du auch alles aufgewandt, was auf Erden ist, du hättest doch nicht Liebe in ihre Herzen zu legen vermocht, Allah aber



hat Liebe in sie gelegt. Wahrlich, Er ist allmächtig, Allweise.”

(Al-Anfal: 64)

Das heißt, dass durch die Liebe und Zuneigung mit Allah besonderen Segen entstehen kann. Die Barbaren aus Arabien, die eines Abfalls gleichzustellen waren, die das Rächen zu ihrer Pflicht verstanden. Als sie aber den Heiligen Propheten^{SAW} anerkennen und sich ihm widmen und die wertvolle Erziehung des Propheten^{SAW} genießen. Derselbe “Abfall“ wandelt sich zu einem Goldbarren. Die Feindseligkeiten, die sie seit Generationen mit sich tragen, werden abgelassen und Liebe und Bindung zueinander nimmt dessen Platz ein. Sie erfahren so eine großartige Erziehung, dass der Herr der Welten über sie bezeugend sagt; Muhammad (saw) ist der Gesandte Allahs. Und die mit ihm sind, hart sind sie wider die ungläubigen, doch gütig gegeneinander.

(Al-FATH: 30)

Die langwierigen Feindseligkeiten zwischen „أوس“ und „خزرج“ (Aos & Khis’radsch, arabische Stämme in Medina) schwinden. Stattdessen nimmt die Güte den Platz ein. Ein Bündnis, dass durch den Heiligen Propheten^{SAW} entstand. Das Bündnis zwischen den

(Ausgewanderten) Mitgefährten und der Ansaar aus Medina ist ein Beispiel für Muslime. Die Ansar boten den „مهاجرين“ (“Mahadschrien“ die Mekkanische Auswanderer) ihre Landschaften an, darüber hinaus sogar erwägen sie die Teilhabe an ihrer Erbschaft. Der Heilige Prophet^{SAW} verwies mehrmals auf die Bruderschaft und Güte miteinander. So sagt er an einer Stelle: Hadhrat Abu Huraira^{RA} überliefert, dass der Heilige Prophet^{SAW} gesagt hat “ unter euch ist jener mir am nächsten, der die beste Moral mit sich trägt, sanft gesprächig ist, höflich zu den Menschen ist und die Menschen zu ihm neigen. Und verfallen ist jener der groll nachredlich über andere ist und zwei Freunde übel stiftet und falsche Beschuldigungen über unschuldige verbreitet.

(Targhib-o-Tarhib. B. Kitab Al-Adab, Al-Targhib Fil-Khalq)

In einer anderen Überlieferung heißt es: “Ein Gläubiger ist ein liebender Mensch und er wird geliebt. Und jene, in denen diese Eigenschaft nicht vorhanden ist, sie wahren nichts Gutes.”

(Tariekh Ibn-e-Assakar B.3, S.22, Min Ismahu Ismaiel)

Alle Muslime bindet die Bruderschaft miteinander. Ein Bruder empfindet Güte für seinen Bruder. Und das Bündnis der Bruderschaft unter den Muslimen ist



mit Liebe und Güte verankert. Diesbezüglich erläutert Allah in den Heiligen Qur'an: Die Gläubigen sind ja Brüder. Stiftet drum Frieden zwischen euren Brüdern und nehmet Allah zu eurem Beschützer, auf dass euch Barmherzigkeit erwiesen werde“.

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلَحُوا بَيْنَ أَخَوِيكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

(Al-Hudschurat. 11).

Wenn aber zwischen Brüdern Streit entsteht, dann sollte rasch zur Versöhnung gefunden werden. Dazu erklärt uns die schöne und weise Lehre des Heiligen Propheten^{SAW}: “Es ist einem Muslim nicht gestattet, einen Streit länger als drei Nächte hinaus zu zögern und dass wenn sie draußen aufeinandertreffen, sich voneinander nicht abwenden. Der bessere von diesem beiden ist jener, der zuerst mit Salam grüßt.”

(Al Adab al - Mufaridd Al Bukhari)

Allah hat solch eine Eigenschaft der Sahaba von Heiligen Propheten^{SAW} mit folgenden Worten erwähnt “gütig miteinander.“

(AL-FATH 30)

Einst gab es Meinungsverschiedenheit zwischen Hadhrat Abu Bakr^{RA} und Hadhrat Umar^{RA}. Daraufhin ging Hadhrat Abu Bakr^{RA} zu den Propheten^{SAW}, kurz darauf kam auch Hadhrat Umar^{RA} dazu. Hadhrat

Umar^{RA} sagte: Oh Gesandter Allahs, der Fehler liegt bei mir. Doch Hadhrat Abu Bakr^{RA} sagte: “Nein ich habe nicht richtig gehandelt.”

(Bukhari Buch Al Munaqib)

Hadhrat Mir Nasir Nawab Sahib^{RA} hatte diese schöne Eigenschaft in seiner Person. Er suchte bei einer Auseinandersetzung immer schnell den Weg der Versöhnung, sodass es übel und Eitelkeit nie in seinem inneren Raum gab. Hadhrat Yaqub Ali Irfani Sahib^{RA} erzählte, dass er der Direktor der Taleem-ul-Islam Schule war und Hadhrat Mir Sahib war ein Amtsträger. Einmal hatten sie einen Meinungsunterschied. Nachdem aber Hadhrat Molvi Abdul Kareem Sahib^{RA} zur Versöhnung zwischen den beiden gerufen hatte, wollte Irfani Sahib sich beim Mir sahib entschuldigen. Kurz darauf kam schon Meer Sahib entgegen, rief laut Assalam-o-Alaikum, umarmte Irfani Sahib und schaffte so den Vorsprung zur Versöhnung.

(Hayat-e-Nasir Seite 22)

Ähnlich entstand eine Streitigkeit zwischen Hadhrat Imam Hassan^{RA} und Hadhrat Imam Hussein^{RA}. Eigentlich lag der Fehler bei Imam Hussein^{RA} und Imam Hassan^{RA} war im Recht. Am Tag darauf früh am Morgen rannte Hadhrat Imam Hassan^{RA} zu Imam

Hussein^{RA}. Jemand fragte nach dem Grund, weshalb er es eilig hatte und wohin er lief. Imam Hassan^{RA} sagte: um mich beim Hussein^{RA} zu entschuldigen. Der fragender sagte verwundert: aber er war es doch der falsch lag. Imam Hassan^{RA} erwiderte: ja genau deshalb beeile ich mich ja, damit nicht er der erste ist der um Verzeihung bittet wobei er auch hier grob zu mir war und jenseits auch den Vorsprung hat und somit ich in beiden Situationen der Verlierer bin.

(Khutbat-e-Mehmood Band 7 Seite 87)

Es ist auch die Pflicht dritter Parteien zur Versöhnung zu verhelfen und nicht etwa sogar die Streitigkeiten zu verschärfen und somit einen schlechten Charakter dar zu stellen. Jener der Versöhnung einleitet, hat einen hohen Rang zugesprochen bekommen. Der Heilige Prophet^{SAW} sagte: Jener der zur Versöhnung ruft, kann kein Lügner sein. An einer anderen Stelle sagte er: Soll ich euch über eine Tat im Kenntnis setzen dessen Belohnung reicher als die für die Pflicht Gebete wie z.B. tägliche Gebete, Fasten, Pilgerfahrt und die Zakat ist? Es ist andere Menschen zur Versöhnung zu helfen. Die Muslime sind nicht nur Brüder zu einander, sondern auch als Menschen gleichgestellt. Eine sinnlose Überrangigkeit wird im Islam nicht geduldet. Das Thema erklärend sagte der Heilige Prophet^{SAW}

“Oh Ihr Menschen, Ihr habt einen Gott! Beachtet! Weder ein Araber hat Vorrang vor einen Nicht-Araber, noch ein Nicht-Araber auf Araber. Genau wie ein Rothäutiger auf einen Farbigen und ein Farbiger auf einen Rothäutigen keinen Vorrang hat. Gewiss, Allah legt auf jene von euch Wert der die meiste Gottesfurcht in sich trägt. Die enge Brüderlichkeit und Güte werden am jüngsten Tag die Gesichter erhellen lassen und zu dem Erfolg führen. Weiter sagte Er^{SAW}: “Unter den Gottesdienern werden einige sein, die weder Propheten noch Märtyrer sind, aber selbst die beiden oben genannten werden den Segen jener wohlwollend und gönnend bestaunen”. Die Sahaba^{RA} (die Gefährten des Propheten) fragten: “Oh geliebter Prophet^{SAW}, wer sind diese Leute?”

Er antwortete: “Es sind die, die nicht aus eigen Interesse, sondern nur um Allahs gefallen zu erlangen, einander lieben und gütig sind. Ich schwöre bei Allah, deren Gesichter werden hell erleuchten und sie werden hohen Rang genießen. Sie werden keine Furcht spüren, während andere Leute sich fürchten werden. Und sie werden keine Trauer spüren, während andere traurig sein werden.”

(Sunan Abi Daud, Al-Rehin. H. 3527)

Der Heilige Prophet^{SAW} erläutert die Wichtigkeit der



Bruderschaft:

تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاخِيهِمْ وَتَوَادِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا شَتَّى عُضْوٌ مِنْهُ تَدَاغَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهْرِ وَالْحُمَى -

„Du wirst betrachten, wie Gläubige symbolisch zu einem Körper werden, während sie barmherzig zu einander sind, Güte und Liebe für einander empfinden. Denn wenn ein Organ erkrankt, alle anderen Organe mit ihm Schlaflosigkeit und Fieber durchleben. Der Grund des Empfanges von Schirm der Barmherzigkeit.“ Hadhrat Abu Huraira^{RA} überliefert, dass der Heilige Prophet^{SAW} sagte: „Allah wird am jüngsten Tag fragen: Wo sind die, die Meiner Majestätigkeit und Großartigkeit wegen, einander liebten? Da am heutigen Tag keinen Schutz außer Meinen existiert, werde Ich denen Meine Barmherzigkeit als Schutz gewähren.“

(Sahi Muslim Nr. 6546)

Die Liebe für einander soll für Allah sein und Abscheu und Hass sollte auch allein seinetwegen sein. An einem Ort sagte der Heilige Prophet^{SAW}: „Allah vergibt jene, die einander lieben, während deren Liebe keine eigene Interesse beinhaltet, sie ist lediglich um Allahs Wohlgefallen zu erlangen.“

Der Gesandte Allahs sagte weiterhin: „Ich schwöre bei dem höchsten Wesen, indessen Hand mein Leben ist, ihr werdet nicht ins Paradies eintreten können, bis

ihr nicht den Glauben erlangt, und ihr werdet solange keine Gläubigen sein bis ihr nicht einander liebt.“

(Sunan Abi Daud Nr 5193)

Um die Liebe und Bruderschaft zu stabilisieren, ist es notwendig, dass der Mensch alles was er für sich wählt, es auch für andere bevorzugen tut. Diesbezüglich sagte der Gesandte^{SAW} Allahs: „Von euch wird keiner als ehrlich betrachtet werden, bis er nicht auch für seinen Bruder wünscht, was er auch für seine eigene Person wünschen würde.“

(Sahi Bukhari Hadith 13)

Eine Frohe Botschaft für jene, die versuchen die Schwierigkeiten und Kummer anderer Menschen zu beseitigen und die Fehler anderer zu verdecken, denen humanitäre zuvorkommen. Auch hierfür hat uns der Heilige Prophet^{SAW} an mehrere verschiedenen Stellen aufgeklärt, wie wir eine Atmosphäre der Bruderschaft schaffen können.

Hadhrat Abu Huraira^{RA} überliefert: Der Heilige Prophet^{SAW} sagte: Jener, der den Kummer anderer Menschen zu beseitigen verhilft, Allah wird am jüngsten Tag seinen Kummer und Schmerz beseitigen und jener der Bedürftigen und die in Geldnot sind, verhilft, Allah wird für ihn sowohl in dieser Welt als auch im Jenseits mit Mittel und Erleichterung beschenken und jener der



die Schwächen eines Muslims bedeckt, Allah wird seine Schwächen und Fehler sowohl in dieser Welt als auch im Jenseits bedecken. Allah kommt ihm solange zur Hilfe bis er für die Hilfe seines Bruders bemüht ist.

(Tirmidhi Buch Albira- walsilah)

Die Dinge, die dieser gegenseitigen Brüderlichkeit und Liebe im Weg stehen können und welche Bemühungen der Islam unternommen hat, um diese Dinge aus der muslimischen Gesellschaft auszurotten.

Hadhrat Anas^{RA} überliefert, dass der Heilige Prophet^{SAW} sagte: „Hasset einander nicht. Seid nicht eifersüchtig! Werdet nicht apathisch! Trennt keine Bindungen, sondern werdet zu Brüdern untereinander und zu Dienern Allahs des Allmächtigen. Es ist einem Muslim nicht erlaubt, länger als drei Tage auf seinen Bruder wütend zu sein und ihm den Rücken zu kehren.“

(Sahih Al-Bukhari Kitab Al-Adab Bab Al-Hijra Hadith Nr. 6076)

Hadhrat Abu Hurairah^{RA} berichtet, dass der Heilige Prophet^{SAW} sagte: „Seid nicht eifersüchtig aufeinander. Übertreibt nicht, um euch gegenseitig Schaden zuzufügen. Hasst einander nicht! Dreht euch gegenseitig nicht den Rücken zu. Das bedeutet, entfernt euch nicht voneinander. Spielen sich in den geschäftlichen Angelegenheiten nicht gegeneinander aus und überbieten sie sich nicht gegenseitig, sondern werdet zu Dienern Allahs des Allmächtigen und werdet zu Brüdern. Ein Muslim unterdrückt seinen Bruder nicht. Weder betrachtet er ihn mit Verachtung noch verschmäht er ihn. Dann zeigte der Heilige Prophet^{SAW} auf seine Brust und sagte: „Frömmigkeit befindet sich hier drin.“

Der Heilige Prophet^{SAW} wiederholte diese Worte dreimal. Dann sagte er^{SAW}: „Damit der Mensch Unglück erfährt, genügt es auf seinen muslimischen Bruder herabwürdigend zu schauen. Das Blut, der Reichtum, die Ehre und Würde eines jeden Muslims sind für den anderen Muslim verboten (Haram) und die Einhaltung dessen verpflichtend.“

(Sahih Muslim Kitab al-Barr wa Salat wa'l-Adab)

Das Wiedererscheinen des Imams des Zeitalters, um die Liebe und Brüderlichkeit neu zu entfachen

Heute ist gemäß den Prophezeiungen von Hadhrat Muhammad^{SAW} der Imam der Zeit erschienen. Er ist ein vollkommener Untergebener von Muhammad^{SAW}

und er ist gekommen, um die Lehren von Hadhrat Muhammad^{SAW} wiederzubeleben. Sein Erscheinen verfolgt nur zwei Ziele. Das erste Ziel ist es, die Liebe zum Weltlichen abzukühlen zu lassen und das zweite Ziel ist es die Herzen der Menschen mit der Liebe zu Gott zu erfüllen und Liebe und Brüderlichkeit unter den Menschen herzustellen.

Der Verheißene Messias^{AS} sagt: „Eint Euch und versammelt Euch! Gott, der Allmächtige, hat die Muslime gelehrt, dass ihr zu einer Einheit werdet, ansonsten wird die Luft entweichen. Diesbezüglich ist es das Gebot, beim Gebet zusammenzustehen, damit es der Einheit dient. Wie Elektrizität durchdringt das Gute des einen, den anderen. Falls Meinungsverschiedenheiten vorherrschen, es keine Einheit gibt, erlangt ihr Unglückseligkeit. Ich bin mit zwei Ansätzen erschienen! Erstens: Akzeptiert die Einheit Gottes. Zweitens: Zeigt gegenseitiges Mitgefühl und Liebe und werdet zu beispielhaften Vorbildern für die anderen.“

Dies war das Argument, das unter den Gefährten aufkam.

كُنْتُمْ أَهْدَاءَ فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ

(Al-Imran: 104)

Merkt euch das! Denkt daran, تاليف (Hilfeleistung) ist ein Wunder! Solange nicht jeder von euch die Angewohnheit hat, für seinen Bruder das zu wählen, was ihm selbst gefällt, ist er nicht aus meiner Gemeinschaft. Er ist ein Träger von Leid und Unglück, sein Ende ist nicht gut! Inshallah wird durch mein Erscheinen eine rechtschaffene Gefolgschaft entstehen. Es gibt Geiz, es gibt Arroganz, es gibt Egoismus und es gibt Emotionen. Ich werde sie von all jenen Menschen trennen, die ihre Gefühle nicht unter Kontrolle haben und nicht in gegenseitiger Liebe und Brüderlichkeit leben. Diejenigen, die so sind, sollten daran denken, dass sie nur für ein paar Tage zu Gast sind. Es sei denn, sie gehen mit gutem Beispiel voran. Diejenigen, die sich meiner Gemeinde zugehörig fühlen, aber wider meine Wünsche handeln, sind wie ein ausgetrockneter Ast! Was sonst, soll der Gärtner tun, als ihn abzusägen. Also fürchtet euch! Derjenige wird nicht mit mir bleiben, der nicht gut handelt!

(Malfoozat Band 1, Seite 336)

Der Verheißenen Messias^{AS} sagte:

„Schaut her, eine Gemeinschaft kann nie zu einer Gemeinde werden, wenn sie sich gegenseitig zerfleischt! Und wenn sie zu viert zusammensitzen, kritisieren und demütigen sie ihren schwächeren Bruder und zu den Schwachen und Armen schauen sie mit Verachtung und Hass an. So sollte es niemals sein! In der Gemeinschaft sollte Stärke entfachen und Einheit entstehen, wodurch Liebe entspringt und Segnungen geboren werden.“

(Malfoozat, Band III Seite 347)

Der Verheißene Messias^{AS} sagte:

„Allah der Allmächtige kümmert sich um niemanden außer sein rechtschaffene Dienern. Entwickeln Sie Liebe und Brüderlichkeit untereinander und versagen Sie der Bosheit und Zwietracht. Löst Euch unbedingt von jeglichem Spott, denn Spott entfernt das menschliche Herz von der Wahrheit und bringt es weit weg. Gehen Sie respektvoll miteinander um. Jeder sollte seinem Bruder Trost spenden. Schaffen Sie wahren Frieden mit Allah dem Allmächtigen und kehren Sie mit Gehorsam Ihm gegenüber zurück. Beendet jeden Streit, Eifer und Feindschaft unter Euch, denn es ist jetzt an der Zeit, sich von den niedrigen Dingen abzuwenden und zu wichtigeren und größeren Taten voranzuschreiten.“

(Malfoozat, B.1, S.266 - 268)

„Schließt rasch Frieden untereinander und vergebt Euren Brüdern ihre Sünden! Denn wer nicht geneigt ist, mit seinem Bruder Frieden zu schließen, ist böse und er wird ausgerottet werden, denn er ist die Ursache des Streits. Trennt euch von eurem Ego in jeder Hinsicht und beseitigt die gegenseitigen Missstände. Sei demütig, selbst wenn Du im Recht bist und ertrage die Erniedrigung wie ein Lügner, damit dir vergeben wird. Nährt nicht eure Eitelkeit, denn wer aufgeblasen ist, kann das Tor nicht betreten, zu dem ihr gerufen werdet. Wie unglücklich ist jene Person, die nicht an das verkündete Wort Gottes glaubt und was ich dargelegt habe. Wenn ihr wollt, dass der Gott im Himmel Wohlgefallen an euch hat, so vereinigt euch miteinander, als wäret ihr Brüder aus demselben Mutterleib. Derjenige, der seinem Bruder am meisten vergibt ist der Ehrenwertere unter euch. Unglücklich

ist der, der starrsinnig ist und nicht vergibt.“

(Kashti-e-Nuh, Rohani Khazain, B. 19, S. 12-13)

Hadhrat Musleh Maud^{RA} sagte:

„So wie Eisen und Magnet nicht getrennt werden können, können auch zwei Gläubige nicht getrennt werden.“ Der Heilige Prophet^{SAW} sagte: „Wer zuerst Frieden stiftet, wird vor 500 Jahren ins Paradies aufgenommen.“

(Khutbat-e-Mahmood, B. 7, S. 87)

Hadhrat Khalifa-tul-Massih V.^{ABA} sagte:

„Die Erfordernis für die Erlangung des Wohlgefallens ist es, dass man sich fest am Seile Allahs umklammernd auch seine Befehle befolgt, die Rechte der eigenen Brüder erfüllt und so die Liebe Allahs erlangt. Und so, wie wir dann dadurch die Liebe Allahs erlangen werden, so werden wir auch die gemeinsame Liebe und Zuneigung erlangen und durch das gegenseitige Achten aufeinander zu einer starken Gemeinschaft verbunden werden. Und wenn wir derartig verbunden sein werden und das Seil Allahs festhaltend dessen Befehle folgen werden, somit wird Hochachtung entstehen, welcher uns von jeglichen Angriffen des Gegners bewahren wird. Ansonsten, so sagt Allah, wird Deine gemeinschaftliche Würde schwinden und in Dir wird auch Feigheit entstehen. So heißt es im Heiligen Qur'an:

(Al-Anfâl 8:47)

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ

„Und gehorchet Allah und Seinem Gesandten und hadert nicht miteinander, damit ihr nicht kleinmütig werdet und euch die Kraft nicht verlasse. Seid standhaft; wahrlich, Allah ist mit den Standhaften.“ Um Zusammenhalt in der Jamaat entstehen zu lassen, sollte jede Form des Unmuts entfernt werden, um eine Atmosphäre der Liebe und Brüderlichkeit entstehen zu lassen. Lernen Sie einander zu vergeben. Dadurch wird Ihre Verbindung zu Gott stärker werden und Sie werden mehr fromme Taten bewirken und die Gelegenheit erhalten schlechte Gewohnheiten abzulegen.

(Al-Imran 104)





Die enge Verbindung zum Khilafat

Herr Shamshad Ahmad Qamar - Rektor der Jamia Ahmadiyya Deutschland

Wie Sie gerade gehört haben, wurde ich angewiesen einen Vortrag über das Thema **Die Verantwortung der Ansarullah bzgl. enger Verbindung zu Khilafat** zu halten.

Es gibt eine Geschichte von einem Anwalt. Er hatte einen Freund, der seinen Vater aufgrund einer Unstimmigkeit bei Eigentum verklagt hatte. Als der Fall entschieden wurde, begleitete ich laut Vereinbarung diesen Freund zu seinem Vater. Der Vater holte aus seinem Zimmer ein Scheck, füllte es mit 7 Million Rupien aus und gab es seinem Sohn. Er sagte zu seinem Sohn, dass der Sohn diesen Scheck nehmen und sich nie wieder sehen lassen soll.

Der Sohn war ein Filmemacher und verdiente im späteren Verlauf seines Lebens sehr viel Geld. Er starb aber in einem solchen Zustand, dass zum Zeitpunkt seines Todes keines seiner Kinder bei seiner Beerdigung anwesend war. Er wurde von seinen Nachbarn, Freunden und Bekannten begraben. Der Anwalt sagte, dass nach dieser Beobachtung kein Verlangen mehr nach Reichtum in Seinem Herzen blieb. Er hasste Geld, denn an Geld brechen viele

Beziehungen. Geld ist nicht loyal.

Der Mensch strebt sein ganzes Leben lang nach verschiedenen Dingen. Er rennt ihnen immer hinterher, aber diese Dinge werden untreu. Diese Dinge sind nicht loyal. Es zeigt sich, dass der Mensch vor allem nach drei Sachen strebt – eine Führungsposition, Geld und Nachkommen.

Mit Führungsposition meine ich nicht einen Posten in der Jamaat, denn dabei handelt es sich um einen unbezahlten religiösen Dienst. Ich meine vielmehr weltliche Posten, für die der Mensch seine Ehre, sein Gewissen, seine Selbstachtung und gewissermaßen alles aufgibt. Er verlässt seine Freunde, vergisst seine Verwandten. Wir haben beobachtet, wie der Mensch sich verändert, wenn er zu hohen Ämtern, zu großen Ministern, zu Beratern oder zu Bürokraten befördert wird. Er wird angesichts der Macht zum Unterdrücker und ungerecht wie ein Pharao oder Nimrod. Wenn er diese Position nicht mehr hat, wird er zu einem Nichts. Solche Beispiele sind gegenwärtig. Ein stolzer Mensch wie Bhutto baumelte hilflos vom Galgen und kein Anhänger konnte ihn retten. Ein arroganter und

gerissener Diktator wie Zia-ul-Haq explodierte mit seinem Flugzeug in der Luft und keiner kam, um ihn zu retten. Schauen Sie sich die Politiker von heute an. Seien es Bürokraten in hohen Ämtern, Politiker oder deren Mitarbeiter: Diese Leute, die in den noblen Villen leben, sitzen am Ende auf schmutzigen Kisten und Ziegeln vor Gerichten – wartend auf Ihre Reihe – denn sie müssen sich letztendlich vor Gerichten verantworten, wenn ihre Posten ihnen untreu werden. Das ist die Welt, das sind die weltliche Sachen denen wir hinterherlaufen. Der Reichtum hat große Milliardäre gesehen, die Geld brauchten und Besitzer können in dieser Welt zu Dienern werden. Die großen Chaudhrys und die Nambardars gehen in den Aktenseiten verloren, aber der Reichtum gehört niemandem. Wie sehen auch diejenigen, die den Reichtum des Landes Pakistan geplündert haben, den Reichtum der Menschen geplündert haben: Wir sehen, wie dieser Reichtum sie unruhig gemacht hat. Soweit es Kinder betrifft, unternimmt ein Vater alles Notwendige, um sie glücklich zu machen. Er arbeitet hart und schwer. Manch einer verkauft sein Gewissen, um seinen Kindern ein schönes Leben zu ermöglichen. Sobald die Kinder groß werden, hört man sie sagen, dass man für deren Vater beten soll, dass Allah seine Schwierigkeiten lindert. Was bedeutet das? Es bedeutet, dass sie für seine Abreise beten und auch andere darum bitten. Das ist Reichtum; das sind weltliche Positionen, das ist Nachkommenschaft. Das ist die Welt, der wir unser ganzes Leben hinterherrennen, die einem aber am Ende nicht treu bleibt. Dies ist eine Realität, die jeder von uns sieht. Wir sehen es mit unseren eigenen Augen. Gott hat uns Augen gegeben, aber wir erkennen nicht richtig. Wir haben Ohren, aber wir hören nicht richtig zu. Wir haben ein Herz, aber wir denken nicht. Wir haben ein Gehirn, aber wir glauben nicht, dass wir am Ende diesen Weg gehen müssen. Jeder Mensch sieht es, hört es, und sogar versteht es; aber er verdrängt es mit den Gedanken: Nein, all das wird mir nicht passieren. Warum wird es nicht passieren? „Ich bin ein ganz besonderer Mensch.“ Es gab auch früher Leute, die sich für besonders hielten; niemand redet mehr über sie. Was ist mit Ihnen passiert? Niemand

interessiert sich mehr für sie. Dies ist also die Welt. Eine Person verdient die ganzen Reichtümer der Welt. Sein Arbeitsleben endet, er verliert seinen Posten, sein Leben endet. Der Reichtum bleibt zurück. Die Kinder bleiben zurück, um dessentwillen der Mensch sein ganzes Leben lang alles Erlaubte und Ungesetzliche getan hat. Was bleibt am Ende – die Dunkelheit des Grabes oder das Licht. Das Licht der guten Taten. Das Licht geht mit. Der Dienst im Wege Gottes geht mit. Er wird in diesem dunklen Grab das Licht geben. Sonst gibt es in jenem Leben keinen Lichtblick mehr. Wenn ein Mensch dorthin geht, ist sein Zustand so, dass Hunderte von Sehnsüchten in seinem Herzen bleiben. Allah sagt, dass Wünsche in seinem Herzen aufsteigen. Er wünscht, dass dieses oder jenes doch anders wird. Dann ist es zu spät. Er ist wie dieser inkompetente Student, der im Prüfungsraum auf das Frageblatt vor ihm schaut und sich bedauert, „Ich wünschte, ich hätte noch mehr gelernt. Ich wünschte, ich würde nicht Jahre mit Nachlässigkeit verschwenden. Ich wünschte, ich hätte dieses Thema auch noch gelernt.“ Also sagt Allah, wenn der Mensch in Jenseits in Prüfungsraum sitzt, hat er viele Wünsche und viel Bedauern. Diese Wünsche und Bedauern des Menschen werden im Heiligen Qur'an wie folgt erwähnt:

„O wäre ich doch Staub!“

(Al-Naba': 41)

Er wird sprechen: „O hätte ich doch im Voraus für (dieses) mein Leben Vorsorge getroffen!“

(Al-Fajr: 2)

„O wäre mir doch mein Buch nicht gegeben worden!“

(Al-Haqa: 26)

„O wehe mir! hätte ich doch nimmermehr einen solchen zum Freunde genommen!“

(Al-Furqan:29)

(Dass er mich auf dem falschen Weg gebracht hat und in welcher Dunkelheit ich heute verloren bin.)

„O dass wir doch Allah gehorcht hatten und gehorcht dem Gesandten!“

(Al-Ahzab: 67)

„O hätte ich doch den Weg mit dem Gesandten genommen!“

(Al-Furqan: 28)



“Wäre ich doch bei ihnen gewesen, dann hätte ich einen großen Erfolg errungen!”

(An-Nisa: 74)

“Hätte ich doch meinem Herrn niemanden zur Seite gestellt!”

(Al-Kahf: 43)

Wenn Sie den Heiligen Qur'an lesen, werden Sie diese Sehnsüchte an verschiedenen Orten sehen, dass wenn ein Mensch diese Welt verlässt, diese Sehnsüchte in seinem Herzen getragen werden. Er wünscht sich, dass er dem Heiligen Propheten^{SAW} gehorcht hätte oder er hätte diesen und jenen nicht als Freund genommen. Die Freundschaften und Bekanntschaften, die einem das Jenseits verderben, werden zu Reue. Das heißt, wir sind heute in dem Alter angekommen, in dem die Distanz zwischen uns und dieser (schweren) Realität immer geringer wird und fast nicht mehr vorhanden ist.

Es gibt übrigens keine Garantie auf menschliches Leben und ob der nächste Atemzug kommt oder nicht. Hadhrat Khalifa-tul-Massih IV.^{RA} sagte jedoch, dass wenn eine Person ein Kind ist, hat er die Hoffnung, dass er erwachsen wird. Wenn er erwachsen ist, hofft er immer noch, dass er lang leben wird und alt wird. Wenn er alt wird, welche Hoffnung hat er noch? Wenn wir unsere Augen immer noch nicht öffnen; wenn wir unsere Ohren immer noch nicht öffnen; wenn wir immer noch nicht auf unsere Taten schauen; wenn wir immer noch nicht den Weg finden,

auf den der Gesandte zeigt; wenn wir immer noch nicht erkennen, welche Freunde uns dem Khalifen näherbringen und welche gegen die Anordnungen von Khalifen verstoßen und uns auch auf diesen Weg bringen werden, dann sollten wir daran denken, dass in unserem Alter der nächste Schritt in dem Grabe geht. Wenn der Mensch sein hohes Alter erreicht hat, liegt vor ihm die Dunkelheit des Grabes. Wenn es Licht gibt, wird es das Licht des Allmächtigen Gottes sein. Wenn es Licht ist, wird es das Licht des Gesetzes sein, das von dem Propheten Gottes, des Allmächtigen, (saw) gegeben wurde. Dieses Licht ist das Licht Gottes. Im Qur'an heißt es, dass Allah das Licht der Himmel und der Erde ist. Dieses Licht wird von den Propheten an uns weitergetragen. Mit dem Khalifen wird es anschließend weit und breit getragen. Wenn wir den Heiligen Qur'an und die Überlieferungen des Propheten lesen, dann erkennen wir, dass der Heilige Prophet Muhammad Mustafa^{SAW} und der Allmächtige Gott nur zwei Anweisungen für dieses letzte Zeitalter offenbart haben. Es wurde gesagt, dass wenn die letzte Zeit kommt, wird die Zeit der Fitna (Konflikt) kommen. Es wird eine Fitna nach der anderen kommen, Alles zerreißt wie eine Perlenkette und dann fällt eine Perle nach der anderen auf dem Boden.

In einer solchen Ära heißt es, dass es nur zwei Wege gibt. Erstens wird es zu dieser Zeit ein Mahdi und Messias gesendet. An ihn sollen wir festhalten und ihm Treue schwören, auch wenn man es von den

schneebedeckten Bergen auf den Ellbogen ziehen muss. Zweitens wurde das Khilafat nach Beispiel des ersten Khilafats vorhergesagt. Allah wird das Khilafat nach dem Prophetentum errichten. Der Heilige Prophet^{SAW} sagte:

„Wenn du den Khalifen Allahs auf der Erde siehst, klammerst du dich an ihn fest, auch wenn du Schmerzen und Leiden durchmachen musst und dein Körper zerrissen wird und dir Reichtum weggenommen wird. Dann kümmere dich um nichts anderes mehr und bleib mit dem Khalifen der Zeit verbunden.“

Heute sind wir Allah dankbar, dass wir Teil dieser Gruppe sind, die den Verheißenen Messias^{AS}, den Imam der Zeit erkannt hat, und dass (Allah) uns in diese Gruppe aufgenommen hat. Wir erfahren mit unseren Augen und Herzen, wie sich die Prophezeiung von Khilafat in der Endzeit erfüllt. Es hat allerdings einige Anforderungen. Wir müssen die Bedingungen vor Augen halten, die Allah dafür aufgestellt hat. Soweit es unsere Verantwortung betrifft, müssen wir uns mit dem Khilafat verbinden und auch die kommenden Generationen erziehen, mit dem Khilafat verbunden zu bleiben.

So werden wir verstehen, dass wir unserer Verantwortung nachkommen. Die Verantwortung, die mit dem Khilafat und ihren Anforderungen verbunden ist, ist sehr wichtig und sehr subtil. Es ist von sehr großer Bedeutung, sie im Auge zu behalten. Es wird an verschiedenen Stellen im Heiligen Qur'an erwähnt, dass wenn in diesem Zeitalter sowie davor und danach Erfolge erzielt werden, so werden diese von denjenigen erzielt, die nach dem Prophetentum mit Khilafat verbunden sind. Wie diese Verbindung aussehen soll, erklärt der Heilige Qur'an. Allah der Allmächtige zeigte den Weg. Gott hat diesen Menschen versprochen: „Verheißen hat Allah denen unter euch, die glauben und gute Werke tun, dass Er sie gewisslich zu Nachfolgern auf Erden machen wird, wie Er jene, die vor ihnen waren, zu Nachfolgern machte.“

(Al-Nûr: 56)

Mit wem ist das Versprechen dem Khilafat? Mit denen, die glauben und Gutes tun. Wenn sie dies tun, wird Allah ihnen dem Khilafat gewähren. Für diejenigen die stark in ihren Glauben sind und gute Taten verrichten

und das Khilafat erleben, ihre Ängste werden in Sicherheit und innerster Zufriedenheit umgewandelt. Stellt mir nichts zu Seite und betet allein mich an. Die Aussagen sind sehr tiefgründig und nur mit dieser Bedingung sind eure Erfolge gesichert. Gott verspricht nur für diese Personen im Qur'an, die Kraft aus dem Khilafat schöpfen, sie werden mich anbeten und gute Taten vollbringen. Gott hält wahrlich sein Wort. Für die heutige Zeit scheint die Sura zwar nicht groß zu sein, aber das ist die Essenz des gesamten Universums. Bei der flüchtigen Zeit, wahrlich, der Mensch ist in einem Zustand des Verlustes. Außer denen, die glauben und gute Werke tun und einander zur Wahrheit mahnen; und einander zum Ausharren mahnen. Das ist die einzige Chance das Ihr euch dem Khilafat hingibt und euch vereint mit den Rechtschaffenen. Vergleicht das mit dem Hadith wo es heißt: Wo immer ihr das Khilafat seht, haftet euch an diesem. Auch wenn das finanzielle Opfer sehr groß ist oder gar eure Leben dafür opfert, denn das ist eure einzige Möglichkeit euch zu beschützen und eure Dunkelheit auf der Erde wird in das spirituelle Licht umgewandelt und am jüngsten Tag werden eure Seelen leuchten.

Wir wissen alle das der Prophet im letzten Zeitalter prophezeit hat, dass der Dadschal kommen wird und ihr euch von ihm schützen könnt in dem Ihr die ersten und letzten Verse der Sura Al-Kahf liest. Diese Sura hilft uns genauso wie eine Medizin uns gegen eine Krankheit oder ein Symptom schützt, genauso schützt uns diese vor Dadschal. Am Anfang der Sura heißt es. Gott ist Rein der das Heilige Buch herabgesandt hat. Es ist kein Zweifel darin und ist für die Ewigkeit und Gott warnt euch durch dieses Buch das auf euch schwere Tag kommen werden. Es gibt eine Warnung aber zugleich eine frohe Botschaft. Warnung vor wem? Vor dem Dadschal. Frohe Botschaft denen die Rechtschaffenen sind und gute Taten vollbringen. „Jetzt können Sie ihren Weg selber entscheiden. In der Sura Al-Nûr sagt Gott: „Ich gebe euch das Khilafat, wenn ihr glaubt und gute Taten vollbringt.“

Der Heilige Prophet Muhammad^{SAW} hat gesagt, dass im letzten Zeitalter Dadschal kommen wird, aber auch das Khilafat.

Wer sind diese Personen, denen das Khilafat versprochen

wurde? Wer sind die, die gute Taten vollbringen und Gottes Huld empfangen? Die diejenigen warnen, die einen Gottes Sohn verehren. Die sich mit Schirk (Gottesgleichstellung) abgeben, das sind die Leute die den Weg des Dadschals eingeschlagen haben. Der Messiah wird kommen. Ein solcher Messiah der den Menschen aus der Dunkelheit ins Licht führt und eine Jamaat hervorbringt die, die Wege der guten Taten gehend gestärkt, in ihren Glauben ein Beispiel für die anderen Menschen werden. Ein Messiah der die Grundlage schafft den Dadschal zu töten. Es ist so vorgeschrieben, dass diese Aufgabe allein durch die Hände des Messias^{AS} durchgeführt wird. Diese Aufgabe, nämlich die Beseitigung des Dadschal, wird durch die Khalifen fortgeführt bis schließlich die Erde durch das Gotteslicht erhellt wird.

Kurzum, das bedeutet wir können diese Aufgabe nur mit Gotteshilfe und mit der Führung des Khilafats schaffen. Aber wir sollten auch wissen das Dadschal aus den Wort Dadsch'ī (Täuschung) kommt, was so viel bedeutet wie Lüge, Bosheit, Betrug, Argwohn und Groll. Fakt ist das mit dem Dadschal ein Volk gemeint ist, aber ebenso eine Person auf den die o.g. Begriffserklärung zutrifft, ist Dadschal.

So wie prophezeit, wird der Dadschal Shirk verbreiten. Durch die Segnungen von Khilafat werden deren Anhänger rein sein von Shirk. Der II. Khalif schrieb darüber, überall wo Dadschal sein wird, wird auch Shirk sein. Wir dürfen nicht vergessen, das bedeutet, dass dort auch Lüge, Betrug, Groll und Gehässigkeit sein wird. Wer diese Gewohnheiten aufweist, zeigt, dass der derjenige sich dem Shirk hingegeben hat. Wenn wir den Bund mit dem Khilafat geschlossen haben sollten wir mit alle unsere Kräfte den Dadschal also den Shirk bekämpfen. Wenn wir das geschafft haben sind wir in der Lage den Dadschal abzuwehren. Solange wir nur durch unsere Zungen die Zugehörigkeit des Khilafats bezeugen und unsere Herzen mit Shirk gefüllt sind werden wir kein Erfolg gegen den Dadschal haben nur wenn unsere Taten dies bezeugen und unsere Herzen rein sind können wir den Dadschal entgegnen. Wenn wir nur eine von den o.g. Schwächen aufweisen, werden wir dem Khilafat nicht gerecht. Gott liebt nicht die zwieträchtigen. Gott sagt, die mit mir sind und

mich anbeten sind auch verbunden mit dem Khilafat. Diejenigen werden nicht in Schirk verfallen, werden nicht lügen und nicht betrügen. Wenn doch sind sie nicht mit den Khalifen der jeweiligen Zeit verbunden. Gott sagt im Heiligen Qur'an: "Hütet euch vor den Unreinheiten der Götzen."

Das bedeutet das Götzenanbetung und Lüge gleichgestellt wurden. So wie der Götzenanbeter den Götzen mit Gott gleichstellt und ihm als Helfer erkoren hat. Warum lügt ein Lügner? Weil er denkt das, wenn er die Wahrheit ausspricht Gott ihm dann nicht mehr zu Seite steht. Darum nimmt er die Hilfe der Lüge und nicht die Hilfe von Gott an. Die Lüge ist in dem Fall das Schirk. Er nutzt den Betrug als Quelle seines Einkommens. Das ist eine versteckte Form von Schirk, dem der Mensch trotz seiner Augen nicht sieht, trotz seines Gehörs nicht hört und nicht mal einen Augenblick darüber nachdenkt was er denn überhaupt angerichtet hat. Solche Menschen können nicht in der spirituellen Armee dienen. Solche Menschen leitet der Khalif nicht.

Der Khalif wird von Gott gewählt. Nur die Reinen gehören zu Ihm, die frei von Jeglichen versteckten oder offensichtlichen Schirk sind. Das ist eine unsere grundlegende Verantwortung. Die anderen folgen hiernach. Wir müssen uns vergegenwärtigen, dass wir einen Lebensabschnitt erreicht haben, in dem wir vorausschauend unsere, in der Vergangenheit entstehende Fehler, hinter uns lassend fest mit dem Khilafat zu verbinden. Mögen wir unser Ehed (Versprechen) gegenüber dem Khilafat so erfüllen wie Gott es sich wünscht wie der Prophet es wünscht und so wie der Khalif der Zeit es sich wünscht. Wenn wir so verfahren, können wir uns sicher sein, dass wir eine reine spirituelle Revolution nicht nur für uns, sondern auch für unsere Nachkommen hervorrufen. Wenn wir uns um den Materialismus, um Ämter oder um Rum scheren, für unsere Nachkommen Häuser und Geld häufen, aber für die über die spirituelle Zukunft nicht sorgen, haben wir unser Ziel verfehlt. Für das hiesige beschränkte Leben sind wir sogar bereit unsere Seele zu verkaufen, aber leider haben wir für deren ewiges Leben nichts hinterlassen. Wenn wir uns angesprochen fühlen, müssten wir uns ernsthaft

Gedanken machen und uns verändern. Das bedeutet wir leisten auch keine Gehorsamkeit gegenüber dem Khilafat. Was den Kindern hinterlassen wird, sind nur materielle Güter. Die können aber deren Seele keinen Trost schenken. So wie mein Vorredner Tahir Sahib berichtet hat, ist es unsere oberste Priorität für unser Nachkommen zu sorgen das sie stets mit Gott und dem Khilafat verbunden sind. Das können sie nur, wenn wir ein gutes Vorbild an den Tag legen. Wie kann eine schwächelnde und unsichere Person jemanden Halt geben.

Schauen sie in ihre Seelen was Sie für morgen vorausgeschickt haben. Wenn ihre Seelen nicht sauber sind können Sie ihre Nachkommen nicht damit reinigen. Nur wenn wir von der sauberen Quelle trinken, nämlich das Khilafat werden wir auch in der Lage sein diese Reinheit in unsere Nachkommenschaft zu implizieren. Es ist nicht zu bestreiten das materielle Güter wichtig sind. Aber wenn wir für diese das Spirituelle vernachlässigen ist es ein Verlust den wir nicht wieder gutmachen können. Die Gehorsamkeit des Propheten und des Khilafats ist der Garant unserer Erfolge.

Der Verheißenen Messias^{AS} berichtet das Gehorsamkeit ist etwas, wenn wir es mit ganzen Herzen leisten, unsere Herzen und Seelen erfüllt werden von Gottes spirituellem Licht. Aber die Bedingung ist, dass es wahre Gehorsamkeit ist. Man muss richtigen Gehorsamkeit leisten, um über den eigenen Schatten zu springen. Wenn wir nicht so verfahren sind wir mit jenen gleichgesetzt, deren Herzen leer von dem heiligen spirituellen Licht sind.

Die Gefährten des Heiligen Propheten^{SAW} waren sehr vorbildlich in der Gehorsamkeit. Es ist Fakt, dass ein Volk nie eine Einheit und Zusammengehörigkeitsgefühl entwickeln kann bis in deren Seelen die Gehorsamkeit eingehaucht wird. Gottes Hand ist über die Jamaat, da er der Einige ist. Seine Einzigartigkeit können wir nur erkennen, wenn wir Gehorsam sind. Wir sehen es bei den Khalifen des Propheten von Hadhrat Muhmmad^{SAW}, Hadhrat Abu Bakr^{RA} und Hadhrat Umar^{RA}. Auch der Verheißenen Messiah^{AS} und seine Khalifen haben beilspielhafte Gehorsamkeit geleistet. Wir sollten versuchen genau diesen Rang

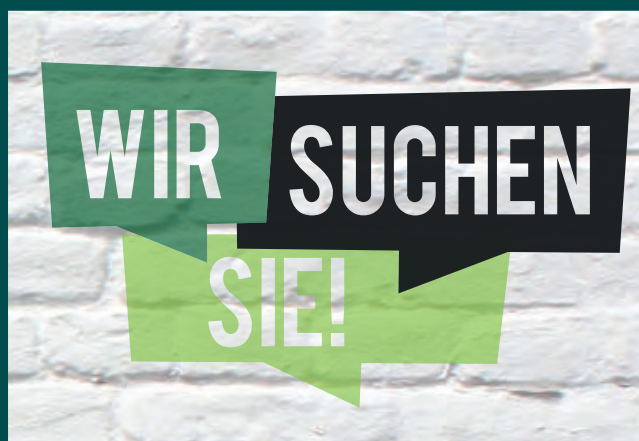
der Gehorsamkeit zu schaffen. Versucht in allen Lebensbereichen das Vorbild der Gefährten vor den Augen zu halten.

(Tafseer Hadhrat Massih-e-Maud^{AS} B. 2 S. 246- 248)

Der I. Khalif^{RA} Sagt euer Halt ist das „Hablullah (Seil Gottes), eure Rechtleitung und die Leitung der Qur'an. Es soll keine Streitigkeiten unter euch sein, denn diese lassen die Segnungen Gottes versiegen. Das Volk Musas^{AS} ist genau deswegen im Wald elend verendet. Das Volk des Propheten Muhammad^{SAW} haben sich solche Fehler nicht erlaubt und waren enthaltsam. Dafür wurden Sie mit Erfolg gekrönt. Als 3. sind wir dran. Unser Zustand in den Händen des Imams sollte so sein, wie die des Toten in Händen denjenigen der die Waschung des verstorbenen vornimmt. Euer Wille und Wünsche solltet ihr zu Seite stellen und so eins werden mit dem Khalifen, wie der Motor eines Autos. Denn dann könnt Ihr jeden Tag sehen, wie Ihr von Dunkelheit in das Licht geführt wird und keiner kann euch aufhalten.

(Al-Hakam 24. Jan. 1903 Seite 15)

Möge Gott uns befähigen, diese Lehre zu verinnerlichen und umzusetzen. Amin



WIR SUCHEN SIE!

Majlis Ansarullah Deutschland braucht Ansar die gerne der Majlis dienen möchten.

Wenn Sie, mit Adobe Indesign  und Adobe Photoshop  gut arbeiten können oder wollen, dann melden Sie sich bitte unter ishaat@ansarullah.de.

Mit Ihrer Unterstützung können Sie auch zur Verbesserung Ihres Magazins beitragen.

Vielen herzlichen Dank!
Ihr Al-Nasir Team



Rede von Herr Abdullah Wagishauser

National Amir Jamaat Ahmadiyya Deutschland

Anlässlich der Jahresversammlung der Majlis Ansarullah Deutschland 2021

Allhamdullilah und Jazakumullah, Jazakumullah achsanal jizah das Ansarullah sich dafür entschieden hat, dieses wichtige Thema für die Ijtema zu wählen. Es ist das klassische Thema, daran werden wir als spirituelle Jamaat gemessen. Das entscheidet unseren Fortschritt und das entscheidet unsere Entwicklung. Nicht was einer macht, sondern was wir alle machen. In wie weit wir alle ein wenig dazu beitragen, unsere eigene Taqwa zu verbessern. Huzur-e-Aqdas (möge Allah sein Helfer sein), hat nicht nur in seiner Khutba mit der die Jalsa Salana eröffnet wurde, sondern auch in seiner abschließenden Ansprache sich sehr genau darauf konzentriert uns zu erklären wie wir unsere Taqwa verbessern können. Huzur-e-Aaqdas^{ABA} hat irgendwo in seiner Rede von einem Spinnennetz gesprochen und wenn sie sich ein Spinnennetz vorstellen das sind alles solche Flächen, die sich aneinandergereiht haben, die das Gesamte ganze ergeben und in diesen ganzen Teilen sind Teile von den was wir tun können um unser Taqwa zu verbessern. Es ist in gewisser Weise ein leichtes Thema, sagen Leute, Ja, Taqwa, ja Taqwa müssen wir verbessern,

aber wer an seiner Taqwa arbeitet, der weiß wie schwierig das ist. Und Huzur-e-Aqdas^{ABA} hat gesagt wir sollen stets bedenken, erst wenn die Wurzeln der Rechtschaffenheit fest verankert sind, dann werden auch die Wurzeln des Glaubens fest verankert sein. Ansonsten können wir die Angriffe Satans nicht bekämpfen. Und Schaitan kommt ständig, und attackiert uns. Nicht nur die Jungen Leute, viele sagen ja, das Leben für die jungen Leute ist hier in der westlichen Gesellschaft sehr schwierig, weil viele Herausforderungen vorhanden sind. Aber ich glaube für die Älteren ist das genauso der Fall. Huzur^{ABA} sagte weiter, dass auch im Heiligen Qur'an Allah gesagt hat, was Rechtschaffenheit bzw. Gottesfurcht ist, und wie man sie erreichen kann. Also hier sollten wir in den Jamaats und in den Moscheen mit den Mubalighs intensiv darüber sprechen, wie das den konkret funktioniert! Woran kann ich erkennen, dass sich mein Taqwa verbessert! Das sich mein Gebet verbessert! Das ich stärker werde! Dass ich mehr Überzeugungskraft habe! Dass ich auch auf Andere stärker wirke. Und da spielt Alter keine Rolle. Bis ich

ins Grab gehe kann ich hart für die Jamaat arbeiten, für meine Taqwa arbeiten. Und ich habe zu mindestens das Gefühl, dass ich noch soviel zu tun habe und heute wurde auch nochmal gesagt, dass Grab ist schon da hinten bei An-Nusrat da ist der Sarg schon da. Ich weiß, dass ich noch soviel bei mir verbessern muss. Ich brauche noch Zeit, aber Allah entscheidet natürlich ob ich diese Zeit bekomme oder nicht. Aber das ist die Situation von jeden von uns. Und deshalb sollten wir jeden Tag nutzen, um ein klein wenig weiterranzukommen. Und niemand kann sagen das er nicht weiß was er machen müsste um in seiner Taqwa weiter zu kommen.

Jeder hat eine Geschichte oder mehrere am laufen. Ob das jetzt mit der Familie ist oder ob das mit sich selbst ist, mit seinen Gebeten, mit seinem Dua's, mit seinen Briefen, die er vielleicht nicht genügend an Huzur^{ABA} schreibt oder seiner Beziehung zu seiner Ehefrau und zu seinen Kindern. Nicht immer sind die Verhältnisse, die Beziehungen zwischen uns und unseren Kindern gut. Manchmal sind sie viel zu distanziert, manchmal müssen wir auch unsere Liebe zu unseren Kindern zeigen und auch solange zeigen, bis wir von unseren Kindern Feedback bekommen.

Also es gibt so vieles zu tun und deswegen nochmal mein Dank an Ansarullah, dass sie Taqwa in dieses Ijtema mit eingebaut haben. Huzur^{ABA} hat auch in seiner Ansprache davon gesprochen, was wir alles aufgeben müssen. Er hat über Hochmut gesprochen, und über Argwohn gesprochen, Weiterhin hat er über Eifersucht und noch von vielen Sachen gesprochen. Der Verheissene Messias^{AS} hatte manchmal eine sehr deutliche Sprache, und auch eine sehr bildhafte Sprache. Der Verheißene Messias^{AS} hat gesagt, dass Allah in der Sura Al-Assr Beispiele für das Leben eines Gläubigen und eines Ungläubigen genannt hat. Das Leben der Ungläubigen ist wie das Leben eines Viehs, also Tieres, dass keine weiteren Bedürfnisse hat als zu fressen zu trinken und sich fortzupflanzen. Im Heiligen Qur'an heißt es: Sie fressen und genießen wie das Vieh. Aber schauen sie: Wenn ein Ochse zwar frisst, sich beim Pflügen aber hinsetzt, was wird dann die Folge davon sein. Es ist dann offensichtlich, sagte der Verheißene Messias^{AS}, dass der Viehhalter dieses Tier

zum Schlachthof bringen und es dort verkauft wird. Also wir müssen raus aus dieser Situation, wo wir uns nur um das Materielle kümmern und wenn nicht jetzt wo wir über vierzig sind und auf die 60, auf die 70 oder auch auf die 80 zugehen. Wenn wir zu den Älteren in unserer Jamaat gehören, dann sollten wir jetzt wirklich uns entschließen, dass wir dort konkrete Fortschritte machen müssen. Und wir haben dazu die Möglichkeit in der Jamaat. Und ich bin dankbar auch, dass wir es geschafft haben, durch das Engagement von Ansarullah, dieses Ijtema heute zu machen.

Mir ist das so deutlich wieder geworden, als ich hier stand und Preise verteilen durfte, wie lange ich das nicht gemacht habe. Das gehört mit zu unserer Routine und bitte beten sie dafür, dass wir auch hier in Deutschland und überall in der Welt langsam wieder zu einer gewissen Normalität kommen. Diese Pandemie hat uns, ich glaube, alle eine ganz klare Botschaft und eine Lektion erteilt. Wir haben gelernt, wie sensibel doch auch diese ganze Erde mit der ganzen Menschheit ist, dass nur ein kleiner Virus kommen und alles durcheinander würfeln kann. Das wird in den Geschichtsbüchern stehen, dass wir im Jahr 2020 keine Jalsa Salana, keine Ijtema haben konnten. Und deshalb war es wichtig, dass wir auch unter solchen schwierigen Bedingungen trotzdem eine Jalsa gemacht haben, auch in diesen Hallen und auch hier ein Ijtema gemacht haben.

Ich glaube es sind schon fast 30 Jahre her, da war unter den vierten Khalifen (möge Allah gefallen an ihm haben) diese Halle proppen voll. Und jetzt sind wir wieder hier. Aber bitte beten sie, dass es möglichst nur noch eine vorübergehende Phase des Ausruhens war und wir jetzt verstärkt wieder weiterarbeiten können. Wir haben so vieles erlebt in dieser Zeit aber ich will auf die Pandemie zurückkommen. Ich will zum Beispiel auch erzählen, wie wir in diese Flutkatastrophe vor kurzem erlebt haben. Vor vierzig Jahren, als ich in die Jamaat kam, da haben uns schon damals die Khuddam gesagt, wenn's Flutkatastrophen gibt dann helfen wir immer mit. Damals gab es sowas nicht hier in Deutschland, im Westen, in der hiesigen Welt. Ganz selten haben wir auch im Fernsehen mitbekommen, dass es irgendwo Flutkatastrophen gab. Aber hier

haben wir etwas erlebt im Herzen Deutschlands, das was die Welt erschüttert hat. Vielleicht begreifen es manche Leute, dass dieses Leben wirklich verletzlich ist. Und es war schön zu sehen, wie unsere Khuddam und die Ansar, alle zusammen, geholfen haben. Jetzt in zwei Wochen gibt es eine große Veranstaltung in diesen Katastrophen Gebiet, wo immer noch all diese Spuren nicht beseitigt worden sind. Da wird mit der Bevölkerung gemeinsam, nochmal an diese Situation gedacht, und natürlich auch Dank ausgesprochen an die Helfer. Da haben viele von uns, die dort im Einsatz waren, erlebt wie dankbar Leute uns gegenüber waren. Nicht nur weil wir geholfen haben, sondern weil wir zugezogene waren, neu in Deutschland sesshafte waren, die geholfen haben. Darauf haben sich die Leute hier unfassbar gefreut und es gab herzliche Situation, in dem das Zusammengehörigkeitsgefühl hervorkam. Viele haben sich mit dem Moto „Liebe für Alle, Hass für keinen“ identifiziert und haben gesagt: Das ist das was wir brauchen. Oder „Wir sind Alle Deutschland“. Das war ein Erlebnis, nicht nur für die

Ahmadis, die als Helfer da waren und sehr viel gelernt haben, sondern natürlich auch für die alten Leute, die Hilfe gebraucht haben.

National Sekretär Tarbiyat hat mich erbeten über Ashra Tarbiyat hinzuweisen, das morgen beginnt. Das ist eine Möglichkeit unser „TAQWA“ (Gottesfurcht) zu verbessern. Da gibt es ein Programm für die nächsten 10 Tage. Ich glaube, dass es durch die Sozialmedien an alle gegangen. Das muss jeder von ihnen mit seinem Smartphone bekommen haben. Wenn nicht dann kann man durch die Schoba Tarbiyyat in Ansarullah das erfahren. Da gibt es ein Programm, was man machen soll. Das sind natürlich Vorschläge. Aber bitte versuchen Sie einmal bei so etwas mitzumachen. Sie sind die Oberhäupte der Familien. Nehmen Sie ihre Familien mit in der Veranstaltung. Das ist eine Veranstaltung, wo teilweise die ganze Familie mitmachen soll. Also man soll gemeinsam etwas unternehmen. Gemeinsamen sitzen, zusammen essen, zusammen sprechen und in jeder Familie gibt es Dinge, die zu besprechen sind. In den meisten



Familien hat man wenig Zeit dazu. Und deswegen ist es wichtig, dass sie sich eben diesen Plan einmal angucken und dann mit ihren Familienmitgliedern darüber reden, wie wir auch dieses Ashra Tarbiyyat, sprich 10 Tage, aktivieren können. Da geht es nicht um Geld sammeln, sondern die Verbesserung der Atmosphäre in der Famili, sodass alle Mitglieder der Familie stark in der Jamaat verwurzelt werden. Bitte nehmen Sie das nicht auf die leichte Schulter. Man hat sehr intensive daran gearbeitet und das würde uns alle zusammen weiterbringen.

Durch die Genehmigung von Huzur-e-Aqdas^{ABA} wird seit gestern um 11 Uhr dieses Ijtema übertragen und wird in den sozialen Medien mitverfolgt. Maschallah. Aber trotzdem sollten unsere Gedanken in die Richtung hin gehen, dass wir aus dieser online Welt irgendwann mal herauskommen müssen und wollen und in die reale Welt kommen müssen. Ohne Abstand, also mit „Moaanqa“ mit Umarmung und Herz zu Herz und Hand zu Hand. Ohne Angst zu haben sich zu infizieren. Aber trotzdem, ich bitte Sie bis diesen Winter noch

abzuwarten und dann im Frühjahr Inshallah hoffen wir durch die Gebete und durch die Gebete von Khalifa da etwas zu unternehmen.

Das Gebet, das Gebet ist so sehr wichtig und deswegen war es auch für mich richtig schmerzlich mit zu bekommen, dass, als wir gemeinsam das Gebet gesprochen haben, Leute gearbeitet und Lärm gemacht haben. Weil dieses gemeinsames Gebet, wir wissen „SALAT“, also so wie wir es im Heiligen Qur'an erwähnt wird, ist es das gemeinsame Gebet. Das ist eigentlich das „SALAT“ für die Muslime, dass man gemeinsam betet. Da entsteht soviel Energie, soviel spirituelle Energie, dass man diesen Moment nicht stören darf. Vielleicht war in diesen Moment, als alle hier gemeinsam gebetet haben, beim Assr Gebet haben wir es doch gespürt, so ein starker Moment, da war Kraft im Raum, spirituelle Kraft im Raum. Vielleicht war das in diesem Moment der spirituellste Moment in dem spirituellsten Platz in ganze Deutschland. Denn es gibt zurzeit vielleicht nicht so große Versammlungen, wo die Gläubigen



zusammenkommen, die sich so direkt an Allah wenden. Hunderttausende Menschen intensivieren ihre Beziehung zu Allah. Das sind Momente, die muss man mit verstärken. Durch Demut, durch Hingabe, durch Seine Kraft, die man versucht zu bekommen durch Allah. Möge Allah jedem von uns die Kraft geben, damit wir gemeinsam an eine Vision arbeiten können, wie wir dieses Land noch schöner machen können, besser machen können, barmherziger machen können und sympathischer machen können. Menschen müssen mehr sich gegenseitig helfen, mehr Hass bekämpfen und Hass überwinden. Wir haben das Rezept dafür. Wir Ahmadis, wir haben auch Kraft, wir Älteren, aber wir haben auch eine ganz jüngere Gemeinde, die Khuddam. Wir haben eine weibliche Gemeinde, die Lajna, die unwahrscheinlich stark ist und immer stärker wird. Wenn wir alle zusammenarbeiten, unter dem Banner von Ahmadiyyat, dann können wir hier in diesem Land was bewegen. Ok, im Moment können wir nicht so viel bewegen. Da waren wir, hier im Höhenwandel in 2005, zusammen in diesem Ijtema. Auch unter diesen schwierigen Bedingungen. Ja. Aber wir gehen jetzt langsam dahin, wo die Sachen größer werden. Vor zwei Jahren, in 2019 waren wir in der Jalsa Salana in Karlsruhe, in einer Halle, die nur für 9800 Personen offiziell zugelassen war, ich glaube wir waren zwischen 15 und 19 tausend. Also fast Doppel so viel. Das ist damals durchgegangen. Also mussten wir ein anderern Platz haben, um uns weiter vergrößern zu können und damit die Jamaat sich weiter vergrößert. Wir haben dieses Jahr bei Tahrik-e-Jadid 47500 Teilnehmer gehabt. Das ist das Besondere der Jamaat, dass wir nicht nur eben gemeinsam eine große Summe zusammen kriegen können, sondern dass wir schaffen alle teilnehmen zu lassen. Das ist das Besondere und das hat auch immer Huzur-e-Aqdas^{ABA} von uns erwartet. Ziehen sie alle rein, Kinder, Frauen, Männer, alle. Selbst die verstorbenen können ein Teil dieser segensreicher Tahrikat sein. Nebenbei beten Sie auch bitte für Waqf-e-Jadid. Das zeigt was für eine Stärke diese Jamaat hat.

(Danach hat National Amir Sahib mit Hilfe einer Animation, welche MTA vorbereitet hatte, allen den

neuen Platz für Jalsa Salana in Kalkar vorgestellt.)

Meine Bitte, bitte beten sie dafür, dass Allah uns unterstützt. Wenn es gut für die Jamaat ist, dass wir es bekommen. Wenn es doch nicht gut ist für die Jamaat, uns davon fernhält, dass wir also keine falsche Investition machen. Also wie gesagt, das ist die Situation im Moment und das wollte ich ihnen nicht vorenthalten. In den nächsten Tagen gibt es diese Verhandlungen, um den Preis und dann könnten wir natürlich wieder große Jalsas machen. Dann können wir weiter machen, da wo wir aufgehört haben mit 40000 (Teilnehmern). Ich kann mir vorstellen, dass es näher an Hamburg dran ist, dass es näher an England dran ist. Das ist 20 Km von der Moschee in Isselburg entfernt. Also 70 Km von Düsseldorf entfernt und 70 Km von Nunspeet (Holland). Nur damit sie eine Vorstellung haben: Das ist in Deutschland an der deutschen Seite des Rheins.

Wir müssen uns weiter entwickeln. Natürlich ist das wichtig für unser Taqwa (Gottesfurcht) sich weiterzuentwickeln. Eine Bitte habe ich an Ansarullah. Es gibt ja den Safe Dom, ja! Gibt es ein extra Incharge dafür! Es ist wichtig, dass er auch hier am Tisch sitzt. Der ist zuständig für die 40- bis 47-Jährigen. In den letzten zwei drei Jahren sind viele junge neue Ansar dazu gestoßen, die sehr gut qualifiziert sind. Die wirklich diese Jugend repräsentieren. Die hier in Deutschland aufgewachsen ist. Die hier eine Ausbildung durchlaufen haben und die jetzt qualifizierte Jobs haben. Durch die Pandemie haben wir natürlich ein bisschen diese Arbeit vernachlässigen müssen mit den Nachwuchsforderungen und ähnlichen. Aber auch Ansarullah soll daran denken, dass mit diesen jungen Leuten, diese ganze Organisation verbessert werden kann. Ich sehe, dass in der Khuddam-ul-Ahmadiyya diese qualifizierten Leute dafür gesorgt haben, dass auf allen Bereichen, nicht nur im Organisationslevel, sondern auch online, alles gemacht wird. Die Struktur verbessert sich. Auch das muss bei Ansarullah gemacht werden, sodass, die (neue Ansar) natürlich, keine große Unterschiede merken.

2019/2020 hatten wir ein Ijtema von Khudamm-ul-Ahmadiyya. Wer von den Ansar dar war, kann sich bestimmt noch erinnern. Mitten in Frankfurt in den

Stadion SEV Frankfurt. Da wurden so viele Sachen gemacht, so viele Programme sind da gemacht worden. Da war keine Minute, wo eine leere Zeit war. Für jeden war was organisiert. Und genau so etwas müssen wir auch bei Ansarullah machen. Vielleicht ist das nächste Ijtema in KALKAR, so Gott es will. Aber dann muss auch im Detail die Zeit dort effektiv genutzt werden. Das Ijtema ist dazu da, dass wir lernen und uns weiterentwickeln. Ich hatte gestern gar keine Chance darauf hinzuweisen, dass nicht nur Humanity First hier ist, sondern auch An-Nusrat. Das An-Nusrat sogar mit ihren Präsentationen da ist, dass wir sogar ein eigenes Bestattungsinstitut haben. Das ist nicht in privater Hand. Dieser Projekt hat die Jamaat in der Form von An-Nusrat betreut. Da sind wir auch jetzt schon dabei ein „Scheme“ (Plan) zu machen. Darin zahlt man monatlich ein und dann, wenn es soweit ist und man stirbt, dann wird es von der Organisation übernommen.

Wir bauen da jetzt etwas auf. Das haben wir an Huzur-e-Aqdas^{ABA} geschickt und wenn er das genehmigt, dann werden wir das allen Leuten mitteilen. Also da

entwickelt sich was. An-Nusrat macht nicht nur das, sondern die machen auch andere Sachen. Die machen Betreuung für unsere Kinder, für die Kinder die in Schwierigkeiten sind, für die Leute die krank sind. Da wird auch bei jeglichen Katastrophen geholfen. Es gibt jetzt auch Überlegungen, in fünf Städten Inshallah Kindergärten zu eröffnen.

Also es ist etwas in Bewegung geraten, hier in der Jamaat, und wir haben den Luxus, dass wir eine Führung haben durch Hadhrat Khalifa-tul-Massih, möge Allah sein Helfer sein, der uns in allen Schritten berät, sodass wir immer rechtgeleitet sind. Aber wir müssen unseren Beitrag dazu leisten.

Deswegen auch meine Bitte an sie, sich auch um die täglichen Probleme zu kümmern, die wir haben. Natürlich haben wir Schwierigkeiten in unserer Situation, dass z.B viele Leute Probleme haben einen Ehepartner für ihre Kinder für ihre Kinder zu finden. Rischta Nata hat sich neu aufgestellt. Dort gibt es mittlerweile ein funktionierendes Online System. Haben sie sich schon mal damit befasst? Haben sie mit ihren Kindern darüber gesprochen? „Dort gibt es





ein Online System, schau doch mal rein“. Wir haben vor kurzem eine Statistik erhoben. Da haben wir festgestellt, dass in Deutschland ungefähr 13.000 Männer im Heiratsfähigen Alter sind, also zwischen 19-35 Jahren, die nicht verheiratet sind und heiraten müssen. Wir haben 7.500 Frauen die im Heiratsfähigen Alter sind, die auch noch nicht verheiratet sind. Das ist eine Problematik, mit der man sich beschäftigen muss. Natürlich ist dann eine logische Konsequenz daraus, dass in Pakistan mehr Frauen als Männer sind. Auch darüber müssen wir uns Gedanken machen. Die Gesellschaft wird sich verändern. Natürlich werden Ihre Kindern auch hier und da mal zu Ihnen kommen, wenn sie den Mut dazu haben und fragen: „Papa ich lebe jetzt hier in Deutschland und ich arbeite irgendwo. Seit 5 Jahren sehe ich da immer eine junge Frau und die arbeitet mit mir und sie ist vernünftig. Könnte ich sie vielleicht heiraten?“. Meistens gibt es dann Chaos. Denn der Vater ist dann nicht nur verärgert, sondern auch geschockt. Die Mutter ist geschockt. Aber wir sollten schonmal darüber nachdenken, wenn unsere Kinder zu uns mit so einem Problem kommen, sollte man dann wenigstens nicht mal zuhören? Vielleicht den Mubaligh auch einschalten und das nicht immer gleich als was Böses hinstellen bzw. als was Schlimmes darstellen. In Pakistan hat man nicht diese Möglichkeit gehabt. Da ist man nie in solch eine Situation gekommen. Unsere Kinder arbeiten hart und überall in Firmen, in großen Organisationen und natürlich ist es auch normal, dass Frauen und Männer zusammenarbeiten. Da kann sich so etwas auch mal ergeben, dass ein junger Mann sagt: „Das wäre eine

Partnerin für mich.“ Und wenn er dann eben zu seinen Eltern geht oder zum Mubaligh geht und sagt: „Kannst du mir helfen?“, dann fände ich das doch korrekt oder nicht? Aber das wird von uns dann auch verteufelt, dass ist nicht richtig. Meine Bitte ist, dass wir uns mit soch einer Situation offener beschäftigen. Wir müssen auf unsere Kinder zugehen und nicht warten bis sie auf uns zukommen. Wir sollten mit unseren Kindern darüber sprechen. Nicht jeder kann Heiraten in seiner Familie organisieren, viele kommen zu uns und fragen: „Kann die Jamaat hier helfen?“ Gerade bei jungen Frauen, alten Frauen und geschiedenen Frauen, gerade da hat Huzur-e-Aqdas^{ABA} gesagt, müssen wir was tun. Sie sind nicht bereit über ihren Schatten zu springen. Meine Bitte, sprechen sie darüber, machen sie mal ruhig ein Ijlas über dieses Thema und diskutieren sie darüber. Unsere Mubaligh sind sehr qualifiziert auf diesem Gebiet. Die kennen sich aus. Die können ihnen Ratschläge geben. Die können Ihnen helfen, sie können euch unterstützen. Ich spreche heute mit den Vätern, die eigentlich die Oberhäupter der Familie sind, deswegen sollten sie sich mit diesem Thematik offen beschäftigen und zu uns kommen, wenn sie ein Problem haben. Wir werden Ihnen Inshallah helfen. Davon hängt die Atmosphäre ab. Wir haben viele soche Situationen. Ich habe letzts mit einem Mubaligh ein Gespräch gehabt. Da hat ein Mubaligh mir gesagt, dass ein Mädchen im „Counceling“ (Eheberatung) gesagt hat: Sie möchte den Mann gar nicht heiraten. Und dann haben wir nachgefragt, und was kam dabei heraus: Das Mädchen wurde unter Druck gesetzt und hat uns schriftlich mitgegeben,

dass sie doch damit einverstanden wäre. Wir werden sehen was daraus passiert. Viele solcher Ehen gehen danach kaputt. Also sie sind diejenigen, die das nicht nur so als Beobachter mitnehmen müssen. Nein, sie sind diejenigen die es mitgestalten können. Wir müssen helfen unseren Kindern da, ein Partner zu finden, oder wir müssen die Kinder unterstützen, wenn sie selbst mal jemanden gefunden haben. Also sollten wir schon offen und ehrlich sein und nicht mit einer falschen Herangehensweise an dieses Thema zugehen und so alles kaputt machen. Ich weiß, es ist sehr sensibel. Man muss aufpassen, aber Offenheit ist immer wichtig und Gespräche könne dabei immer was bewirken.

Dann auch nochmal meine Bitte, zum Schluss. Taqwa hat auch was im Geschäftsleben zu tun. Auch da müssen sie schauen, dass sie immer daran denken, dass sie, wenn sie Geschäfte machen, oder wenn in ihrer Jamaat Leute Geschäfte machen, dass Sie sie immer daran erinnern, macht keine Geschäfte ohne darüber zu beten. Miteinander auch zu beten, und sich gegenseitig auch schon vorher zu überlegen, was kann passieren, wenn irgendwas schief geht. Gerade in den Geschäften die man miteinander macht, wird sich herauskristallisieren, ob Taqwa in einer Jamaat ist, ob das Motto „Liebe für Alle, Hass für Keinen“ wirklich funktioniert bei uns. Deswegen in jeder Jamaat muss man auch über diese Dinge sprechen.

Wir haben heute noch ein großes Programm, ich hoffe

ich konnte Ihnen ein paar Punkte geben, mit denen sie gleich anfangen können, diese in die Tat umzusetzen. Aber eines ist auf jeden Fall notwendig. Dass jeder von uns anfängt, ganz explizit für diese Dinge zu beten und sich auch die Zeit dafür nimmt. Ich spreche manchmal mit den Mubalighs, wenn sie in der Jamia sind. Da haben viele noch nicht ihr Tahajjud-Gebet etabliert, fest, täglich. Ich sag dann immer, dass spätestens wenn ihr aus der Jamia rausgeht, dann müsst ihr euer Tahajjud-Gebet fest etabliert haben. Aber wenn ich zu den Ansar spreche, zumindestens zu denen die schon über 60 sind, die sollten ihr Tahajjud-Gebet auch etabliert haben. Und dass ist die Bitte die ich zum Schluss noch mit Ihnen teilen möchte, die ich Ihnen auf den Weg mitgeben möchte, schauen sie, dass sie ihr Tahajjud-Gebet etablieren. Dann können sie eben für bestimmte Dinge wofür uns Huzur-e-Aqdas^{ABA} darauf hinweist, wie auch ich sie darüber hingewiesen habe, dieses Jalsa Salana Projekt zum Beispiel, dann kann man auch dafür beten und zwei Raqats verrichten. Aber regelmäßig, gerade im Winter können Sie sehr gut einsteigen.

In diesem Sinne nochmal Jazakumullah von meiner Seite, dass Ansarullah den Mut gehabt hat, dieses Ijtema zu machen und das es so groß geworden ist. Jazakummullah! Assalamoaleikum.





Bericht des 40. der Jahresversammlung der Majlis Ansarullah Deutschland 2021

Herr Munawar Ali Shahid - Muntzim Berichterstattung

Majlis Ansarullah Deutschlands 40. jährliches Ijtema erzielte religiöse und seelische Segnungen.

Es endete am Sonntag, dem 7. November, im Maimarkt Gelände, mit Gottes Gnade und Barmherzigkeit. (Alhamdulillah)

Das Thema des diesjährigen Ijtemas war „Taqwa“(Gottesfurcht). Der Leiter des Ijtemas war Zafer Ahmad Nagi Sahib Naib Sadr Zafe Doom.

Am 24. Oktober 2021 fand online eine wichtige Sitzung des Ijtema-Komitees statt, bei der die hundertprozentige Teilnahme erreicht wurde. Sie geschah unter der Leitung von Sadr Majlis Ansarullah Deutschland.

Das Meeting dauerte etwa zweieinhalb Stunden. Sadr Majlis hat wichtige Anweisungen bezüglich der Vorbereitung des Ijtemas gegeben.

Herr Ahmad Nagi Sahib (Muntzim-e-Aala Ijtema) stellte die Mitglieder des Ijtema-Komitees vor und unterrichtete über ihre Verantwortlichkeiten.

Es ist bemerkenswert, dass der Ausbruch des

Coronavirus in aller Härte die gesamte Welt traf. Alles wurde eingeschränkt. Infolgedessen waren alle Arten von menschlichen Aktivitäten vollständig lahmgelegt. Alle waren in ihren Häusern eingesperrt, doch durch die Gnade und Barmherzigkeit Allahs wurde schon im selben Jahr ein Impfstoff gegen das Coronavirus entwickelt, dadurch konnte die menschliche Freiheit wiederhergestellt werden. Daraus ergab sich ein begrenztes Ausmaß an kollektiver Menschlichkeit, somit wurden die Aktivitäten für das Ijtema unter Vorsichtsmaßnahmen aufgenommen.

Auch dieses 40. Ijtema der Majlis Ansarullah Deutschland, wurde mit den gleichen Vorsichtsmaßnahmen und sozialen Distanzen abgehalten. Das Ijtema-Komitee betonte, dass die teilnehmenden Ansar G2 als Richtlinie zu betrachten haben, das heißt, dass nur zertifizierte Geimpfte und Genesene, deren Infektion nicht älter als 6 Monate ist, wurden zur Teilnahme zugelassen.

Außerdem ist das Tragen einer Maske und das Einhalten einer sozialen Distanz von eineinhalb Metern überall Pflicht gewesen. Eine Ausnahme bildeten die

Mahlzeiten.

Traditionell begannen Donnerstag, den 4. November um 10:30 Uhr die Vorbereitungen für das Ijtema mit einer würdigen Eröffnungszeremonie.

Das Treffen fand unter Sadr Sahib Ansarullah Deutschland an Ort des Ijtemas statt, wo er vor dem Ijtema-Komitee sprach.

Sadr Sahib stellte einige Mitglieder vor und erklärte ihre Verantwortlichkeiten. Die Ansar-Brüder wurden mit nützlichen allgemeinen Anweisungen belehrt. Insgesamt nahmen 400 Ansar-Brüder am ersten und zweiten Tag teil. Das Waqar-e-Amal dauerte bis Freitagabend.

In beiden Tagen des Waqar-e-Amal wurden alle Zelte draußen errichtet sowie die Lautsprecher installiert. In der Halle wurden die Bühne und Leinwand aufgebaut. Es wurden 1345 Stühle aufgestellt. An allen drei Seiten in den Haupthallen wurden Banner aufgehängt. Zur gleichen Zeit wurde der Fahnenplatz errichtet. Außerdem wurden einige andere Aufgaben der verschiedenen Abteilungen erledigt wie z.B. MTA, Audio und Übersetzung. Die Erste-Hilfe war ebenfalls aktiv. Der Bazar Bereich wurde aufgebaut, sowie Langer Chana (Essensvorbereitung), wo 34 provisorische Herde aufgestellt wurden. Ebenso wurde eine Essenssicherheit und Geschirrsäuberungs-Abteilung gegründet. Rund um das Ijtema-Gelände wurden an verschiedenen Stellen 6 Posten errichtet. Wissenswettbewerbe und Sportwettbewerbe haben ihre Plätze organisiert. Es gab auch Infostände der Shoobas Jaat Wassaiya, 100 Moschee sowie Humanity First. Im Eingangs Bereich war ein Kartenscanner vorhanden. Unterkünfte wurden für 700 Gäste organisiert.

Freitagnacht zwischen 19:30 bis 21:00 Uhr wurde durch Mukarram Mubarak Ahmad Shahid Sahib Sadr Majlis Ansarullah Deutschland Moina (Kontrolle) gemacht. Im Anschluss wurde Kuchen in Langer Chana aufgeschnitten. Erster Tag des Ijtema und die Zeremonie des Fahnenhissen. Samstag, der 6. November, war der erste Tag des Ijtemas und das Programm begann mit dem Hissen der Fahnen. Die Zeremonie fand um 10:30 Uhr statt. Mukarram Mubarak Ahmad Shahid Sahib Sadr Majlis Ansarullah

Deutschland hisste die Flagge von Majlis Ansarullah, während Mukarram Abdullah Wagishauser Sahib, National Amir von Deutschland, die deutsche Nationalflagge hisste und daraufhin das stille Gebet leitete. Dabei wurden die Hymne vorgetragen und die Anwesenden machten Narras (Slogans).

Gegen zwölf Uhr begann die Eröffnungszeremonie des Ijtemas unter dem Vorsitz Sadr Ansarullah Deutschland Sahib. Das Tilawat wurde von Herr Hafiz Tariq Sahib rezitiert und die Urdu Übersetzung hat Herr Ashfaq Ahmad Sindhu Sahib vorgetragen. Die deutsche Übersetzung trug Dr. Rashid Nawaz Sahib vor. Der Eid wurde von Sadr Majlis Ansarullah in Urdu und Deutsch vorgelesen. Anschließend hat Herr Daud Ahmad Nasir Sahib das Nazm mit einer hinreisenden Stimme vorgetragen. Im Anschluss darauf hat Sadr Majlis Ansarullah Deutschland eine kurze Rede gehalten, indem er die erhaltenen Anweisung von Huzur^{ABA} vorlas. Danach wurden Anweisungen über Tarbiyyat und Ijtema, dem Benehmen und Sinn und Zweck der Zusammenkunft weitergegeben. Später hat National Amir Sahib über den Coronavirus und den Impfstatus, sowie über Tarbiyyat allen Anwesenden Anweisungen gegeben. Nach der Eröffnungszeremonie fand das Namaz und Mittagspause statt. Nach der Pause fingen die Wissenswettbewerbe und Sportwettbewerbe an. In den Wissenswettbewerben waren Tilawat, Nazam, Rede in Urdu, wie auch Rede in Deutsch enthalten. 54 Safe Awwal und 53 Safe Dom Ansar haben in den Wissenswettbewerben teilgenommen. In der Deutschen-Rede haben 10 Ansar teilgenommen. Auf Illaqa-Ebene fand Bait-Bazi Wettbewerb statt, indem 7 Mannschaften teilnahmen. In den Sportwettbewerben haben Safe Awwal und Dom teilgenommen. In den Einzelwettbewerben gab es Armdrücken, 1000 Meter Lauf (Safe Dom) und 400 Meter Rennen (Safe Awwal und Dom) und Gedächtnisprüfung (Mushahida Muina). Bei den Mannschaftswettbewerben fanden Cricket, Fußball, Volleyball und Tauziehen statt. Dort nahmen 450 Brüder und in den Einzelwettbewerben 36 Brüder teil. Am Ende wurde das gemeinsame Namaz verrichtet und anschließend wurde gegessen.

Der letzte Tag der Ijtema

Der zweite und letzte Tag der Ijtema begann mit

dem Tahadshud-, Fajrgebet und Dars-ul-Quran, an welchem 250 Ansar teilnahmen. Um ca. 8 Uhr bis 9:30 Uhr wurde das Frühstück serviert. Die Programme an diesem Tag waren das Finale der Sport- und Wissenswettbewerbe, sowie das Talqeen-e-Amal Programm. Diese Programme begannen um 10 Uhr und gingen bis zum Sohr- und Asr Gebet. In den Wissenswettbewerben fanden die Finale von Nazm und in den Mannschaftswettbewerben Volleyball, Cricket und Fußball statt, währenddessen das Talqeen-e-Amal-Programm unter der Leitung von Sadr Majlis Ansarullah Deutschland abgehalten wurde. In den zwei Reden wurde über Tarbiyyat gesprochen. Die erste Rede hat Murabbi Tahir Ahmad Sahib gehalten. Sie beinhaltete das gemeinsame Verständnis und die Liebe zu Allah und Seinen Geschöpfen. Die zweite Rede hielt der Leiter der Jamia Ahmadiyya Deutschlands, Herr Shamshad Ahmad Qamir Sahib. Sie handelte über die Bindung zum Khilafat.

Letzte Sitzung von Ijtema

Nach der Essens- und Gebetspause fand um 15:00 Uhr unter der Leitung von Sadr Majlis Ansarullah Deutschland die letzte Sitzung des Programms statt. Herr Masood Ahmad Gill Sahib rezitierte den Heiligen Qur'an. Für die Urdu Übersetzung war Herr Munawir Akmal Fahni Sahib zuständig und für die deutsche Übersetzung Herr Rashid Mahmood Sahib. Anschließend hat Sadr Majlis Ansarullah Deutschland den Eid vorgelesen und Selbigen trug Nationalamir Sahib in Deutsch vor. Das Nazm hat Herr Sheikh Khalid Mahmood Sahib mit einer atemberaubenden Stimme vorgetragen. Danach hat Herr Zafar Ahmad Nagi Sahib (Naib Sadr Safe Dom) als Muntazim-e-Aala Ijtema über das Ijtema berichtet. Daraufhin hat Amir Sahib Preise in den Einzelwettbewerben, Mannschaftswettbewerben, sowie in Wissens- und Sportwettbewerben verteilt. Bei der Preisverleihung wurden zuerst Einzelwissenswettbewerbe honoriert und danach die Mannschaftswettbewerbe. Im Anschluss wurde durch die Shoba Maal Zertifikate an die 36 von 40 Zonen verliehen, welche im Jahre 2020 ihre Versprechen zu einhundert Prozent erfüllt haben. Danach erhielten die ersten 5 kleineren und die ersten 10 größere Majalis des Jahres 2020

ihre Auszeichnungen. Letztes Jahr hat die Majlis Rödermark den ersten Platz belegt. Der Zaim Majlis Herr Sajid Khawaja Sahib erhielt den Alme Anami. Im Anschluss folgte die Abschlussrede von National Amir Sahib in der er besonderen Wert auf Taqwa, dass Tahadschudgebet und die Beziehung der Familien legte und das neue Platz für Jalsa Salana in Kalkar vorstellte, welches zum Verkauf steht. Am Ende des Ijtemas wurde die Abschlussrede von Huzur^{ABA} anlässlich der jährlichen Versammlung von Majlis Ansarullah UK vorgetragen. Danach hat Sadr Sahib Ansarullah einige dankende Wörter an das Ijtema-Komitee, die Ansar-Brüder und Murabbiyan gerichtet. Amir Sahib leitete das Stille Gebet zum Abschluss ein. Insgesamt haben 2517 Ansar-Brüder teilgenommen.

Wind-up

Säubern Sie den Veranstaltungsort für eine rechtzeitige Rückgabe an das Hallenmanagement.

Der Up wird auch sofort beginnen und bis spät in die Nacht Innen und Außen andauern.

Vierzig bis fünfzig Ansar hatten achtzig Prozent der Arbeit erledigt und die Halle gründlich gereinigt. Am nächsten Tag, Montag, um 8:00 Uhr morgens, wurde die Haupthalle in vorgeschriebener Zeit der Verwaltung anvertraut.

Die Reinigungsarbeiten verliefen ordnungsgemäß gut. Die Abwicklung war gegen 14:00 Uhr abgeschlossen. Sadr Sahib Majlis Ansarullah Deutschland gab den Anwesenden wertvolle Ratschläge und Gebete mit auf den Weg. Muntazim-e-Aala Ijtema und andere Mitglieder des Ijtema-Komitees waren ebenfalls anwesend.

Mein Beitrag für

AL-NASIR

Wollen Sie ein Teil der Al-Nasir werden? Wollen Sie für Al-Nasir etwas beitragen? Wir brauchen dringend Ansar-Brüder, die Texte aus Urdu ins Deutsch übersetzen können (Sie müssen nicht unbedingt Urdu lesen können). Wir brauchen auch Layout Designer in „Indesign“ und „Photoshop“. Bitte kontaktieren Sie uns unter der folgenden E-Mail-Adresse.

ishaat@ansarullah.de



Majlis Ansarullah
Deutschland

40. SALANA
IJTEMA 2021 40 سالانہ اجتماع
MAJLIS ANSARULLAH DEUTSCHLAND

ORGANISATIONSKOMITEE

SADR MAJLIS ANSARULLAH BRD

MUBARAK AHMAD SHAHID SAHIB

MUNTAZIM-E-AALA IJTEMA	ZAFAR AHMAD NAGI SAHIB	Muntazim Sportwettbewerb (Football)	Khurram Shahzad Siddiqi Sahib
Muntazim Maimarkt Gelände	Muhammad Ahmad Sahib	Muntazim Sportwettbewerb (Tauziehen)	Naseer Ahmad Barmi Sahib
Muntazim Einkauf	Malik Absar-ul-Haq Sahib	Muntazim Sportwettbewerb (Volleyball)	Ghulam Raza Sahib
Muntazim Finance	Mahmood Ahmad Saquib Sahib	Ehrengäste Sportwettbewerb	Basharat Noor Ullah Sahib
Moawine Khasusi	Qamar Sultan Sahib	NAIB MUNTAZIM-E-AALA IJTEMA	FALAH UDDIN KHAN SAHIB
Moawine Khasusi	Faizan Ijaz Sahib	Muntazim Stage	Akbar Baig Sahib
Board Member	Bashir Ahmad Rehan Sahib	Muntazim Nazm-o-Zabt Androon	Abdul Razaq Dogar Sahib
Board Member	Zaheer Ahmad Tahir Sahib	Muntazim Lautsprecher	Malik Mohammad Hafeez Sahib
SEKRETÄR IJTEMA	FAROOQ AHMED CHEEMA SAHIB	Muntazim Übersetzung	Rashid Mehmood Sahib
Muntazim Office Salana Ijtema	Mansur Ahmad Sahib	Muntazim Übersetzung Technik	Mansoor Rasool Sahib
Cashier	Nauman Ahmad Sahib	Muntazim Tarbiyyat Nau-Mubaen	Dr. Tayyab Shahzad Sahib
Muntazim Berichterstattung	Munawar Ali Shahid Sahib	NAIB MUNTAZIM-E-AALA IJTEMA	SHABBIR AHMAD SAHIB
Muntazim Design	Dr. Uzair Noor Sahib	Muntazim Bazar	Tariq Naeem Sahib
NAIB MUNTAZIM-E-AALA IJTEMA	MUBASHIR AHMAD SAHIB	Muntazim Gepäckaufbewahrung	Rauf Ahmad Sahib
Muntazim Empfang & Information	Rashid Uddin Sahib	Muntazim Unterkunft	Mohammad Ilyas Butt Sahib
Muntazim Erste Hilfe	Dr. Atta ul Mannan Sahib	Muntazim Frühstück	Dr. Mubarak Chaudhry Sahib
Muntazim Logistik	Atta ul Ghafoor Muslim Sahib	NAIB MUNTAZIM-E-AALA IJTEMA	TAHIR MAHMOOD KHAN SAHIB
Muntazim Loading Tayyari (Bait ul Aafiyat)	Mohammad Saleem Sahib	Muntazim Khidmat-e-Khalaq	Attique Shahid Ghuman
Muntazim Loading Windup (Bait ul Aafiyat)	Asif Mehmood Arain Sahib	Muntazim Nazm-o-Zabt Beroon	Malik Iftikhar Mahmood Sahib
NAIB MUNTAZIM-E-AALA IJTEMA	DAUD AHMAD QAMAR SAHIB	Muntazim Parking	Mohammad Sarwar Sahib
Muntazim Photographie	Malik Abdul Rauf Sahib	Muntazim Verkehr	Mohammad Alam Sohl Sahib
Muntazim Moaina	Mudassar Ahmad Shah Sahib	NAIB MUNTAZIM-E-AALA IJTEMA	SHAHID HASAN SAHIB
Muntazim Hazri Nigrani	Atif Shahzad Virk Sahib	Muntazim Anmeldung	Faheem Ahmad Sahib
Muntazim Ehrengäste	Dr. Wasim A. Tahir Sahib	Muntazim Scanning	Bashir Ahmad Shad Sahib
NAIB MUNTAZIM-E-AALA IJTEMA	SHEIKH MOHAMMAD IMRAN SAHIB	Muntazim Transport (Personen)	Raja Zafarullah Khan Sahib
Muntazim Ziafat	Zaheer Sanuari Sahib	Muntazim Lager	Khawaja Sajid Sahib
Muntazim Langar Khana	Mubashar Bajwa Sahib	NAIB MUNTAZIM-E-AALA IJTEMA	NASEER AHMAD SAHIB
Muntazim Reserve	Syed Iftakhar Ahmad Shah Sahib	Muntazim Buero Sicherheit	Shahid Naveed Sahib
Muntazim Vorbereitung (Langar Khana)	Muhammad Akram Khan Sahib	Muntazim Sicherheit Bühne	Malik Nasir Mehmood Sahib
Muntazim Store	Asif Muhammad Sahib	Muntazim Sicherheit Fahnen	Mubashar Ahmad Sahib
Muntazim Daig Safai	Tahir Ahmad Bajwa Sahib	Muntazim Sicherheit Ijtema	Asad Imran Sahib
Muntazim Essen Transport	Amir Rafiq Gondal Sahib	Muntazim Sicherheit Eingang (Halle)	Tahir Mahmood Sahib
Muntazim Maintenance	Rana Attaullah Khan Sahib	Muntazim Sicherheit Eingang (Mai Markt) Tag/Nacht	Masood Ahmed Sibia Sahib
NAIB MUNTAZIM-E-AALA IJTEMA	ASHFAQ AHMAD SINDHU SAHIB	Muntazim Sicherheit Nacht (Mai Markt)	Tariq Mahmood Sahib
Muntazim Sectary Stage	Muhammad Ayub Khan Sahib	Muntazim Sicherheit (Essen & QC)	Waqar Ahmad Sindhu Sahib
Muntazim Office Wissenswettbewerb	Farid Tabassam Sahib	NAIB MUNTAZIM-E-AALA IJTEMA	DR. RASHID NAWAZ SAHIB
Muntazim Wissenswettbewerb	Hafiz Mohammad Zafarullah Sahib	Muntazim Vorbereitung Ijtema	Mumtaz Ahmad Kahloon Sahib
Muntazim Tiyyari & Rabta Wissenswettbewerb	Shahid Mehmood Sahib	Muntazim Zaun + Garnitur	Nasir Ahmad Sahib
Muntazim Screen	Wadood Ahmad Bhatti Sahib	Muntazim Elektrizität	Abdul Aala Nasir Sahib
Muntazim Dekoration	Daud Sial Sahib	Muntazim Technical Amoor	Mirza Amir Baig Sahib
Muntazim MTA & Multimedia	Shahzad Mir Sahib	Muntazim Refreshment & Meetings	Raja Ahtesham-ul-Haq Sahib
Muntazim Preisverleihung	Waheed Butt Sahib	NAIB MUNTAZIM-E-AALA IJTEMA	MUNAWAR AKMAL FANI SAHIB
NAIB MUNTAZIM-E-AALA IJTEMA	RAFI AHMAD KHAN SAHIB	Muntazim Windup	Naeem Ahmad Sahib
Muntazim Office Sportwettbewerb	Mashkoor Ahmad Sahib	Muntazim Loading Ijtema Gah & Riedstadt	Abdul Shakoor Sahib
Muntazim Vorbereitung/Abbau Sportwettbewerb	Waseem Ahmad Sindhi Sahib	Muntazim Tee Stand	Anees Ahmed Sahib
Muntazim Sportwettbewerb (Einzel)	Shahid Javed Sahib	Muntazim Nazafat	Syed Nasir Shah Sahib
Muntazim Sportwettbewerb (Cricket)	Amir Jamshed Sahib		